



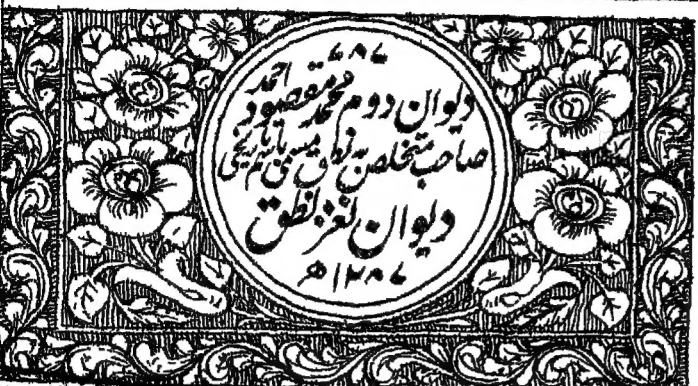
الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

**کتاب طریق**

تأليف الشيخ الفاضل ميرزا محمد باقر آملی

مطبع مطبعة دارالعلوم تبریز

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 دیوان اول  
 دیوان دوم  
 دیوان سوم  
 دیوان چہارم  
 دیوان پنجم  
 دیوان ششم  
 دیوان ہفتم  
 دیوان ہشتم  
 دیوان نہم  
 دیوان دہم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیرمین یہ حمد حق سے نہنگام رقم رکھا  
 کیا جب غم پہنچے اوکی اسم پاک لکھنے کا  
 اشارہ تھایا ہی بر باد ہوگی شوکت دنیا  
 دکھایا یہ قیامت کا اثر اشک امت فی  
 ہوی جمعیت اصداد اوی نوح کی قدرت  
 چلائے اس کے ناداد ادا اسے کیے پیرا  
 وہ قد اوقت کا بخشا جو کر سید قیامت کو  
 بہنو و نہیں غم کما تو نہکا شریں تو طریر و کا  
 کوشا بت کر سے دونوں سست و سست کہلو  
 شہادت کو زبان خان بر مائی تشنہ حاضر ہے  
 سہی جا گندنی کی رات بہر انداز جلی پزیر

دہمین اس نے کیا رکھا جہان بہنو طریر  
 میر صفیہ میر سجدہ قلم نے دبسم رکھا  
 قصا نے اس کے دوش ہوا جنت جہم رکھا  
 کہ خوشی کا تھی صبر صبر صبر صبر رکھا  
 ابوسی نکال دبا دوا تو آتش کو کھم رکھا  
 جنت شوقین او کی طر د لکش اقلیم رکھا  
 وہ طرہ لغین دین جہنم کا بیج و خمر رکھا  
 نظر میں آج اسی تیغ کی خنجر کا دم رکھا  
 دہک گئے میں گویا طلسمات عدم رکھا  
 کہم فی جوش و خروش جنت میں پر پا لوم رکھا  
 سحر کا انتظار یار نے آنکھوں میں نہم رکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 دیوان اول  
 دیوان دوم  
 دیوان سوم  
 دیوان چہارم  
 دیوان پنجم  
 دیوان ششم  
 دیوان ہفتم  
 دیوان ہشتم  
 دیوان نہم  
 دیوان دہم  
 دیوان یازدہم  
 دیوان سولہم  
 دیوان ہجدهم  
 دیوان نوزدهم  
 دیوان بیستم







بہارِ نوازش و کرامت  
 در کتب و کتب و کتب  
 در کتب و کتب و کتب  
 در کتب و کتب و کتب

عہد شہادت فتنہ پہر کی نہ بارگشت  
 موسم نہ آیا نطق دیوار بہار کا

بہار کے یہ سب تہی لب سو فار آب کا  
 بازار گرم ہے سرد بازار آب کا  
 آب یکبار میرے مین سو بار آب کا  
 ماہ چارہ ہے کہ خسار آب کا  
 انکار سے ہی قدر ہے اقرار آب کا  
 محشر کو ہو گرم جو خریدار آب کا  
 بد نظر ہوں مین ہی سرکار آب کا  
 انگلیں دکھائی روزن دیوار آب کا  
 سینہ کہیں نہ دیکھیں اغیار آب کا  
 ہو گا نہ کون کون گرفتار آب کا  
 کلمہ پڑھیں کا فود و نثار آب کا  
 عمر نہ اوٹھے سکے گایہ ہزار آب کا  
 سر حشرہ گیا ہے سایہ دیوار آب کا

دلکھلای زخم دل جو دل نکلا آب کا  
 عالم ہے وقت سیر خریدار آب کا  
 شور مچی گرمین بندہ ہوں سر زار آب کا  
 پسلی ہی چاندنی ہے جو برقع لٹا آب کا  
 ہر دم کے انتظار سے ہلو کیا ہلاک  
 جس گناہ ہم غوص غلبہ ہی نہیں  
 چشم گرم ہو یا کہ نگاہ عتاب ہو  
 دربان اوٹھائی در سے نہیں گلین  
 انگریزانی لہجہ تو دوپٹہ سنہال کر  
 پہلا راجہ دام فریت فساہوین  
 صورت جو دیکھیں کی تو جان لیں  
 کر باندہ ہی نہیں کی نہ بوسی کو کر  
 اسیب بن سکے ہلو ڈراتا ہے جیتاب

مین نطق کر قرین سناست تاجانی  
 آہستہ نام لکھنے بار آب کا

تو دیکھ یا لکھا اب بھائی جہانہ مین کہہ اگر جگہ  
 کوئی نہ ہو ہر گنا سکا علاج کرتا ہی درد سکا

لکھنوی دیار میں غم مین آہ ہر زنجیر حشر تیرا  
 جو پھر قلقتا ہوں تو دیر تو نہیں لکھنوی میں

بہارِ نوازش و کرامت  
 در کتب و کتب و کتب  
 در کتب و کتب و کتب  
 در کتب و کتب و کتب

فاران توین کا دین ہو پیدا  
 دیوید باولور کا دین ہو پیدا  
 ہم خاتم



بہر خطہ بکھوتا زہ شکایت نمی جوین  
چشم تیان کردورین کچہ سیر نہایت

بہر خطہ بکھوتا زہ شکایت نمی جوین  
چشم تیان کردورین کچہ سیر نہایت

دور پردہ عرص حال کا موقع ملا تھا مطلق  
بہنگام خواہ جگہ ہی شوق مشا نہ تھا

غصے نہو جہ لیا یوسا حضور کا  
پا تا ہے نیور و نیسے اشار حضور کا  
جی جھوٹ جالے آپ اگر امتحان لین  
نتی مست حسن ہو گئے مست شایبھی  
سوعیب میں جینو غلین کا تو ذکر کب  
پوچھو نہ وجہ غلہ بجا کی شیخ جے  
لایا نہ تابق تجلی تو کسا عجب  
کراہ کردیا ہے قرب جمال نے  
جو ہر مگر خدائے مہکلا ہے جان کا  
چٹک کر میں جو غیر تو نگین گل لعل  
گرناسے بکھو شورشخت کا انتقام  
جیسے نہ کیونکر کہ کیکہ کی کی ہے چمک  
ہے رنگ کیف گریہ خوبی سے آنکھیں  
سوزہ ان ہوی یہ آہ کہ دل لوٹ ہو گیا  
سمجھا میں جہ حسن داد ادا ہی حسن

کہے تو آہیں خرب ہو گیا حضور کا  
مجھ پر کیسے شیر ہو گستا حضور کا  
کیا بلبوس ہے چاہنے والا حضور کا  
ایسے ہو اسے شہ دو یا لا حضور کا  
انصوب کو بگاڑ دے چہر حضور کا  
ہنسا ہوں دیکھ کر میں قیا حضور کا  
موسی نہیں تہا دیکھنے والا حضور کا  
بندے خدا کے پڑتے ہیں کھا حضور کا  
کیسا لطیف جسم بنایا حضور کا  
پا جاؤں اگر خدا میں اشار حضور کا  
ہی آج قصد جانب محمد حضور کا  
پیر دے سے دفعہ نکال آنا حضور کا  
نہیں یہا ہے جام مناس حضور کا  
آنکھوں میں پھر گیا قد با لا حضور کا  
دل کیلے تھا حسن تقاضا حضور کا

بہر خطہ بکھوتا زہ شکایت نمی جوین  
چشم تیان کردورین کچہ سیر نہایت  
دور پردہ عرص حال کا موقع ملا تھا مطلق  
بہنگام خواہ جگہ ہی شوق مشا نہ تھا  
غصے نہو جہ لیا یوسا حضور کا  
پا تا ہے نیور و نیسے اشار حضور کا  
جی جھوٹ جالے آپ اگر امتحان لین  
نتی مست حسن ہو گئے مست شایبھی  
سوعیب میں جینو غلین کا تو ذکر کب  
پوچھو نہ وجہ غلہ بجا کی شیخ جے  
لایا نہ تابق تجلی تو کسا عجب  
کراہ کردیا ہے قرب جمال نے  
جو ہر مگر خدائے مہکلا ہے جان کا  
چٹک کر میں جو غیر تو نگین گل لعل  
گرناسے بکھو شورشخت کا انتقام  
جیسے نہ کیونکر کہ کیکہ کی کی ہے چمک  
ہے رنگ کیف گریہ خوبی سے آنکھیں  
سوزہ ان ہوی یہ آہ کہ دل لوٹ ہو گیا  
سمجھا میں جہ حسن داد ادا ہی حسن  
کہے تو آہیں خرب ہو گیا حضور کا  
مجھ پر کیسے شیر ہو گستا حضور کا  
کیا بلبوس ہے چاہنے والا حضور کا  
ایسے ہو اسے شہ دو یا لا حضور کا  
انصوب کو بگاڑ دے چہر حضور کا  
ہنسا ہوں دیکھ کر میں قیا حضور کا  
موسی نہیں تہا دیکھنے والا حضور کا  
بندے خدا کے پڑتے ہیں کھا حضور کا  
کیسا لطیف جسم بنایا حضور کا  
پا جاؤں اگر خدا میں اشار حضور کا  
ہی آج قصد جانب محمد حضور کا  
پیر دے سے دفعہ نکال آنا حضور کا  
نہیں یہا ہے جام مناس حضور کا  
آنکھوں میں پھر گیا قد با لا حضور کا  
دل کیلے تھا حسن تقاضا حضور کا

الف

بہر خطہ بکھوتا زہ شکایت نمی جوین  
چشم تیان کردورین کچہ سیر نہایت  
دور پردہ عرص حال کا موقع ملا تھا مطلق  
بہنگام خواہ جگہ ہی شوق مشا نہ تھا  
غصے نہو جہ لیا یوسا حضور کا  
پا تا ہے نیور و نیسے اشار حضور کا  
جی جھوٹ جالے آپ اگر امتحان لین  
نتی مست حسن ہو گئے مست شایبھی  
سوعیب میں جینو غلین کا تو ذکر کب  
پوچھو نہ وجہ غلہ بجا کی شیخ جے  
لایا نہ تابق تجلی تو کسا عجب  
کراہ کردیا ہے قرب جمال نے  
جو ہر مگر خدائے مہکلا ہے جان کا  
چٹک کر میں جو غیر تو نگین گل لعل  
گرناسے بکھو شورشخت کا انتقام  
جیسے نہ کیونکر کہ کیکہ کی کی ہے چمک  
ہے رنگ کیف گریہ خوبی سے آنکھیں  
سوزہ ان ہوی یہ آہ کہ دل لوٹ ہو گیا  
سمجھا میں جہ حسن داد ادا ہی حسن  
کہے تو آہیں خرب ہو گیا حضور کا  
مجھ پر کیسے شیر ہو گستا حضور کا  
کیا بلبوس ہے چاہنے والا حضور کا  
ایسے ہو اسے شہ دو یا لا حضور کا  
انصوب کو بگاڑ دے چہر حضور کا  
ہنسا ہوں دیکھ کر میں قیا حضور کا  
موسی نہیں تہا دیکھنے والا حضور کا  
بندے خدا کے پڑتے ہیں کھا حضور کا  
کیسا لطیف جسم بنایا حضور کا  
پا جاؤں اگر خدا میں اشار حضور کا  
ہی آج قصد جانب محمد حضور کا  
پیر دے سے دفعہ نکال آنا حضور کا  
نہیں یہا ہے جام مناس حضور کا  
آنکھوں میں پھر گیا قد با لا حضور کا  
دل کیلے تھا حسن تقاضا حضور کا





سب سے پہلے یہ بات یاد رکھو کہ یہ سب کچھ ایک ہی شخص نے لکھا ہے جس نے اپنے  
 دل سے یہ سب کچھ لکھا ہے جس نے اپنے دل سے یہ سب کچھ لکھا ہے جس نے اپنے دل سے یہ سب کچھ لکھا ہے

<p>                             گلشن میں باغ باغ ہوں گے کھل گیا                              وہ بت بخت ہو گیا یہ فقر آنکھل گیا                              وعدہ خلافیوں سے ہوا حسن کو زوال                              دسبا زبان تو اوس بت عیار پرین تہم                              اچھ بت جو خدا نے غایت کیا وہ حسن                              چادر جو باد صبح نے اوس رخ سولہ می                              بیتابیوں کا حال کچھ پوچھتے حضور                              اوس طفل کا پیٹنگ ہوا اس قریب                              کوئی بزدل کھائے دو سر کا رزق                              توڑا ہوا چمن میں زنگ کا باغبان                              رہنرو کی دھوم تھے نہ لایا جس سے تاب                              ہوں اب اس ضعف تو میں نہیں تھوڑا                              پروریت نہ خوب نصان عشق سے                              فان راز کھل گیا مگر انصاف شہر ہے                         </p>	<p>                             صیاد کے پھلتے ہی کانٹا بھل گیا                              جولی مری مسک گئی سٹانا بھل گیا                              بگڑی جو ساکرہ لڑکا دو الا بھل گیا                              قاتلوں میں آگے دیکھتے کیسا بھل گیا                              آگے ترے حسینوں کا نفقہ بھل گیا                              خوشید کا چمکے بھل گیا بھل گیا                              او جھلا یہ رات منہ سے کلیا بھل گیا                              مگر آئے آسمان سے ڈھانچل گیا                              چکی کے منہ سے صاف تو الا بھل گیا                              قصل خزان میں تیرا دو الا بھل گیا                              مسی سے تیغ لیکے مصلان بھل گیا                              سینے سے تیرا رکا پیا سا بھل گیا                              عمر سے تیرے دم ہی مسی بھل گیا                              مین کتا سا گرے کونا لا بھل گیا                         </p>
--	---

<p>                                 گور دور خط عرصہ معنی میں جیت می                                  آگے ہمارے فکر کا گور آنکھل گیا                             </p>	
<p>                                 چاک ہو کر بیرہن پردہ ہمارا ہو گیا                                  کیا نہ وہ بدنام ہونے جب میں سوا ہو گیا                                  بادہ تھا انکو رہی میں سر کا ہو گیا                             </p>	<p>                                 راز الفت چھپ گیا سب سمجھ سوا ہو گیا                                  سنے میرا حال سنیو میں اوس میں کیا ہو گیا                                  سنے پر جل جل گئے تقدیر کے میرے کیا ہو گیا                             </p>

اس خط میں ایک شخص نے اپنے دل سے یہ سب کچھ لکھا ہے جس نے اپنے دل سے یہ سب کچھ لکھا ہے جس نے اپنے دل سے یہ سب کچھ لکھا ہے



نہ ہونے کی وجہ سے یہ لوگ ہرگز نہیں جانتے تھے کہ ان کے دل میں کیا ہو رہا تھا۔ ان کے دل میں ایک ایسا درد تھا جس کی وجہ سے ان کے دل میں ہرگز نہیں جانتے تھے کہ ان کے دل میں کیا ہو رہا تھا۔ ان کے دل میں ایک ایسا درد تھا جس کی وجہ سے ان کے دل میں ہرگز نہیں جانتے تھے کہ ان کے دل میں کیا ہو رہا تھا۔

<p>آہ جو دم بالبلک یادہ نالا ہو گیا          رفتہ رفتہ مہر سے مہر متا ہو گیا          ای شب قوت ترا متا اس سے کلا ہو گیا          ای جنون کیا تو سن جنت کو کلا ہو گیا          حور کی تصویر پر نقش کف یا ہو گیا          اے چراغ اب تو کلیجہ تیرا شہت نا ہو گیا          جو گیا ایک عمارت جھوٹی ہو گیا          جسے نالا تھا بہانی سے نقاض ہو گیا          وہ اوو ہر جوش جوانی سے تاشا ہو گیا</p>	<p>کس قدر رسیدہ خدا جانی ہوا البریر ویر          آرزو مند او سہ قہر کے ہوئی لوگ کٹر          دور رکھا تھا جو او میں رو کو جنت بہر          الی و ہوی و ایسوں کو ہوش معج بوی گل          حسن یہ ہر قدم ہیک خرام ناز سے          دم میں جلی ہنکرتنگ خاک یکسو ہو گئے          ہر کو تر ہو گیا گردان قصر یار کا          جب کہا وعدہ وفا ہوئے کا ہو گئے گلے          میں فنی ہر جوش جنون سے نکلیا لڑکھاکا</p>
---	---

کٹ گئی فرقت کی شب جب شکر کردگار  
 پتھر غم سوا دہوا سے شطرت تو کا ہو گیا

<p>دل کی جگہ بغل میں بند چلا ملا          سب کچھ ملا اگر دل بیدار ملا          کوئی ضمیر میں دل مجھے گویا ملا          بلبل کسی گویائی سے جا کر کھلا ملا          جو کچھ دیا دیا ہمیں جو کچھ ملا ملا          سو دشت جہان کہ ہے ایک بلا ملا          پاس و فاس کیا کرین جیسا ملا ملا          صاحب کو جوش حسن میں لولا ملا</p>	<p>سینہ تب فراق سے تشنگا ملا          کیا مال تیرا ہے جو گنج غنم ملا          شے کی کب امید تھی شکر خدا ملا          آواز بیدار جانکی مجھ سے نہ بحث کر          رنج و ملال عیش و طرب خدا کی دین          اے خار اسکو توڑ کے میرا نہ دل کہا          او میں یوفا کو جوڑ بھی سکتی نہیں ہم          القسیم یون شباب کی دو دو تین ہو تین</p>
--	--

نہ ہونے کی وجہ سے یہ لوگ ہرگز نہیں جانتے تھے کہ ان کے دل میں کیا ہو رہا تھا۔ ان کے دل میں ایک ایسا درد تھا جس کی وجہ سے ان کے دل میں ہرگز نہیں جانتے تھے کہ ان کے دل میں کیا ہو رہا تھا۔ ان کے دل میں ایک ایسا درد تھا جس کی وجہ سے ان کے دل میں ہرگز نہیں جانتے تھے کہ ان کے دل میں کیا ہو رہا تھا۔



یاد دلاؤ کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو  
 دل پر لکھو کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو  
 دل پر لکھو کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو  
 دل پر لکھو کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو

اوسکے غصے سے ڈرا کہتے تھے پر لوطی بہار  
 دل پر ایسے نقش تھے جلو تیرے نور کے  
 چشم بد و ریح تو اوس سے کیا ایسا بناؤ  
 سب خرم و مہم کو دیا حضرت زوال حسن و  
 پاک قابو مان لینا وعدہ فردا یہ کیا

یاد دلاؤ کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو  
 دل پر لکھو کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو  
 دل پر لکھو کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو  
 دل پر لکھو کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو

نطق اوسکی دہان سے کہ وہ کسی سے واقف نہیں ہے  
 سیری خاموشی کے ہوتے ہیں اس کی دہان سے

اوسکی کلی دوست جو لای تو لای کیا  
 زلفین تیری بنائی وہ کیسی جو جان پر  
 زاہد کو خاک و فاق شراب کیاب ہو  
 ایدل تجھ کو ننگ اوسکا خیال شنگ  
 اسی دل کر گیا تو دھج تیری جی میں ہے  
 رو کا حونا نہ صدے سے آنسو بچ رہے  
 آتے کو جھڑکیاں ہیں تو جاتی کو گالیاں  
 جتنا اونہیں مٹاؤں بگڑتے ہیں بھی  
 بوسے کو آج آج میں کل کی گرتے دل  
 آہی کہو دھو گئی وہ لب بار رنگ سے  
 مستی ناز و جوس جوالی میں کیا حجاب  
 ہوتا ہو چاندنی میں جو ابدل عرق خستہ

دل پر دین ایسے ہم آئے تو اے کیا  
 مانتو تیرے لیے کانوں کو کوئی کھٹکے کیا  
 مارے اوسکا منہ تو خدا نے دکھا دیا کیا  
 چپ چپ یہ آہ بہر کیا نامی نامی کیا  
 اس عشق کے مقدمے میں میری آہ کیا  
 جب یوں کہتا تو کوئی محبت چھپا کر کیا  
 اونکی کلی میں کہی کوئی آہی جاسے کیا  
 قسمت بگاڑ پر ہو تو کوئی بناے کیا  
 کیا خوب تو خوب کہی مٹنے لائے کیا  
 کافی ہے صرف یا فہمسی لگاتی کیا  
 جب غنچہ کھل کے گل ہو بدن پہر چرائی کیا  
 وہ گرم جو شینو کی بہس لانا ب لائے کیا

یاد دلاؤ کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو  
 دل پر لکھو کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو  
 دل پر لکھو کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو  
 دل پر لکھو کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو

یاد دلاؤ کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو  
 دل پر لکھو کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو  
 دل پر لکھو کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو  
 دل پر لکھو کہ جو کلام کہیں کہیں نہ آئے ہو





ہریشہ فرما دی جو نقش کو داسنگ پر  
نطق وہ آرائش عشرت گد پر در زتن

<p>دیکھی اوکچاں گرفتار ہو گیا تو بہ چوکی تو توبہ کا پتہ نہ رہا ہو گیا میں ہوا ہی لطف جو تیری ہو جنوں کل تک نسیم میری رسائی محال ہے یہ سوچتے نہیں ہیں کہ ان کی طرح کو لٹکا جو اس سے ترک تھا درد دل رہا فرط قلق سے رات کو پکڑے دل و جگر نہ بجیر پانویں ہے علی بند کی پٹری ہرم کر رہا ہے دل زار درد سے شوق سے مثل برق نہ نصبت نگاہ الہدی تابخ کہ نظر کو ہے خیرگی جس دے تال جہاں لگا لپکا تجھے بڑا رسوائی جنوں نے یہ جہاں کس سلوک زہار سے ہوئے تھے مے لب آشنا وہ دُرس میری نالوں کے ہو باعد و کربا کچھ ماجرا ہے کہ یہ تو ای آشنا نہ ہو جہ ایست یہ تیری شوق ہم آغوش میں</p>	<p>زنجیر دل کو موجہ رفتار ہو گیا ہلکا گد سے ہو کے گران بار ہو گیا دل میں خیال تو آزاد ہو گیا خارہ حسن عین کا ہوا دار ہو گیا جی میں ہیں خوشی کہ وصل کا قرار ہو گیا برہنہ سے عین اور ہی بیمار ہو گیا تیری نگاہ میں کوئی سوا ہو گیا منہدی کا چوراج گرفتار ہو گیا پہلو ہمارا خاندان ہمیں ہو گیا خوشن ہے نقاب رخ یار ہو گیا درہمی فروغ حسن سے دیوار ہو گیا خوفی کا نام مطلع الوار ہو گیا اونکی تو شان بڑھ گئی میں خوار ہو گیا خود ظلم سے وہ تہک کم آزار ہو گیا کسا نصیب یکے بیدار ہو گیا پانی ہو ہو جس سے وہ آزار ہو گیا جسم نزار حلقہ زنا رہا ہو گیا</p>
--	--

۱۵

سنگ پر نقش فرما دی جو نقش کو داسنگ پر  
نطق وہ آرائش عشرت گد پر در زتن  
دیکھی اوکچاں گرفتار ہو گیا  
تو بہ چوکی تو توبہ کا پتہ نہ رہا ہو گیا  
میں ہوا ہی لطف جو تیری ہو جنوں  
کل تک نسیم میری رسائی محال ہے  
یہ سوچتے نہیں ہیں کہ ان کی طرح کو  
لٹکا جو اس سے ترک تھا درد دل رہا  
فرط قلق سے رات کو پکڑے دل و جگر  
نہ بجیر پانویں ہے علی بند کی پٹری  
ہرم کر رہا ہے دل زار درد سے  
شوق سے مثل برق نہ نصبت نگاہ  
الہدی تابخ کہ نظر کو ہے خیرگی  
جس دے تال جہاں لگا لپکا تجھے بڑا  
رسوائی جنوں نے یہ جہاں کس سلوک  
زہار سے ہوئے تھے مے لب آشنا  
وہ دُرس میری نالوں کے ہو باعد و کربا  
کچھ ماجرا ہے کہ یہ تو ای آشنا نہ ہو جہ  
ایست یہ تیری شوق ہم آغوش میں  
زنجیر دل کو موجہ رفتار ہو گیا  
ہلکا گد سے ہو کے گران بار ہو گیا  
دل میں خیال تو آزاد ہو گیا  
خارہ حسن عین کا ہوا دار ہو گیا  
جی میں ہیں خوشی کہ وصل کا قرار ہو گیا  
برہنہ سے عین اور ہی بیمار ہو گیا  
تیری نگاہ میں کوئی سوا ہو گیا  
منہدی کا چوراج گرفتار ہو گیا  
پہلو ہمارا خاندان ہمیں ہو گیا  
خوشن ہے نقاب رخ یار ہو گیا  
درہمی فروغ حسن سے دیوار ہو گیا  
خوفی کا نام مطلع الوار ہو گیا  
اونکی تو شان بڑھ گئی میں خوار ہو گیا  
خود ظلم سے وہ تہک کم آزار ہو گیا  
کسا نصیب یکے بیدار ہو گیا  
پانی ہو ہو جس سے وہ آزار ہو گیا  
جسم نزار حلقہ زنا رہا ہو گیا





میرا دل تیرا ہے تیرا دل میرا ہے  
 میرا دل تیرا ہے تیرا دل میرا ہے  
 میرا دل تیرا ہے تیرا دل میرا ہے  
 میرا دل تیرا ہے تیرا دل میرا ہے

دل نازک ہی تابا و سرش میداو گناہی  
 گنہگاروں بیکار و کسک با هم برآنا  
 ذرا آہستہ شنایم تجویش طافه لطف و نعتین  
 چرا تا ہی بدایت مثل کبریا تو شمعش بین  
 ضلال عشق کتب غرور حسن لایا  
 جسے منظور ہو کسے زیارت ہمیں مجھ کو  
 ہم او کو ناز و مایہ میں وہ بھگوان ناز و مین  
 میں درگزر اس سے نافرمانی نہ مگر  
 کسین بکری میں گل ہی کسین میں گل  
 سہلائی لطف کیون ہو تو چنگا گلزار  
 را کرتی ہو جس سے گل جلوی گلزار  
 بہر گیتی ہو تو بر آتش گل کسک بکریا  
 نہ معلوم آج دل تو کس فتن میں ناگیا  
 نہ باز آو ستم کرنا ہی رسوا ہوا چاہے  
 اسی شش میں تو ہر انکار جان تو کس کو  
 کسین ہو کر مضمون کا پڑا تماشہ ہو سے

مرا پہر امتحان و سہل کرے امتحان مینا  
 اولجہ جانا لٹو نہیں غمی وہ دل ناگیا  
 خیال اس کا ہے بھگوان کہ دل ہی توان  
 چپا تا ہی دم ہوشہ رخ شگل و بان  
 ذرا سی ہی دانی میں جو چاہوں گلزار  
 پہنند از گشتا تہا وہ یار نا توان  
 وفا میں ہم وہ دی ہیں چھاپیں مینا  
 جسے بھیچوں اس کے وہ کرے قصیدان  
 را ہی ایک سست ناز شب بہر جان  
 مرہ ہو دل کسکو ہی میں زہی و دان  
 اوی میں ہی بلین ہی شای شان  
 کہ نذر برق کب کا ہو چکا ہو شیان  
 کرب تک خم کی صورت و من و خجکان  
 مجھے کیا اور ہی کا لا کر منہ آسمان  
 نہ کیوں کر گوئیے کا طرہ غنہ نشان  
 اسی تک کسی بدن و وہ شوخ بدن

میرا دل تیرا ہے تیرا دل میرا ہے  
 میرا دل تیرا ہے تیرا دل میرا ہے  
 میرا دل تیرا ہے تیرا دل میرا ہے  
 میرا دل تیرا ہے تیرا دل میرا ہے

میرا دل تیرا ہے تیرا دل میرا ہے  
 میرا دل تیرا ہے تیرا دل میرا ہے  
 میرا دل تیرا ہے تیرا دل میرا ہے  
 میرا دل تیرا ہے تیرا دل میرا ہے

اوسیدل انام من ہم طرح بی التفاتی کا	کریج تک کچھ حوالہ غنہ بربان مینا
سے بوسہ لے آج تو بند انہیں دیتا	دی والو اگر سے تقاضا نہیں دیتا

افقین  
 افقین  
 افقین  
 افقین



یہ جو منی دل کشاں نہیں نیم صفا  
 سر سبز اکامین سر اوار ہول اکامین رب  
 عکس رخست وہ ہوا سرخ خجست بید  
 اور کیا چاہتے ہو آج دونا تو لیا  
 شب ہم کوں تما کر وٹ کا لوانی قالا  
 کی نہ ٹہر ترے دانو کی صفائی آگے  
 نے نہ دیکھ کرے کو ہے یانی بانی  
 ابرو کا ہوا سر لیتے نرالا مضمون  
 نقش لبیر کی طرح لب تر غم پریم نے

جی میں کہتا ہے وہ لگا دم قابو بدلا  
 اپنی رحمت کی طرف دیکھنے تو بدلا  
 زور و بار کے رنگ گل و شہو بدلا  
 بید مانی کاہن شیمان شگلو بدلا  
 اضطراب ال بقیات پسلو بدلا  
 کیسا کیسا در سلطان نے پسلو بدلا  
 عوق شرم کے قطر وٹے ہر السو بدلا  
 خواب ستا دے مطلع کا یہ پسلو بدلا  
 اما توانی سے کسی نہ پسلو بدلا

یہ جو منی دل کشاں نہیں نیم صفا  
 سر سبز اکامین سر اوار ہول اکامین رب  
 عکس رخست وہ ہوا سرخ خجست بید  
 اور کیا چاہتے ہو آج دونا تو لیا  
 شب ہم کوں تما کر وٹ کا لوانی قالا  
 کی نہ ٹہر ترے دانو کی صفائی آگے  
 نے نہ دیکھ کرے کو ہے یانی بانی  
 ابرو کا ہوا سر لیتے نرالا مضمون  
 نقش لبیر کی طرح لب تر غم پریم نے

یہ جو منی دل کشاں نہیں نیم صفا  
 سر سبز اکامین سر اوار ہول اکامین رب  
 عکس رخست وہ ہوا سرخ خجست بید  
 اور کیا چاہتے ہو آج دونا تو لیا  
 شب ہم کوں تما کر وٹ کا لوانی قالا  
 کی نہ ٹہر ترے دانو کی صفائی آگے  
 نے نہ دیکھ کرے کو ہے یانی بانی  
 ابرو کا ہوا سر لیتے نرالا مضمون  
 نقش لبیر کی طرح لب تر غم پریم نے

ایک پہلو کو کبی برتب باندھا اسے نطق  
 کہا مضمون میں اشعار میں پسلو بدلا

قالض اروح سے میں طالب لب توت رہا  
 ابلق جہ سے ترا پہلا تعافل خوب رہا  
 ہر ستم پر حکم صبر حضرت الیوب رہا  
 شہر کنعان میں جو نور دیدہ ایقوت رہا  
 بکو خزانے لب شیریں بہت غروب رہا  
 یہ ترا شہر تھا سلام غیر ہی مکتوب رہا  
 سالک راہ محبت جو ملا محمد رہا  
 دل سو خوانان و فصل کا وہ لبر محبوب رہا

نزع میں یہ نظار قاصد محبوب تھا  
 یہ ستم اول سر سے تے دیوان محبوب تھا  
 ان رنگ لب و صیقلان نہ کہی فی کوا  
 مصر یون کی نگاہ کا تارینا مانی بکنا  
 کو دقن بھی سیوہ تھا لیکن جلاوت تیری  
 اور تو جو گویہ لکھا تھا سو لکھا تھا خطیرین  
 جبکو دیکھا آپ جو بیکانہ ہی دیکھا اوستے  
 خاموشی حسن طلبت جی نظر عین فضا

یہ جو منی دل کشاں نہیں نیم صفا  
 سر سبز اکامین سر اوار ہول اکامین رب  
 عکس رخست وہ ہوا سرخ خجست بید  
 اور کیا چاہتے ہو آج دونا تو لیا  
 شب ہم کوں تما کر وٹ کا لوانی قالا  
 کی نہ ٹہر ترے دانو کی صفائی آگے  
 نے نہ دیکھ کرے کو ہے یانی بانی  
 ابرو کا ہوا سر لیتے نرالا مضمون  
 نقش لبیر کی طرح لب تر غم پریم نے

یہ جو منی دل کشاں نہیں نیم صفا  
 سر سبز اکامین سر اوار ہول اکامین رب  
 عکس رخست وہ ہوا سرخ خجست بید  
 اور کیا چاہتے ہو آج دونا تو لیا  
 شب ہم کوں تما کر وٹ کا لوانی قالا  
 کی نہ ٹہر ترے دانو کی صفائی آگے  
 نے نہ دیکھ کرے کو ہے یانی بانی  
 ابرو کا ہوا سر لیتے نرالا مضمون  
 نقش لبیر کی طرح لب تر غم پریم نے

دو کونہ بی باک و بی پروا  
دو کونہ بی باک و بی پروا  
دو کونہ بی باک و بی پروا  
دو کونہ بی باک و بی پروا

جس سے سارا خرم خوبی محو مطلوب تھا  
مجھ سے خالی لطف تک اس امن محو تھا  
الغرض رنگ میں پردہ وہ مطلوب تھا  
رنگ ہوئی یار سے ہر خوب و محو تھا  
حسن کے باعث وہی غالب میں ہی مطلوب تھا

تاک بوسہ کو لالا او سنی کیوں افریہ  
غیر سے بے گنتی بوسہ نہ تھا یہ محو تھا  
گل کوں غم کوں کھاسی ہن کوں غم فرزند  
اوسہ کی تھی یہ صبا غم میں گل کوں غم  
قاعدہ وہ غالب مطلوب جلتا نہ تھا

تعلق تعلق مذاق اہل دنیا کیا کردن  
میوہ خام نہال حرص تکے خوب تھا

باندہ لکھیا لکھا سے طہار دیکھنا  
شوگر کسی کد میں ذرا بار دیکھنا  
جب دیکھنا ہمیں اوسے تلوار دیکھنا  
پہلو کلام کا دم اقرار دیکھنا  
منظور کچھ نہیں گراں کے بار دیکھنا  
اولٹا ہم سے ناز خریدار دیکھنا  
کیا صاف میر دل سے ہوا یا دیکھنا  
کیون ہو یہ بار بار اوہرا یا دیکھنا  
قسمت میں مرے دم تہا نہ دید او دیکھنا  
منظور ہے جو طاقت دیدار دیکھنا  
تو اوٹتی اوٹتے ہر لمحے میں دیکھنا  
روین کر لیکر دن قسربازار دیکھنا

آگ لکھیں جوش حسرت دیدار دیکھنا  
جیسے کامچوہ ہو جیسے یار دیکھنا  
ہم سے ذرا عداوت خوئیار دیکھنا  
دینا ہے کیا فریب عیار دیکھنا  
بوسے کی آرزو نہ نہا وصال کی  
کرنا ہو غم سے بوسہ دین میں لکھنا  
تیرنگہ میں خون کا دہیا ذرا نہیں  
مد نظر ہے کیا کوئی تازہ فریب ہر  
وہ جب تک میں نہیں ان لکھنا  
ہوئے ہیں جلوی برق بجلی کوں لکھنا  
یہ صوف سے آئے سے چہرہ حال ہے  
ہنگامہ ہو گا جسے یہ چہا نہیں لکھنا

دو کونہ بی باک و بی پروا  
دو کونہ بی باک و بی پروا  
دو کونہ بی باک و بی پروا  
دو کونہ بی باک و بی پروا

دو کونہ بی باک و بی پروا  
دو کونہ بی باک و بی پروا  
دو کونہ بی باک و بی پروا  
دو کونہ بی باک و بی پروا

دو کونہ بی باک و بی پروا  
دو کونہ بی باک و بی پروا  
دو کونہ بی باک و بی پروا  
دو کونہ بی باک و بی پروا

1. *Staphylococcus aureus* (100%)

۲۱

کتابخانه ملی ایران  
تاسیس شده در سال ۱۳۰۲ خ.  
محل نگهداری کتب و اسناد  
سازمان اسناد و کتابخانه ملی  
جمهوری اسلامی ایران

اولش جبلت سے جام شراب کیا  
 میں خوش ہوں اور جو بیاد کی غبار  
 ہوا دیو لو کہ وجہ سے حجاب کیا  
 غافلہ ہوئے دل سے یا اضطراب کیا  
 پٹ گیا سر بازاراوس کی می سے  
 میں خال کا بوجہ نقطہ چہرے پر  
 سے ہی نکلے گئی بو سے یار کے دے  
 امین ناز میں غم سے میں حسن خوبی میں  
 رون نقش قدم روکش انہی پانچ گنا  
 ملک جام نگہ مست کرنی پھر سے  
 رای صورت جو تیرے نالہ شوق جو ہے  
 چہرے کو دے دل کی کمی جو ہے  
 دل کی گرمی ہو آنکھ سے نہند کہ  
 بدست نہا کہ جب عشق جان جاتی تھی

تو شوق دل یہ بکار اودہ دی کیا  
 دل ہی ہو کہ جسے فوج خراب کیا  
 شباب یار سے کار شراب کیا  
 کیا نہ ضبط ہنا کام سب خراب کیا  
 جنوں کو حدتے تھے آج کامیاب کیا  
 خدا نے خود تھے خوبی میں انتخاب کیا  
 کچھ اور گھر سے دیا واہ کیا حساب کیا  
 تھے تمام حسینو نہیں انتخاب کیا  
 جو اس گلی میں گزرتو نے انہا کیا  
 تیری آنکھ سے ہر سیکہ خراب کیا  
 تو شور حشر نے خاموشی کے خراب کیا  
 زمین بل گئی میں نے جو اضطراب کیا  
 کہ تیرے شرم کو تیرے کو بے نقاب کیا  
 یہ ساری عمر کا تھا عشق جو حساب کیا

کتابخانه عمومی

11





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

آپ کا آئینہ ہی گہورے والا نکلا  
دل بیاقے لفظ مجھے گون نکلا  
دیدہ تر نہیں لگتا ہے جیسا نکلا  
میرا سودا بھی کوئی روزِ عشا نکلا  
دوستوں کو نہیں کہانے میں جانا نکلا  
ہو نہ دل میں مقرر کوئی جہوز نکلا  
جی گیا منہ سے گز نام نہ او سنا نکلا  
انہی میں نہ تھی دل سے یہ جنت نکلا  
ہی وہ قصیدہ سہیلے کا دم او سنا نکلا  
نجم کاوش نے غزیزوں کے نکلا نکلا  
چودہ حصے سے ہی جو بن میں راہ نکلا  
ضبح کو آجے تو شمر کا نکلا نکلا

یہ دنیا ایک قیامت اور ہمارا نکلا  
کیسے گھولنے یہ لگا تا ہے مریختی پر  
ای زمین صلب گریہ ہو گا غم ہے  
وہ بت پر وہ نشین جہانئے آباد  
دشت سے دشت عدم جو پیش پیش  
ٹپیں بھو رشوب و زنا کرتے ہے  
پردہ دار می غم پردہ نشین ختم ہوئی  
تیرا عشق کھڑو کو گراہ نہ کے  
اوس تک کہ و ترے پیار سے صحت پائی  
چھوڑ کر گریہ غم برا وطنی کس کو سپد  
وہ مجاہدہ سے چودہ برس تک میں  
رات اسے شک ہے کسے چاہے نصیب

مطلق بیانی بار صبا گوید کیو  
رنگ گل به پیش به خاک او را نماند

اوسکا وعدہ اسے دل نشا دیا  
یر فلک تیری ہی ہے بنیاد کیا  
ایک مشت خاک ہے بنیاد کیا  
وزنہ اپنی ہے اثر فسرنا دیا  
غم میں سر کا پھوٹا فیروز کیا

شاد ہو کر دی مبارکباد و گپ  
گو کہ میں کیا ہوں ہی فریاد  
خسران یا محضت اجدا و کیا  
ہم ادا کرتے نہیں رسم عاشق  
کیون سنیں ہم ناشکیبائی کی طرح

[illegible]

جمله نویسندگان معانی این کتاب را در این کتاب

لکھنؤ کے قریب ایک گاؤں میں ایک کسان کا ایک بیٹا تھا جس کا نام دھرم سنگھ تھا۔ وہ ایک بہت ہی شریف اور دانا لڑکا تھا۔ اس کی والدہ بزرگوار نے اس کی پرورش بہت ہی اچانک سے کی تھی۔ دھرم سنگھ کی عمر آٹھ سال ہوئی تھی۔ اس کے والدین کا ایک دوست تھا جس کا نام بھگت سنگھ تھا۔ وہ ایک بہت ہی شریف اور دانا لڑکا تھا۔ اس کی والدہ بزرگوار نے اس کی پرورش بہت ہی اچانک سے کی تھی۔

تم نے یہ سوچ کر ہی بیدار کیا  
 نازنینوں کی دلا بیدار کیا  
 اور تھوڑے عرصہ بعد دیکھ  
 پادری سے بے اثر فریاد کیا  
 اگیا ہوا سبق پہر یاد کیا  
 آتے تھے صاحب کیا ارشاد کیا  
 ناز غم سے کیا ستم بردار کیا  
 باد آئی لذت بیدار کیا  
 تجھ سے قاتل کی کریم فریاد کیا  
 پہر تو کہہ گیا اے ستم بچا کیا

اس تلافی کا سبب کتنا نہیں  
 انکے ہاتھوں کے ہیں پھر ہوں  
 تھی چری میرے گھر کو تیر سی  
 پھر کیا کیوں دھمکے دل میں  
 پہر وہی اے طفل ہے مشق جفا  
 تجھ سے سنا سننے نہ اوسکے دیباچہ نہیں  
 جھیل لین گے جی کڑا جب کر  
 جانتے ہیں ہو شہ کیوں ختم جسکے  
 زخم دل منہ کھول کر رہ رہ کے  
 میں خاتون ستم تر پاتا کب

مر گیا کیا رطقت دیکھو تو سہی  
 آج وہ کتنے ہیں عمر میں شاد کیا

لیکن جو ہو جائیں انہیں جہا نہیں  
 میں تو کہی تو مرا آنا نہیں  
 آتے تھے کا کیا جرم جو جہا نہیں  
 وہ کوئی ہے میں جو جہا نہیں  
 وہ مردہ ہو گیا میں سی کتنا نہیں  
 تو میرے یہ خواب زلیخا نہیں  
 اچھی جو یہ ہو تو وہاں کیا نہیں

میں نہیں کہتا ہوں کہ غم انہیں  
 روز میں ہر وقت تو نہ بھام میں  
 خود میں ہیں جو کتنے ہیں جہا نہیں  
 کیوں جھگڑا کرتے ہیں جو اپنی تو نہیں  
 دل غم جو آفرین ہو سے میرے نکالوں  
 راتوں کو جگا گیا میں آنکھ کا لکنا  
 بس میں نصیبو نکلا برا کیوں

دھرم سنگھ کی والدہ بزرگوار نے اس کی پرورش بہت ہی اچانک سے کی تھی۔ دھرم سنگھ کی عمر آٹھ سال ہوئی تھی۔ اس کے والدین کا ایک دوست تھا جس کا نام بھگت سنگھ تھا۔ وہ ایک بہت ہی شریف اور دانا لڑکا تھا۔ اس کی والدہ بزرگوار نے اس کی پرورش بہت ہی اچانک سے کی تھی۔

ہر کسب و کار میں ہر شخص کو اپنا کمال دکھانے کی ضرورت ہے۔  
 ہر شخص کو اپنی زندگی میں ہر لمحہ کو بیکار نہ گزارنا چاہیے۔  
 ہر شخص کو اپنی زندگی میں ہر لمحہ کو بیکار نہ گزارنا چاہیے۔  
 ہر شخص کو اپنی زندگی میں ہر لمحہ کو بیکار نہ گزارنا چاہیے۔

دو آہستہ آہستہ زمین تو فقیہ کی بات تھی  
 میں نے کانہ ہون نہ گہر میرا لہجہ ہے  
 دیکھو نہ کہیں جان میں امن کل جاگے

سنبھلو نہ بہت جو یہ وقت میں تو تھکی  
 بد کام کا اسے نطق تھیما نہیں چھپا

کیا یا بیکار پہاڑ جو گریبان کسی کا  
 چاہتے مڑا دل کینچنی سے سوکھ کر  
 سو بار کیا حضرت جبریل کو قاصد  
 بیوہ دگر گون نہیں گلگوزہ عارض  
 ایسے ہی اڑتا ہے کوئی کشتی باری  
 خوبی سے مرے شوق کی پروا کی بات  
 ایسا ہی ہے غمزدہ ابرو سے صدم کا  
 کیا نالہ کسی سانس بھی لیتے نہیں گئے  
 جو نام سے اریان کو خیر نہ نکالے  
 تان آہ سو کار نسیم سحر سے کر  
 کیا دھم سے اس کے تکیے آئینے کو توڑ دے  
 کیا نہ تھی بیک ترسی بنے اتری کو  
 لیوان گہر میں سہا جینی بڑے پیش کا زکور  
 تالی تو تھی تان اپنے لبو پری دہر میں

اسے دست جنون کینچ تو دان کسیکا  
 جہاں مگر رہے دے بیکان کسی کا  
 آہانہ کبھی خط کسی عنوان کسی کا  
 لاریب وہ گل رات تہا مہمان کسیکا  
 چلے گئے کے لاشہ لوتے ہیجان کسیکا  
 جائیکا خیال بے پرستان کسی کا  
 کچھ میں ہی چھوڑ دھکا نہ ایمان کسیکا  
 سنتے ہیں کہ نازک بہت کان کسی کا  
 وہ اور نکالے کبھی ارمان کسی کا  
 اڑ جائے جو منہ رو کے ہر دامن کسیکا  
 یہ بھی ہوا ہو کہیں حیران کسی کا  
 کیسو بھی دم بہ ہو پریشان کسی کا  
 جیسے کوئی ناخو اندہ مہمان کسی کا  
 پر کیا ہے زمین پائے ادھر ان کسی کا

ہر کسب و کار میں ہر شخص کو اپنا کمال دکھانے کی ضرورت ہے۔  
 ہر شخص کو اپنی زندگی میں ہر لمحہ کو بیکار نہ گزارنا چاہیے۔  
 ہر شخص کو اپنی زندگی میں ہر لمحہ کو بیکار نہ گزارنا چاہیے۔  
 ہر شخص کو اپنی زندگی میں ہر لمحہ کو بیکار نہ گزارنا چاہیے۔

بادشاہ شاہ سے خالق نے  
 ۴۰ دیدہ







عشق و محبت نہیں ڈالے ہے شفا کا  
 منہوں پہ مرگ میں گیوں کا قضا  
 کیا ہے وعدہ تھا جسے یاد دلائی  
 ہر دل میں ہی نقش صنم نقش شہنائی  
 عیش ہے وہ جن جو نہ چلنے دے کل  
 کیا تاب گزشتہ کا ہو کشتہ دل من  
 کیا جنت ہے چوسنے ہی لوتی مٹی گنگ  
 آئینہ ہے شرمندہ تہا ہی کف ہار  
 وہ گھر ہے ہمارا کہ سر شام فلک سے  
 نقشہ ہے یہ گل نری قصہ ہر کے آگے  
 جی چوٹ گیا ناز بتان دیکھ کے بلند  
 جو ہو خلل نہ از یہاں آئے نپائے  
 کیا آمد و شد یہ ہے کہ آیا بھی گیا ہی  
 تخلف میں ہوں ہوش جو ساقی تیرا  
 بیرنگ بہری ساد گئی حسن عجب ہی  
 تان ہو ہے جینوں کی کھن اذیہ فریاد

چڑھتا ہوں مرے آگے نہ لو نام دوا کا  
 خنجر ہے اسی تیرے ناز و ادا کا  
 عقدہ نکلا کچھ گرہ بند قبا کا  
 چاہے جو اور آئے تیرے نقش کھنجر کا  
 الفت یہ مرض ہے جو اثر کو دی وہا  
 فوج عمر و اندہ ہے روکے ہوئی ناکا  
 تہا زخم کا انگوٹھ جس انگوٹہ رکوتا کا  
 صورت نظر آتی ہے یہ نقشہ ہے شفا کا  
 پیر یونکی طرح روز و آوارا ہے بلا کا  
 بیروپ ہو بیرون کا جیسے کوئی خدا کا  
 اجماع صلہ بندی کو نہیں عشق خدا کا  
 خلوت میں نہ ہو دخل کھٹ کا حیا کا  
 تہا سوسم گل یا کوئی جو نہ تہا تضایا کا  
 ساغر کوئی السد مٹی ہوش ربا کا  
 تصویر ہے اوس جوہر کی تصویر کھٹ کا  
 بند مٹی نہ سننا تا کہ مٹی نہ دوزخا کا

اسی نطق ہے گانہ لبی ل لبیوں کے  
 تیر کی گہرین ہن مرا نقش وفا کا  
 جو دل ویر جان سے تہا وہی چٹ گیا  
 اندر ہرے ہیں کوچہ کیسوں لٹ گیا

عشق و محبت نہیں ڈالے ہے شفا کا  
 منہوں پہ مرگ میں گیوں کا قضا  
 کیا ہے وعدہ تھا جسے یاد دلائی  
 ہر دل میں ہی نقش صنم نقش شہنائی  
 عیش ہے وہ جن جو نہ چلنے دے کل  
 کیا تاب گزشتہ کا ہو کشتہ دل من  
 کیا جنت ہے چوسنے ہی لوتی مٹی گنگ  
 آئینہ ہے شرمندہ تہا ہی کف ہار  
 وہ گھر ہے ہمارا کہ سر شام فلک سے  
 نقشہ ہے یہ گل نری قصہ ہر کے آگے  
 جی چوٹ گیا ناز بتان دیکھ کے بلند  
 جو ہو خلل نہ از یہاں آئے نپائے  
 کیا آمد و شد یہ ہے کہ آیا بھی گیا ہی  
 تخلف میں ہوں ہوش جو ساقی تیرا  
 بیرنگ بہری ساد گئی حسن عجب ہی  
 تان ہو ہے جینوں کی کھن اذیہ فریاد

عشق و محبت نہیں ڈالے ہے شفا کا  
 منہوں پہ مرگ میں گیوں کا قضا  
 کیا ہے وعدہ تھا جسے یاد دلائی  
 ہر دل میں ہی نقش صنم نقش شہنائی  
 عیش ہے وہ جن جو نہ چلنے دے کل  
 کیا تاب گزشتہ کا ہو کشتہ دل من  
 کیا جنت ہے چوسنے ہی لوتی مٹی گنگ  
 آئینہ ہے شرمندہ تہا ہی کف ہار  
 وہ گھر ہے ہمارا کہ سر شام فلک سے  
 نقشہ ہے یہ گل نری قصہ ہر کے آگے  
 جی چوٹ گیا ناز بتان دیکھ کے بلند  
 جو ہو خلل نہ از یہاں آئے نپائے  
 کیا آمد و شد یہ ہے کہ آیا بھی گیا ہی  
 تخلف میں ہوں ہوش جو ساقی تیرا  
 بیرنگ بہری ساد گئی حسن عجب ہی  
 تان ہو ہے جینوں کی کھن اذیہ فریاد

درین روز منسوب به من است  
 و در این روز منسوب به من است  
 و در این روز منسوب به من است  
 و در این روز منسوب به من است

یہ ناتوان ہم تری فرقت میں ہو کر  
 ضبط فغان کے کام کیا رات کو تمام  
 لینے لگا لپٹ کے جو یوں شہب وصال  
 و وفون نے دی ہوا اب یوں دراز پر گیا  
 پہر پہر کے گرد سر کیا جانکو شمار  
 مریا ہوں ہوتی ہمت مردان عشق پر  
 پیری کی آتے طاقت ٹوٹ تو ان کی  
 تازگی تھی وہ نعل میں کی مٹھن سے  
 اوس جان جان کے جاتی ہی بس اٹھ گیا

وامن جب اضطراب کا پکڑا تو چہرہ گیا  
 ایسا دھوان گسا کہ مار دم ہی گٹ گیا  
 کہنے لگا میں اس کے ترے کہ میں لٹ گیا  
 زار سے کچھ پر برہمن سے چہرہ گیا  
 صدقہ میں آج آپ کے میرے چہرہ گیا  
 کیا تیشہ لیکے کوہ سے فرما دجٹ گیا  
 سبقت فلتہ شباب کے دم بہر میں لٹ گیا  
 حکمت کا دم نہ مار میں نے گٹ گیا  
 بھضیں ہاں سی چٹ گئیں دامن چہرہ گیا

کرتی جو قافیہ کی کمی تنگ قافیہ  
 اسی تھوڑے میں اسی میں جی چڑ گیا

غم دور سے برا حال ہو رہا اپنا  
 جیلا طوفان سے گرد حرم یا رہرین  
 عشق ہی ہو فغان ہی نہیں چارہ  
 دل لگی سے تو قیامت فرغت پائی  
 ہوش رہتا نہیں کیا وصل میں تقریر کر  
 وہ ہوا ہی تو مری گرد ہی ایک تہہ سی ہے  
 گردش آنکھوں کی غضب جھنش ابرو افت  
 ہی فلک سیر کیا سیر فلک کی حاصل

آج تھا روح سے کو با نہیں قابیلا  
 رات میں یہ انداز تو دیکھ نہیں آتا  
 سخت مشکل ہو کر سمجھ رہا ہے مر گیا  
 درد دکھائی ہو تو کچھ ہم بھی کہیں آتا  
 بھول جاتا ہوں تجھے بیکہ کے مطلب آتا  
 اور کو جائیگا کہاں چہرے کے مر گیا  
 سمر اپنا وہ وکیال ہو یہ کرتا آتا  
 نشتہ میں اوستہ میں پروا ہو کر گیا

۱۰۹

یہ روز منسوب ہے من  
 یہ روز منسوب ہے من  
 یہ روز منسوب ہے من  
 یہ روز منسوب ہے من

درین روز منسوب به من است  
 درین روز منسوب به من است  
 درین روز منسوب به من است  
 درین روز منسوب به من است





آدم کو یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا اور اسے یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا  
 آدم کو یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا اور اسے یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا  
 آدم کو یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا اور اسے یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا  
 آدم کو یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا اور اسے یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا

<p>                             آج آہوئے میرا قدم ہے بڑا ہوا                              جتنا ہمارا نالے میں دم ہے بڑا ہوا                              گو اور بادہ خوار وین جم ہو بڑا ہوا                              گو شاخ سے بھی سمت گرم ہے بڑا ہوا                              بوٹا سا اونٹن قد صبرم ہے بڑا ہوا                              ہکو تو ان تون ہی کا غم ہے بڑا ہوا                              نالی میں میرا صور سے دم ہی بڑا ہوا                         </p>	<p>                             وحشت میں مجھ سے اب کوئی کم ہو بڑا ہوا                              گانے میں گپ کی نہیں کر سکتے اس قدر                              کچھ بھی نہیں ہے مجھ سے بلا نوش کے حق                              وہ ہے ہر نشان یہ فقط ہے ہر نشان                              سوز و نیاز کہاں ہیں یہ شاد و شیریں                              اسے شیخ کی غم دین کا فرغ ہے                              بیلن کو کدو مجھ سے ہر نشان                         </p>
---	--

جلتے ہیں لطف عرصہ مخی کو شہسوار  
 اونٹن مرا کیت فلم ہے بڑا ہوا

<p>                             دل ہرگز نہ کیوں ہے بت خود کام ہمارا                              لکھتی ہے بان سکی جو کلام ہمارا                              بس خاتمہ ہے حسرت و شام ہمارا                              قاصد کے زباں آج یہ پیغام ہمارا                              فرمائی مجھے کہ یہ ہے کام ہمارا                              امی بت دل بیتات ذرا تہام ہمارا                              اور آپ کو چہ ہیں ہے کیا کام ہمارا                              تو عیش ہمارا ہے تو آرام ہمارا                              چل جاے تصور سے اگر کام ہمارا                              جب صو تو ہوئے نہ لگے نام ہمارا                         </p>	<p>                             کچھ مشورہ انہی سے پر نام ہمارا                              بی جا و مان کیا کوئی پیغام ہمارا                              جنہیں ہے نزاکت سے نہیں آؤں گے کوئی                              کچھ شرم ہی بڑا دل بٹیاب کہاں ہے                              پیدا دا و مہا نیکار قیوئے تقاضا                              اسے ڈرا ایسے ہی کیا تہہ نازک                              آئے تھے تلاش نام لکھتے کو بس ہم                              آرام کی عیش کی تو سی نہ جب ہو                              دیدار طلب ہو کے ہر احسان بلاے                              ہر نام ہیں تو نہیں ہر فیل یہ در ہے                         </p>
--	--

مہم کا  
 آدم کو یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا اور اسے یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا

آدم کو یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا اور اسے یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا  
 آدم کو یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا اور اسے یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا  
 آدم کو یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا اور اسے یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا

آدم کو یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا اور اسے یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا  
 آدم کو یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا اور اسے یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا  
 آدم کو یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا اور اسے یہاں سے لے کر اسی جگہ پر لے کر آیا

وہی ہے جو ہمیں اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔

تمہیں یہ اونٹنیں خرید کر کھجور کی کھالیں

جب تک ہمارے درسم میں تعلق ہوئے  
تقوے سے نہ کہ ٹھیک اسلام ہمارا

نہ آبرو کہیں اے سوزن رفودینا  
 گلوتہیں سہی بی سنگھٹی کی قسم  
 میں اپنی زلیست سے ہوں سیر و چل  
 تو لیکتی ہے میرے کس قدر سلام پیام  
 رقیبے تو رہیں بہکنہ ریا نیرات  
 شراب کسے پین ہاں کسی نہ پین  
 چراغ تو نگرین طغہ تھی جامی  
 ہزار ظلم ہیں منظور لاکھ جور قبول  
 ستم سے ایک تو دنیا ہی غیر کو لوسہ

میں تھم جگر کے نہ پانوں تو دنیا  
 ہے اتنی عاشق اوسکی بودینا  
 بلائی جان کی معشوق تہذو دینا  
 ذرا نسیم تو ہی داد آرزو دینا  
 ہزار چہم کا باعث ہو میرا چہو دینا  
 ہمارے رونے کی اسے ابر داد تو دینا  
 اگر شراب ساقی ہو تو لہو دینا  
 ہر ایک صدمہ رشک عدو نہ تو دینا  
 میرا سپر و غضب میرے روبرو دینا

دہ گلی میں نطق صبا جنگو ملتی دلتی ہے  
رو بھی رنگی نزاکت نہ اونکی جھو دیتا

<p>اسی چمن میں میری دل کی کنب بکھلتی ہوئی ہو          تیرے سرخ سے رو برو ای گل یہ چلتی ہوئی ہو          بلبل! یہ صفائی عارض گل میری کن          ایک شبنم آرام کر اگر ہمارے باغ پر          تیرے ناز میں گل کی آنکھ کو ہر جہو سنا</p>	<p>یہ لوٹی پہلے ہیں لبوں جھکو پہلے ہے ہوا          باغ میں یہ لوگوں کو دہر دہر کس سستی ہے ہوا          چشمہ بد دوراوسکی گالوں پر سستی ہے ہوا          اہو کسے تباہی صحنہ میں سستی ہے ہوا          سرخ ہو جاوین گو یا غارہ لٹی ہوئی ہو</p>
--	---

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



[illegible]

اگر کسی کو چاہے کہ وہ اپنے دل کی بات کہے  
 یا کسی کو چاہے کہ وہ اپنے دل کی بات کہے  
 یا کسی کو چاہے کہ وہ اپنے دل کی بات کہے  
 یا کسی کو چاہے کہ وہ اپنے دل کی بات کہے

میں سادہ وہ پرکار ہے ہو وصل معلوم بسع برای نطق نہیں مان میں ہو مگا	
لو جیال نگار آہنچا ساتی بزم انبساط چلا سرسبز ناز سرب سر غره و شیبہ سر وہ موسم وخت قدس و ترا تو ساریاں بولا جالگیر در سے پہری نکین لوگلو باغ باغ ہو جبا و مثل طوطی چم رقصان ہو یوں جو بر جون تر پاپل مژہ چشم کا خیال آیا کے دیتے ہے صاف دلی پر سو سو ایک ایک غبار کو سنا	شب غم غمک را آہنچا نشہ اوترا خبر آہنچا یک بیکہ نگار آہنچا ہوت سبز سوار آہنچا شیبہ مسار آہنچا وہ گیا انتظار آہنچا وہ چمن کی بہار آہنچا ساتی ابر بہار آہنچا کیا ہر شہسوار آہنچا ترک کہنے کسٹا آہنچا اب کوئی دم میں آہنچا میں ہی رہی ہزار آہنچا

لطف کا دل لہا و غم کے گرد تیر مار و شکار آہنچا	
کچھ ذکر کل جو اوس شمع کجیل پڑا چیرا تو تہا قیاس قسمت سے پڑا وہ چاند دیکھنے جو لگے گوہر تہا مگر	لو نہ ہمارے منہ سے ترکیر کجیل پڑا نشے میں ہو کہ کے ہمیں سنبھل پڑا چاند اونکے دیکھنے کو اوسیدن کجیل پڑا

اگر کسی کو چاہے کہ وہ اپنے دل کی بات کہے  
 یا کسی کو چاہے کہ وہ اپنے دل کی بات کہے  
 یا کسی کو چاہے کہ وہ اپنے دل کی بات کہے  
 یا کسی کو چاہے کہ وہ اپنے دل کی بات کہے

۳۵

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



یارِ دلدار کا نام لکھنا  
 یا دیکھنا

یہ شعر لکھنا  
 یا دیکھنا

اے گنج حسن دید کی دولت نہ چھوٹے  
 مشاطہ تو بے لائی ہے قابو میں آئیں  
 مرکز ہی قبر میں بھی رہیں ہی نہیں کی

یہ شعر لکھنا  
 یا دیکھنا

نظرِ حسن سے نہیں جیتے ہو لطف کیوں  
 کیا کہیلتے ہیں ایک سرِ رضا کے سانس

یہ شعر لکھنا  
 یا دیکھنا

ترے بغیر ہوئی سخت بےقراریات  
 یہ لال لال ہیں آنکھیں گواہ بےدی  
 یہ انتظار تھا تیرا کہ مثلِ تاروں کے  
 سب شک شکستا ہے زمین پر ہے  
 باغِ جہاں سروہ ہوئے خواجہ حسن  
 تو نام آگیا لے لے کے کشن چلائے  
 سیاہی شبِ فرقت کی ویرانہ ہے  
 تیرا و ناز میں تھا مگر کہ شبِ خلعت  
 تیرے فراق میں آکر ہے مرے ہمد  
 یہ چھو ابرجِ حال تیرہ نختون کا  
 فرکو ویکہ کے پاسے میں بات براہِ ماہ  
 کندہ سیکتی تھے بامِ عرش پر کیا کیا  
 مجھ کے بام ترا سوچ بےقراریات

یہ شعر لکھنا  
 یا دیکھنا

جگر کو تمام کے بت نہ لکھ رہے جاتے  
 وہ آگے دیکھتے حالت اگر ہماری رات

یہ شعر لکھنا  
 یا دیکھنا

یہ شعر لکھنا  
 یا دیکھنا

[illegible]

لہو کے گھونٹ یہاں بیٹے گھونٹ سہاگن  
 یہاں تھی پاس کے عالم عن دم شہاگن  
 یہاں ہی نالہ و فریاد و آواز و ناریات  
 یہاں لعل میں خیال کو بھیرا سہاگن  
 یہاں لگتی تلک تلک بھیاں بھیاں  
 یہاں تھی صورت پیار چمک بھیاں  
 یہاں تھی اون کی محبت کی ریت سہاگن  
 یہاں تھی پاس دلی اسید واریات  
 یہاں تھی سحر لیے تیرہ روز گاریات  
 یہاں تھی سینے میں ڈوبی چہر سہاگن  
 یہاں تھی فراق اور زخم کاریات  
 وہاں چہرے تھے خیر و سخن سہاگن  
 وہاں زلف سپید غیر نے سنواریات

وہاں وہاں سے سنیں کہ اب بھی لفظ  
سہاں تھی سوین مجرم کی شہنشاہی

تھی تمام سے رولق سمجھ رات  
ہر نالہ تھا دلگوں نشتر رات  
رہا دلایا ہے مجھ کو رات بہ رات  
یا وصل کے میرے حقیر رات

سوئے سے وہاں کے عیسائی گھر رات  
کرتا تھا خلش و ضبط پر رات  
دن بہر تہین اب بجائے دن کا  
پیشانی صبح پر یہ تل ہے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible][illegible]



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

جو ہم سے ہے جب ہی تو وعدہ کرت  
پہلوں کی پہلوئیں کا تار و کشت  
اے مرے طالع تو سوتا ہے غمت  
دروں کا تم کو حیلہ ہے غمت  
لو اوٹھا ہی دو یہ پردے غمت  
تو قیون کو نہیں تار ہے غمت  
آہ بے سود نال ہے غمت  
پیر خورشید و شمس دریا ہے غمت  
بیانتا ہوں اوس مشکوٰۃ ہے غمت  
ہو نہویہ ساری دنیا ہے غمت  
تیرا ایدل اور ارادہ ہے غمت

دم اگر ہے تو دل اس سے پہلے  
 میرے پاس آئے کہ ہوں آزاد و ست  
 جاگ غافل کہ تماشا دیکھ لے  
 یوں کہ سوچنا ناکام ہم  
 دل میں جتنی ہو کیا ان کا نہیں تیرم  
 لے اور تجھے جاے تیرن تیری رزم سے  
 کچھ اثر ہی جب نہیں ہوتا راز  
 جبکہ عشق اوس تجھ کو نہیں  
 خود سمجھتا ہوں مگر مجبور ہوں  
 ایک تو ہو مجھ سے مطلب ہے نہیں  
 لوت لب میں ہے جب او کو کلام

نطق لے آنا وہ بت گور پر  
مجھ نہ کہتے کہ ترانسہ عبت

تقریباً ایک سو فلک کی برائے  
دل سے خیال عیش بے پائون جہاں  
اوم کامتن ازل میں جو عنایان  
اور ان کی عیش و عشرت کا جہاں

وقت اٹھا دھوئے ہوئے کھانے پر  
جسدم تبوم کر کے بکاکائی سب  
نقدیر نے اوٹھا کر اور ہادی  
پاس آتے آتے میری کہیں بجائے



[illegible]

[illegible]





Handwritten text in a cursive script, likely a continuation of the poem or a commentary, located at the top of the page.

شب فراق ترا دل نگار سرد هوا  
اندھ پیرا مار گیا او سکو چاندنی کی طرح  
نگاہ ناز سے دم بہرین ہو گئی بسمل  
گلے پرانی مگر میر گئے چہری کی طرح

دہان بار کو ہرگز نہ کیوں جو ہر فرد  
نہ نطق کہا بیود ہو کتا تو نطق کی طرح

مری نگاہ واک سے ہو گیا گستاخ  
ادب ادب کا صلہ نہ جو جس سے شوی  
معاملہ ہو کر دے لے ساتھ یوں قسم کا  
بزاروں لیان ٹرنے لگین سنگد پر  
نہ رعب حسن ہی جسکو نہ سطوت نکمین  
جفا و جور یہ مجھ پر کہ نام سے سمھون  
نہ نرم یار میں ثانی مرا ادب میں بی  
چل ادب ہوں رک کے پڑ گیا  
وہ مست حسن جوانی میں نہ شوق بے حساب  
ذرا زو کے مستی شوق میں ل کو  
کہلا یوں لکھا یہ لکھا بچے بتاتی ہیں  
شب وصال میں یاد لیں سحر کا کیا لیں پیر  
ادب فائدہ ایدل لیں گویا تنہی نہیں

کہنی جس گل رخ پر چلی صبا گستاخ  
جو ہو چلا میں م عرض دعا گستاخ  
کہ نہ شناسی ہو جس طرح ہوا گستاخ  
جو دیکھے رخ کی طرف ہو گویا گستاخ  
یہاں نہو گا کوئی میر شوق بے گستاخ  
یہ میر و لطف عدو پر کہ ہو گیا گستاخ  
نہ تجھے میں کوئی فخر سادہ سر گستاخ  
وہ عیا کمین کہ لیں میں اب ہو گستاخ  
وہ نہجا قیامت ہی میں بلا گستاخ  
یہ دیکھ کر یہ بتو تائے نا بجا گستاخ  
شراب پیے ہو ادس شوق کو گستاخ  
مری تو لوٹ لیں بہن لینگ بجا گستاخ  
وہ اب ہی کہتی ہیں بزم بجا گستاخ

میں میں میں میں ہوں گے مثل غزلت طغی  
کلی کلی زو دریدہ دہن صبا گستاخ

Vertical handwritten text on the right margin, likely a commentary or a separate poem, written in a cursive script.

Handwritten text at the bottom of the page, possibly a signature or a concluding note, written in a cursive script.

بہارِ حیات و شادمانی  
 گلستانِ عشق و محبت  
 درختِ حیات و شادمانی  
 درختِ حیات و شادمانی

ایدل وہ بت کہ جسکو ہی جو رو جھانپند  
 دل غیر کا پسند او نہیں میرا ہی پسند  
 آباد گھر کو چور کے صحرایا پسند  
 بیجانہ جسکا ملک طلیک خراب ہے  
 اسکا تو لطف تب ہی کہ تو بھی نعلین  
 عشق پری سوزا رہوں اور جو خیر ہے  
 گاہک جسے قبول کرے مال ہے وہی  
 جسے سنا کریم خریدار ہے وہاں  
 تارہی کو کیوں کلام ہو خاک کی حرمین  
 فرقت کی شب ہے دور ہو ای چاند و جزو  
 بہاتی ہو کوی یار کے بان و گروم

صدقہ تری تری پسند کہ لگو کیا پسند  
 رنگار ہے پسند نہیں آئنا پسند  
 دیوانے دل کی نامی ذرا دیکھنا پسند  
 وہ دل کا آئینہ مگر اونکو پنا پسند  
 یوں چلے آئے چاندنی امی دھانپند  
 کرتی ہے اوس چڑیل کو میرا پسند  
 دل ہی وہی کہ جسکو کرے دلرا پسند  
 جنس گندہ ٹوا ہے آئی سوا پسند  
 اند کو ہوا ہے یہ نام خدا پسند  
 تیرے تو مٹے سے ہے نیچے اوٹا تو پسند  
 چیل و چمن نہیں ہی شہد ہی پسند

حاجی راجو گارو  
 حاجی راجو گارو  
 حاجی راجو گارو  
 حاجی راجو گارو

سنا جو عیش میں آنکھو دم نجان فریاد  
 جگر نشان می آگہیں میں نشان فریاد  
 فسون نازنے منہ پشیر ہی میل و پا  
 اذان کہے میں توں شکدی میں تیا  
 سنی نہیں جواو نہوں تو کیوں ہو تیا  
 دیکھا چکے اثر اوس تک پہنچ چکا توں

تو نغمہ ہو گئی اگر سبز زبان فریاد  
 بس ایسے گریہ و فریاد سے نجان فریاد  
 ہزار ظلم کرے وہ مگر کہان فریاد  
 سنی کہتی کہ میری یہاں مان فریاد  
 نہ رایگان مگر ناکے نہ رایگان فریاد  
 مری ہوئی سے یہ نالی یہ نالو ان فریاد

صنیون کا  
 صنیون کا  
 صنیون کا  
 صنیون کا

دہائی کلہ  
 دہائی کلہ  
 دہائی کلہ  
 دہائی کلہ





دی تلو کو ہوا سے دیکھ کر پڑ پڑ  
 دی تلو کو ہوا سے دیکھ کر پڑ پڑ  
 دی تلو کو ہوا سے دیکھ کر پڑ پڑ  
 دی تلو کو ہوا سے دیکھ کر پڑ پڑ

<p>تخصیص کر اس میں کوئی خا کر گل ہو گل جلے میں اتر خط ترہ مثل صبا بند</p>	<p>کیر میں ترے آئے کو میں مثل صبا بند مجنون خود آ کر کو یہ زیور مبارک بالفرض اگر رگنی ہی جسم پڑ کر مان گئے سو کیا جو تھا وصل میں لطف مستجاب کیا ہے تراروب بستا کر کیا کیا میری ہے او میں سو سے آئے اوس شرم کی پٹی کل مجھے سینہ دکھایا وہ زلف عجب خانہ زنجیر ہے جس میں کس بات کی بندش ہو شمع ہو ہماں میں بندہ بجان صبا ہون چو ل</p>
<p>دیوار کو یہاں نہ دیکھا جو دروازہ طابند دیوانی تمہارے نہیں تجھ سے پابند گاہی ترے ہمراہ تو آوے کھلا بند اب سحر کی شمع ہے ابھی کھلا بند آنکھ کی شمع ہے ابھی کھلا بند سو میں قبا کا جو کھیل کھلا بند گر مگر مومن منون کھلا بند ایک ایک گرہ میں پڑا ایک ایک کھلا بند ایک ہی ساہو دروازہ کیا نہ کیا بند خوش و کامقید نہ ترار کا پابند</p>	<p>ابھر پر اوسکو تر کو تلو ار پر گھمنڈ نار واد کی پشت قوی ہون چو ل خوئے وہ طامری اندا کے واسطے رگنی ہن نار او حسین ناز و حسن پر کرتے اتر جو یار کے دل میں تو مان تھی</p>

<p>بے معرشر میں برادر ہماں کی ہوا ہے ہوتی ہے جاوے تیر خط ہوا بند</p>	<p>جو جوری ہیں ہوا میں تیار پر گھمنڈ جس طرح ہو سپاہ کو سردار پر گھمنڈ اب تک تھا ایسے زور میں چو ل پر گھمنڈ کرتے ہیں ناز و حسن تر یار پر گھمنڈ ناجن ہے بھگو خونی اشعار پر گھمنڈ</p>
--	--

دی تلو کو ہوا سے دیکھ کر پڑ پڑ  
 دی تلو کو ہوا سے دیکھ کر پڑ پڑ  
 دی تلو کو ہوا سے دیکھ کر پڑ پڑ  
 دی تلو کو ہوا سے دیکھ کر پڑ پڑ

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين



ہر ایک مرا تھر مجھ سہو کیونکر  
 تو زلف شب خواب لیجانہو کیونکر  
 ای بار صحت ہو تو ایسا نہو کیونکر  
 بدنام مجھ کے وہ رسوا نہو کیونکر  
 طوطی کی طرح آئے گویا نہو کیونکر  
 جی کتا ہوں خواہش مجھ اسکا نہو کیونکر  
 بہر پر کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر  
 تیرے لئے آغوش مٹسا نہو کیونکر  
 بچے سڑاتے نہیں وعدا نہو کیونکر  
 اوسے کی ہوس مر نہ یادا نہو کیونکر

وصف دہن یار میں منظر ہے وقت  
 اوس رخ کو اگر حسن میں شہری وقت  
 کیا ترس محبت کے ستر کے شکایت  
 ہنس عاشق و معشوق تو یکجان قالب  
 منہ دیکھ کے کیونکر نہ رہے آب کا کلمہ  
 انسان ہوں دشتہ نہیں کیونکر نہ ٹانگوں  
 پہلی سیرج وہ بہت پردہ نشین ہے  
 جب باغ کو تو جای تو جو غم ہو کس کر  
 قابو میں سے آگے ہو چکے ہو فقرہ  
 اب تو لب شیریں نرہ چکے کی بڑی چارٹ

زامی لکھ لیب  
 سہو کی بر زبان نکلا نہو کیونکر  
 آہ سوزنے میں لگا جا نہو کیونکر  
 غنہ گل ہی تیرے ہونے کی یاد نہو کیونکر  
 لادوں کیونکر تیرے بیان کی یاد نہو کیونکر  
 قافہ قافہ گل بیار لیب نہو کیونکر

مر جاؤں میں جبر ہے وقت  
 ای نطق لب گور سے شکو نہو کیونکر

اب سے دم وہ نکلے دم نامی نہو کیونکر  
 دونا لو نہیں اور سے گالیں گرد نہو کیونکر  
 خود دلین آسما یا بیدر و در نہو کیونکر  
 رنگ بہار اور تاہر تاہ ہے گرد نہو کیونکر  
 کیسا تھکا ہوا ہے ضمیر انور نہو کیونکر  
 بنگر غبار اوٹھیں ہیں بیٹھے تیرے گرد نہو کیونکر  
 پہلو سے اوٹھتے ظالم تو دلکا در نہو کیونکر

دلین ہی جوار مان بھون آہو کیونکر  
 دیوانہ آسمان ہو چکے جو چہر تاہ ہے  
 میں کیا مرفعتے واقف نہ عشق سحر  
 آئی آخراں میں میں میں مل کو گل  
 میں مر گیا تو دشت رور و گر نہو کیونکر  
 اگر تری گلی میں کیا خاک تیرا ہی  
 تسکین لگو دیکھ ماندرہ جلیں میں

۵۲  
 سہو کی بر زبان نکلا نہو کیونکر  
 آہ سوزنے میں لگا جا نہو کیونکر  
 غنہ گل ہی تیرے ہونے کی یاد نہو کیونکر  
 لادوں کیونکر تیرے بیان کی یاد نہو کیونکر  
 قافہ قافہ گل بیار لیب نہو کیونکر

ہر ایک مرا تھر مجھ سہو کیونکر  
 تو زلف شب خواب لیجانہو کیونکر  
 ای بار صحت ہو تو ایسا نہو کیونکر  
 بدنام مجھ کے وہ رسوا نہو کیونکر  
 طوطی کی طرح آئے گویا نہو کیونکر  
 جی کتا ہوں خواہش مجھ اسکا نہو کیونکر  
 بہر پر کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر  
 تیرے لئے آغوش مٹسا نہو کیونکر  
 بچے سڑاتے نہیں وعدا نہو کیونکر  
 اوسے کی ہوس مر نہ یادا نہو کیونکر





کلیف جانی کس کی طرف سے ہے  
 کس کی طرف سے ہے کس کی طرف سے ہے  
 کس کی طرف سے ہے کس کی طرف سے ہے  
 کس کی طرف سے ہے کس کی طرف سے ہے

ایمانی خوب  
 ایسا جو کچھ کہتا ہے  
 ایسا جو کچھ کہتا ہے  
 ایسا جو کچھ کہتا ہے

ایسا جو کچھ کہتا ہے  
 ایسا جو کچھ کہتا ہے  
 ایسا جو کچھ کہتا ہے  
 ایسا جو کچھ کہتا ہے

ای نطق آئینے سے تماشا ہے مدعا  
 تجھ کو جو دل دیا ہو تو محو جلال کر

<p>پتھر پرین آہ تری اولے اثر پر                  دن بہر تو پھری خاک اور تانی ہوئی پتھر                  جب پوچھی کہ تو یا یونس کہتے ہیں کجست                  یہ جاوے گا شکل کف دریا جو دہر و بگ                  کہتا ہوں تیرا تو سنبل کر شمع ہیں                  کرتب ہیں جیسو کے زمانے سیر اسے                  بقیاب تیر دیکھ کے اوکو بھی قلوب ہے                  گوشتین کی شب وصل موزن گو گو گو                  گل کرد و نقاب آج سر شام اولک                  دو ہاتھ سے سوٹوٹ کے سینہ زنی سے                  کس بات میں کم تجھ کو بنایا ہے یہ سے</p>	<p>بجلی کی طرح کوندی ہو میری سپر                  جیست ہوئی بیٹھ کے کافی تیر در پر                  ایسا شب غم کے ہی اب لف کر پر                  رومان ٹھہر گیا مرے دیدہ تر پر                  ایدل کسین کی حد نہ آجائی چکر پر                  دل میں او تر اتے ہیں یہ چیرتی ہو                  دل سے یہاں ناتہ وہاں ناتہ جگر پر                  پھر میں کی چیری شام سے رخاں چکر                  مان شمع کا یہ قصہ نہ جاوے سو پر                  کیا وقت قلوب کہیں کے دل و جگر پر                  کیسو تھی بخشے میں دیلا و سکو اگر پر</p>
--	---

کیسے درازی ہو میں نطق یہ دہری  
 پڑ جائی کوئی بیچ نہ تاز سے کر پر

<p>کیا تیرے جی میں فی تھی تلوا و دیکھ کر                  سینے میں گل چین میں لال لگا دیکھ کر                  حسن نیک لطف اسیر کیسے یار کے                  بوسوں نے شاد کام ہوں غیار یا نصیب</p>	<p>حاضر ہوں ترک بخا ادم ہا یار دیکھ کر                  ملکیت اوڑا رہی ہو مجھے زار دیکھ کر                  آنا در کے مجھ کو گرفتار دیکھ کر                  چائیں ہم اسے ہو نہ لیب یار دیکھ کر</p>
--	---

زہد کا دل  
 زہد کا دل  
 زہد کا دل  
 زہد کا دل

۵۶  
 این کتاب در سال ۱۰۰۰ هجری قمری  
 در شهر کابل در روز ۱۰  
 در ماه ۱۰ در سال ۱۰۰۰  
 در روز ۱۰ در ماه ۱۰  
 در سال ۱۰۰۰ هجری قمری

چرخ برین غیر طغیان کسم تو تویی  
ده طاقت و توان فردین جان دل  
ساقی پیا لهب و ملاش کو بوش  
ایوبت علاج اب می سر در دگر  
کیا نام هو کا قلع بحر نه توان  
بیدم پرکس بو توش شاد و شومین  
ای ذوق در دمرده که بمن کایو یار  
آب زه جان نثار و نکالین لای جان

Δ4

جس کے ذریعہ برق آہ شہر بار بار دھمکنے لگا۔  
 کوٹوالا دل اپنا لذت اتراد نہ کیسے  
 وہ درو دوست ہیں کہ نہیں ہے  
 بندہ تمہاری نذر کو لایا ہو جان کر  
 حیا و کایہ حکم ہے دل کو کروں نہ شاد  
 یا اوٹا گھر میں رہتی تھی یا اب گلشن  
 تیرے نہیں کے ساتھ نہیں ہم ہی ہو کر  
 عرض جمال حسن جو رو بری گوین  
 مان ہے پاس کیا ہو یا پاس کیا ہو

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

وہ اولیٰ پانوں آسکے لب باہر ہر گز مطر سناؤ جایون نہیں جب تک کہ یوسف سیرہ کے اپنا تباہی نہیں ہو	ہو بڑا ہوا کیس دیوار و دیوار ساقی پلائی جایون نہیں ہشیار و کیہ لیتے ہیں دون کر وہ خرید و کیہ
--	--

ہائیں تو ہے کہ جو موزوں ہوئیں تینوں  
محجوب وہ ہوئے مرے اشعار دیکھ کر

سر شہزادین تری آگے لجا لو ہو کر  
 موت آئی مری معشوق پر پرو ہو کر  
 گل کو در پردہ غم عشق دکھانے کر گئیے  
 پیر گنبدین پیکنین شہدت بتیابی سے  
 اند و رفت ہی یون غ جان میں  
 میں جو رہتا ہوں سر بزم تو دہشت  
 حسن جاتا جو را ظلم وہ باقی نہ رہا  
 طوطی آسا ہو جو گویا تو صفحہ عارض  
 دیکھہ پائے تری رفتار جو اے فتنہ خضر  
 یاس میں تہ دیدار کے جانے ہوئی  
 اسے فلک ہو کسی نے نہ اوشایا حید  
 مانع دید ہماری ہی سبب بنی ہے  
 پنی رواد کا جب رشہ ہم پر پڑے ہیں  
 خند قطرے مری قسمت کو جوتانی ہی

گل سپید آئین نظر شرم سے شہو ہو کر  
 تیغ یارب ہو روان حلق پر افر ہو کر  
 شبنم آئی ہمہ تن باغ میں آنسو ہو کر  
 رہ گئی رات قبا جسم پر الو ہو کر  
 اسی رگت کی روش اور گئے ہم جو ہو کر  
 شرم ہی بگئی کیا آنکھ سے آنسو ہو کر  
 خال رخ رہ گئی بے دکھ کے جھو ہو کر  
 منہ پیر آنکھ کرے عرض دوزخ ہو کر  
 شہو خضر کا پڑے یا نو میں گنگر ہو کر  
 اب کھلتی ہے نظر آنکھ سے آنسو ہو کر  
 چشم عالم سے گرے تھے مگر آنسو ہو کر  
 سنا نساخ کا پیر و کی ہو کیس ہو کر  
 درد دل سا شہ و یا کرتا ہی باز ہو کر  
 گر پڑی دیدہ ساغ سے وہ آنسو ہو کر



وہ کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جو ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر بیٹھا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک کھجور کی ٹہنی تھی۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا تھا کہ اس نے ایک کھجور کی ٹہنی کو کھانے کے لیے کھینچا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا تھا کہ اس نے ایک کھجور کی ٹہنی کو کھانے کے لیے کھینچا تھا۔

<p>مل گئے وہ سر بازار تو لون مال دیا          در دین بن کر سے دل میں خیال لہڑ          غیرت عطر لہنیات تر اصل علی          میرا سحر اوہ جنوں خیرے اچھے جان          سچے ہی تیری ترقی اگر ہی خوش خلق          حسن جانان کامہ و مہر پلہ و کران          غنچہ دیکھو گا جو تیرے دہن نگین کو          ای جنوں مرده خجرو و مبارک مجھ کو          کس قدر تیرہ شب چہرے ای تخت پیاہ</p>	<p>حال دل کیوں کہیں راہ سی کیسے ہو کر          اور آنکھوں میں جو آجای تو آنسو ہو کر          پیر میں جامہ گل ہو گیا خوشبو ہو کر          نقش پا بہا گئے ہیں لوٹ کر آہو ہو کر          مار ڈالیکا بھی میری فضا تو ہو کر          تول لین دیدہ انصاف ترار ہو کر          خون دل پیئے کورہ جای کا چلو ہو کر          ہو گیا دھت سے بدتر مرا اگر ہو ہو کر          اور گیا نور ستارہ نکاسی چلو ہو کر</p>
--	--

نطق ان خاک کے پلوں کو در دیکھو تو  
 کیا بلائی دل و جان ہو گئی خوش ہو ہو کر

<p>چاہت کامرے وہم نہ کر اور کسی پر          اندر کراہت ترے دید کو صفائی          حاصل مجھ کی تندرہ قتل عدو ہو          در پے نہ ترے لوگ انوں تیر کو لگاؤ          ربط اوں غلام برنا غیر سے مان کیا نمی ہو          جب بد نظر آنکھہ رکھنا نہیں مجھ کو          کہتے ہیں کہاؤں جو کبھی حال نشان          تار یگا ہمیں کیا کوئی محفل میں کسی</p>	<p>میر جاوین مرا ہوں اگر اور کسی پر          آنکھیں کے جانب میں نظر اور کسی پر          باندھی ہو جو باندھی ہی کر اور کسی پر          تہمت تو میری قتل کی دہراور کسی پر          آجای مراد دل جو ادہراور کسی پر          واپس تو رہیں روزن در اور کسی پر          عاشق تو مقرر ہے مگر اور کسی پر          آنکھ اور کسی پر نظر اور کسی پر</p>
---	--

وہ کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جو ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر بیٹھا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک کھجور کی ٹہنی تھی۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا تھا کہ اس نے ایک کھجور کی ٹہنی کو کھانے کے لیے کھینچا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا تھا کہ اس نے ایک کھجور کی ٹہنی کو کھانے کے لیے کھینچا تھا۔

چونکہ جان بچانے کے لیے ہر شے کر سکتا ہے  
 چنانچہ یہ شخص نے اپنے جان بچانے کے لیے  
 ہر شے کر لی تھی۔

<p>چونکہ اس نے ایسی دیکھ کر اور کسی پر          ایسا ہی جوہر نہ ہے تو مراد کسی پر          ڈالی ہوا اگرچہ نظر اور کسے پر          مرجائیں دن جا کر اگر اور کسی پر          کیوں چور چلے اپنا یہ گہرا کسی پر          بالقرض دل آجائی اگر اور کسی پر          اتنی لف صنم جا کے بھر اور کسی پر          جا پہنچوں شوق و قہر اور کسی پر          ہم مرے لیے اب مار کہ مراد کسی پر</p>	<p>تو کچھ کو ڈبو یا مری ناموس ہو لیکن          کہتے ہیں وہ مجھ سے کچھ بدنام نہ کر تو          تیرے ہی نظارے کو یہ آنکھیں مٹی میں          معشوق ہیں پر رشک کی غالی نہیں          جاتی ہومرے دلگوئے غم کے حوالے          کیا جی کو وہ بہا یا بہ کہ جب ہی تو یہ ہو          ہوں خود ہی سیرت پریشان ہو گئے          مجھ پر زبرد پر کہیں روانہ پرے خون          تار کشک تاز نسبت مر جان بکھیرا</p>
---	--

۵۹

<p>تم نطق کا میر غم میں زانو سے اوستھاؤ          دیکھو کہیں ہی رہے کہ سہراور کسے پر</p>	
<p>میرا خاموش موج باد بہار          ذرہ ذرہ میرا آئینہ دار          اضطراب اپنا نفس کو بہار          جان بلب ہو رہا ہو میں تار          دیکھ کر مجھ کو جان سے بیزار          آئینہ بند ہیں در و دیوار          گرم خوشی سے چڑھ نہ آئی بھار          نفس سے اب ایک موج بھار</p>	<p>لکھ رہا ہوں نمایاں مرض یار          مرے بھی ہی ہوا جلوہ یار          خون سے ہیں تیلیاں گلزار          کیا ہوئی تیری غیرت اب یار          دست قاتل کو ناز سے روکا          چرت جلوہ کو شکار اسے          دیکھ لے شوق دل بہت ہی          غم کے ماتھوں دل کد رہے</p>

یہ تمام باتیں کہیں سے کہیں  
 کہیں سے کہیں سے کہیں سے کہیں  
 کہیں سے کہیں سے کہیں سے کہیں  
 کہیں سے کہیں سے کہیں سے کہیں

ہونے میں اور میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے  
 یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے  
 یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے

دواہری تیری خوبی تکرار یہ جو ہے ایک لذت آزار صد فی ایو شانے نیازی برف تھی تیری شوخی قیاد ہکو مرنا بھی ہو گیا دشوار باند تھی یہ جو یہ تیکہ طومار جلی خسن صفائی آئینہ دار وہ جو یزناٹ ہو سے باغ و بہار	ہوسہ کسانیں نہیں ہیں کچھ کہوندی شرم جو سے ظالم غریبی میرے حال کو پہونچا اسگنہ نقش قدم نہ کھول سکا نای فرقت میں سخت جانی جلوہ گر ہو کہ جل کر رہ جاوے ایسے گالو ٹکوں میں کنوں لکھا اوسکا گلچین داغ حشر ہونے
---	--

لکھ جلا ایک قطعہ بند غزل انا خاند کہ ہے بدیع نگار	
مان مجھے دیکھو نا اولی اللہ شور سودای زلف تیرا سرا وہی لذت ہے ہجر میں گویا وہی بیباکی ہے پہلو میں وہی کتا ہوں او کی جلوے وہی پیرا ہے میرے گھر میں جلوہ ہاتھی ہنوز او در ہنوز وہ اوی طرح محو آرائش ہے وہی نہ و خسم گیسو	چشم بدو در ہون تصور زار دندہ ٹادل تخیل رخ زار سنیں گذری شہاں نگار صورت نقش بدعا دلدار ہی تکی طور گو ملگر ابر جیسے صحن چمن میں باوہار اس طرف ہے بارش اظہار چشم حیران ہنوز آئینہ دار کشمکش میں ہنوز زار

صفت  
 ہوتا ہے جو تیرا کون کون  
 دیکھتا ہے تو میں نہیں  
 قاتلان میں بن غلام  
 ۶۰

ہونے میں اور میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے  
 یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے  
 یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے

کونڈی سے نظر میں بجلی سے  
ہے لگاؤ وہی گزیر کے ساتھ  
نالوائی سے کم نگاہی کا  
ہے سہم میں ادا کا جلدی  
کر رہا ہے وہی بسا خواب  
کہہ رہا ہے وہی نرا لبت سے  
وہی پڑتا ہے گرم جوشی میں  
وہی صبر و صلا دہرے سے  
وہی سخن و قریب وہ شوخ  
بوسہ دل کی سپرداوتہ  
وہی بوسہ دوبارہ لینے کو  
لب سے لب میں بدینے طلا

وہی شوخی موج رنگ عذار  
کچھ تو آنکھ اور کچھ اقرار  
ہے وہی عذر زکسن ہمدار  
بی نیازی میں ناز کا اظہار  
میرے مطلب کو جا بکر عیار  
میرے آنکھوں کو عذرا  
و قنار بسا عذار لبت  
ہے اودھن وہی سنو زنگار  
چڑھ گیا میرے دم پر آخر کار  
گرم ہے ذوق شوق کا بار  
عذار اکبر ماہوں سہ شام  
وہی ادھتاسی لطف بون

کیا تمہیں میں آنکھوں کو دیکھ  
نطق اب تو کہاں کہاں لہار

استین جھوٹ پرانی گریہ تیرا بون  
وہ تڑا تہ تری آواز میں جانا بون  
مان تو اسوج کی دھواں غایت کرنا  
شکر وہ ذکر میری طرف سے فرماتے ہیں  
دیکھ گیا کیا ترے جلو میں عیش و شہ  
تو کر بیان تیرے دیوانوں کی دامنوں  
بجلیاں توٹ پڑیں ات بہت بون  
تنگ جاو گے ارمان ہیں بون  
حسن ظاہر ہے اسی کے کہ ہیں بون  
درہ بیان توٹ پڑیں بون

کونڈی سے نظر میں بجلی سے  
ہے لگاؤ وہی گزیر کے ساتھ  
نالوائی سے کم نگاہی کا  
ہے سہم میں ادا کا جلدی  
کر رہا ہے وہی بسا خواب  
کہہ رہا ہے وہی نرا لبت سے  
وہی پڑتا ہے گرم جوشی میں  
وہی صبر و صلا دہرے سے  
وہی سخن و قریب وہ شوخ  
بوسہ دل کی سپرداوتہ  
وہی بوسہ دوبارہ لینے کو  
لب سے لب میں بدینے طلا

وہی شوخی موج رنگ عذار  
کچھ تو آنکھ اور کچھ اقرار  
ہے وہی عذر زکسن ہمدار  
بی نیازی میں ناز کا اظہار  
میرے مطلب کو جا بکر عیار  
میرے آنکھوں کو عذرا  
و قنار بسا عذار لبت  
ہے اودھن وہی سنو زنگار  
چڑھ گیا میرے دم پر آخر کار  
گرم ہے ذوق شوق کا بار  
عذار اکبر ماہوں سہ شام  
وہی ادھتاسی لطف بون

کونڈی سے نظر میں بجلی سے  
ہے لگاؤ وہی گزیر کے ساتھ  
نالوائی سے کم نگاہی کا  
ہے سہم میں ادا کا جلدی  
کر رہا ہے وہی بسا خواب  
کہہ رہا ہے وہی نرا لبت سے  
وہی پڑتا ہے گرم جوشی میں  
وہی صبر و صلا دہرے سے  
وہی سخن و قریب وہ شوخ  
بوسہ دل کی سپرداوتہ  
وہی بوسہ دوبارہ لینے کو  
لب سے لب میں بدینے طلا

[illegible]

مانتے کہ تو ہیں وہ ہر بات میں کیا توں پر  
 مارا لنگہ ہوا لیے گراں جہانوں  
 شمع روتی ہو کڑھی سوختہ ہر انون  
 اوس گلی میں تو چھری چلتی اتنی نوپہ  
 ای پر ہی خوب کبی جھاگئی دیوا توں پر  
 بایں نظارہ ہستیاں ہر تری انون  
 تھقی قفل مینا کے بین پیمانوں پر  
 بسج تو چوڑ دون کتے ترے دریا توں پر  
 رجم آتا ہو آج آپ حیرانوں پر  
 مانتے کہ میں گو سرفیل میں کانوں پر  
 دانت اپنا ہو سینوں کے زخماں انون پر

<p>یہ جوش گل ہر پاکہ ہر سرخی خدار پر          ہر حسین لوٹ دل بقیاد پر          آج جو شراب پلانے کے واسطے          شبنم پہنچ گئی ہے رخ آفتاب تک          لے جا کے اوس گلی میں ٹھکانی لگاؤ          جلدی خبر لے جلوہ دیدار الغیث</p>	<p>جو بن ہر یار پر کہ چمن ہے بہار پر          ہر ترک کا ہے دانستہ ہمارے شکار پر          رحمت خدا ہے پاک کے ابر بہار پر          قطرے نہیں قن کے یہ خسار یار پر          احسان ہر صبا کا ہمارے عیار پر          نغمہ ہے یاس کا دل میدوار پر</p>
--	---

[illegible]









منالین  
 ای سہار لای بیانی منال میں  
 ساقی شہزاد بیانی منال میں  
 دیکھیں جناب حقوہ حقن دیوان میں  
 زینت بزم دہری ہو دیوان میں  
 وہ عکال جو دہری ہو دیوان میں  
 اوٹھائی ہوئی ہو دیوان میں  
 چن لکھن ہوئی ہو دیوان میں  
 بنو دہری ہوئی ہو دیوان میں

جان لے لو عنایت بیدار	خوش کرے دل تو مہربانی ناز
سب کرے تھی حسن تکلی ہی طوق	ناز کیا ہوں گناہ بانئی ناز
کس اور میں ہے دستا بنائی ناز	ناز تانائی مگر ہوتا ہے ناز
چشم و ابرو کا جوڑ توڑ خوب	غمرہ انگیز یہ وہ بانے ناز
جان نے تیری باڑہ دھوے	عاشقوں پر ہے پیغمبری ناز
ستم و جور کے پیغام و سلام	آنے جانے کے زمانائی ناز
کہہ رہا ہے کہ دم جو ریا ہے	یہ کہے پر ہے بدگمانی ناز
کچ اوٹانی کے بیستہ ابواسے	واد رنخا وہ مہربانے ناز
اوپر بھاتی سے زہر کدین	نہ شیں قطعہ گرائی ناز
ہو گئی اب شب شباب سحر	چوڑوین آپ قصہ خوانی ناز
نطق مجھ کو نیاز مسند کہا	ای میں قربان وائی ناز
کیوں نہ زور حکمرانی ناز	ہے جوانی میں اب جوانی ناز
گلشن دیدہ و سہار نگاہ	جلوہ حسن و گل فشائی ناز
مار کھنکے اسنے تدبیرن	سن چکا ہوں میں سب بانی ناز
دیدہ تادک ہر ایک جولا نگاہ	واہ واری سب عنائی ناز
کیسے کیسے جوان دے کے	ناز کی پر یہ پہلو اسنے ناز
حسن فتنہ کی ہیں بہارین پو	چون ہوں گل خزانائی ناز

۴۶  
 ای سہار لای بیانی منال میں  
 ساقی شہزاد بیانی منال میں  
 دیکھیں جناب حقوہ حقن دیوان میں  
 زینت بزم دہری ہو دیوان میں  
 وہ عکال جو دہری ہو دیوان میں  
 اوٹھائی ہوئی ہو دیوان میں  
 چن لکھن ہوئی ہو دیوان میں  
 بنو دہری ہوئی ہو دیوان میں

منالین  
 ای سہار لای بیانی منال میں  
 ساقی شہزاد بیانی منال میں  
 دیکھیں جناب حقوہ حقن دیوان میں  
 زینت بزم دہری ہو دیوان میں  
 وہ عکال جو دہری ہو دیوان میں  
 اوٹھائی ہوئی ہو دیوان میں  
 چن لکھن ہوئی ہو دیوان میں  
 بنو دہری ہوئی ہو دیوان میں











نہایت عزیز و گرامی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ایسے شخص کی طرف سے جو کہ اپنے ہر کام میں کمال و مہارت کا مظاہرہ کرتا ہو اور جس کی ہر بات پر عمل کرنا ایک فخر و امتیاز سمجھا جاتا ہو۔

نقص و برائو سکی اور یہ آلات خبر ہے  
 رنگینیاں دکھائیں مضامین شوقی  
 دین رہا ہے دل سو میں کیا کیا ہو  
 بکرا سا جانند کہ ہے یکا تیرے تاثیر  
 آہ ہے اسکی آمد مضمون فرخی  
 وہ خطر رخ ہے کاتب قدرت کی مایہ کا

ہزار و موقلم کا ملا تو کمر سے خطا  
 لا ختم تر لکھیں اور عین خون جگر  
 شوقیہ و مکتوبے ہیں کہیں دوسرے خط  
 قاصد تو لایا کیا مرے شک و ترسے خط  
 لانا ہے نامہ برت فتح گھر سے خط  
 نکلے نہ ایسا کلمک و بنان لشکر و خطا

عنوان سچیر نام کا مضمون غیر کا  
 بر سر عین خط آج آیا دوسرے خط

ان اذنین ہمارے کیا خاک لجا  
 کرو یا مست او سے تاثیر ہوانی ہوئے  
 اتنی کاوش سے بنا شائو کو کیا ہوئے  
 مرے جب ہی حیرت میں ہم ہی اوجھا  
 بوہن و ناہی تو روٹ کو ذرا افسل سے  
 جھکے ہو سدا دین فلاں شائیں استاد  
 اچھی تعلیم بھی ناز ہوا دے دی ہے  
 پردہ کھینکا او شہار ایر و کو عیب ہوئے  
 یار مست شہاب اور میں مست ہوئے  
 ضبط کر ضبط کا موقع ہے تیرا کیا  
 شوق کیا وہاں عین بکری ہوئی رلا

بجیا شرم ہے سرکار کی بیباک لجا  
 باغ میں ٹوٹ گیا ہے تاش لجا  
 گیسو یار کا اب کیا دل صد جا لجا  
 دامن یار کا ہر خاک کر رہی خاک لجا  
 دوست دشمن کا رہی دیدہ نما لجا  
 تیرا میرے کمرے اسی بت ہوا لجا  
 ہنگامہ میں شرم نہ دلیں بت بیباک لجا  
 کیوں رخ پاک سے کرتی تمہارے لجا  
 جگر تیار ہوں دونوں رہی خاک لجا  
 دامن میں کا کر اسی بستہ تر لجا  
 دیکھو تیرے کوئی کرتا ہے یہ بیباک لجا

نہایت عزیز و گرامی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ایسے شخص کی طرف سے جو کہ اپنے ہر کام میں کمال و مہارت کا مظاہرہ کرتا ہو اور جس کی ہر بات پر عمل کرنا ایک فخر و امتیاز سمجھا جاتا ہو۔

نقص و برائو سکی اور یہ آلات خبر ہے  
 رنگینیاں دکھائیں مضامین شوقی  
 دین رہا ہے دل سو میں کیا کیا ہو  
 بکرا سا جانند کہ ہے یکا تیرے تاثیر  
 آہ ہے اسکی آمد مضمون فرخی  
 وہ خطر رخ ہے کاتب قدرت کی مایہ کا

ہزار و موقلم کا ملا تو کمر سے خطا  
 لا ختم تر لکھیں اور عین خون جگر  
 شوقیہ و مکتوبے ہیں کہیں دوسرے خط  
 قاصد تو لایا کیا مرے شک و ترسے خط  
 لانا ہے نامہ برت فتح گھر سے خط  
 نکلے نہ ایسا کلمک و بنان لشکر و خطا

ہر روز صبح و شام پانچ سو مرتبہ پڑھو  
 یا اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں  
 کہ تیرا فضل و کرم میری زندگی میں  
 جاری رہے اور تیرا نام میری زبان  
 پر جاری رہے آمین

آں انصاف کرین خطوط کا کیا اسمین گناہ پانچس خلوت میں تھا تو تیری خال لحاف	
رخ ترا سمع اور گردن شمع تیرا کیسے ایک اندھیری ات تیرے شانی میں دو نون فتنو تیرا ایک خاص ایک چراغ تیرا جلوہ ہر دل کا چشم و چراغ تیرا ہر نقش باہر ایک چراغ	باز و بساق دو نون روشن شمع تیرا چہرہ ہے ایک روشن شمع تیری بازو میں دو نون روشن شمع تیری ہر انگلی ایک روشن شمع تیرا رخ آنکھ کو بھی روشن شمع تیری ہر فندق ایک روشن شمع
نور کی لگا ایل کے درج فکر تیری کی خطوط روشن شمع	
تو سراپا میری ہی روشن شمع خطی جانتا رخ فروغ جمال لاگ پروانوں کی لگاؤ کی ہے دلی صورت جلی تو مجھ سے تم صاحبِ انقباض و انقباض روشنی ہی کیسکو آنے کے آگے کالے کی حل رہا میری چراغ	ایک شب میری ہر دم کی این شمع مجھ کو آگے زبرد میں شمع دوستی سے بنی ہے تو میں شمع بلکہ بیونکی صبا کا دامن شمع کیوں پتنگوں نے ہونہ بدطن شمع گل بنے ہیں میان گلشن شمع زلف کی باہر رخ ہر روشن شمع
صبح کو دماغ ہی پتنگ ہے خطوط رات سارا لٹاکی جو میں شمع	

۷۲  
 ہر روز صبح و شام پانچ سو مرتبہ پڑھو  
 یا اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں  
 کہ تیرا فضل و کرم میری زندگی میں  
 جاری رہے اور تیرا نام میری زبان  
 پر جاری رہے آمین

ہر روز صبح و شام پانچ سو مرتبہ پڑھو  
 یا اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں  
 کہ تیرا فضل و کرم میری زندگی میں  
 جاری رہے اور تیرا نام میری زبان  
 پر جاری رہے آمین

[illegible]

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

میری بقا تک پہنچے بقای عشق  
 چمکا رہا ہی بلبل خوشن نوا ی عشق  
 پیدا و حسن جیل ہی ہی و نای عشق

یہ ٹکوس کرینگے وفا تو بہ کیجئے  
 نالایق نہیں ہوں خ گلو گشتہ دہین  
 جزو صیف کاہ اوٹھائی ہوئی ہو کوہ

کیا جا میں عشق عم کوئی کما تا ہی کس طرح  
 ہم تو میں تازہ وار دھما سرائی عشق

دل جو اندر تو سینہ مار چاک ہو گا جب دامن گل تر جان مثل غنچہ ہے دل سہرا چاک اور ہر دل خ کے برابر چاک کیون سی ہر دامن گل تر چاک اور دل کا دہرا ہو ہر چاک پردہ در کا جو رہے چاک نے پڑے خط عاشقان تر چاک خنجر غم کا تھا جو دل چاک بسکہ ہیں چاک کے برابر چاک ہر گل میں ہیں تار تار تر چاک سنس رہیں قبا کو فحیر چاک شکستہ دل ہوا سراسر چاک مثل خط دل ہوا سراسر چاک	خنجر غم سے ہے برابر چاک تب گریبان ہم ہی بہا تر چاک پاس ناموس سے ہے ثابت چاک دلہن ہر ایک کی پاس چاک بے اثر ہے جو نالہ بلبل دے خدا او سکھو دل غم خضر ایک دن تیرا پردہ در چاک غمہ اوں طفل کو پڑتا ہے جان کو جسادہ فنا شہر میر سینہ بنا ترے چاک اسی عنوان کیا قبا کو پہاڑ چاک مجھ کو دیوانہ یہی جان گئے ویکہر ربط شانہ کو گیسو نامہ بر خنجر سے صاف چاک
---	---

۷۵  
 لسان بہار

دل جو اندر تو سینہ مار چاک  
 ہو گا جب دامن گل تر جان  
 مثل غنچہ ہے دل سہرا چاک  
 اور ہر دل خ کے برابر چاک  
 کیون سی ہر دامن گل تر چاک  
 اور دل کا دہرا ہو ہر چاک  
 پردہ در کا جو رہے چاک  
 نے پڑے خط عاشقان تر چاک  
 خنجر غم کا تھا جو دل چاک  
 بسکہ ہیں چاک کے برابر چاک  
 ہر گل میں ہیں تار تار تر چاک  
 سنس رہیں قبا کو فحیر چاک  
 شکستہ دل ہوا سراسر چاک  
 مثل خط دل ہوا سراسر چاک





[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible][illegible]



وہاں درخت ہوں گے جیسے شاخیں ہوں گے  
 ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں لگا دے گا  
 ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں لگا دے گا  
 ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں لگا دے گا

پہلی تھی مسکن مگر ضعف کر مارے  
 وہ درد جو تھا خون ہو کر ہی ہوا  
 ای غیرت تصور جو دیکھی تھی صورت  
 انجان تری ہنر سے پہچان کے لوگ  
 سینے کی نہ وہ تیغ ننگ داغ نے روکی  
 تہی رہے تو بھی ہی جوتیر نگہ ہے  
 صبر حیف کیا سنگ لہنے اور کراخی  
 ہی تشنہ آج راہی تیغ نگہ کا  
 ہول شب غرق تھی تو ہو نہ سکتے  
 پھر کیا ہوا ای داغ اگر کہا گیا تو  
 درد اسکو غزا اور سہی اس پر پیارا  
 موت آئی ہوا اس طعن کی خمیں پہنچا  
 اوسکا طلب گار ہوا اسکا وہ طلب گار  
 بیتابی دریا کا طلسماں ہی کی طرح  
 لطف ستم آمیز ہی ہمیشہ رہا مارے

اوس لہف کی بو ہو گئی ہو درجہ دل  
 اتیک می سینے میں ہوا اتر دل  
 دل کیا رہی حیران خود اسنہ گزل  
 انداز تھا قل ہی ہوئی پردہ دل  
 کوئی نہوا وقت پڑی برسہ دل  
 جو رخصتہ گردل ہی ہی خجہ گردل  
 تھا نخل جوانی میں جو تانہ گردل  
 لب خشک کہا تا ہے مرا زخم گردل  
 بس اس کے سوا اور نہیں ہو سکر دل  
 دامن و مژدہ میں تو نہیں کہہ کر دل  
 وہ دل جو جگر کا ہی تو یہی جگر دل  
 ایو امی طائر بے بال و پر دل  
 دل کو سر گیسو کی تو گیسو کو سر دل  
 مان ہوش میں آتے ہیں ہیرا دل  
 اونکے خم گیسو کو نہیں بچہ سر دل

ہیں نالہ توردن میں تلی شکار کو مصرع  
 شاعر نہیں ان خطوں میں حسن نے گزل

جو تیرے جیسے برق تھے انہیں میں ہم  
 ہیں خاک رہا رجو شہر میں ہم

کیا اپنی نگہ جگر کی موسی نہیں ہیں ہم  
 گیسو کی گھر گھر شیک زانی کی نگہیں

وہاں درخت ہوں گے جیسے شاخیں ہوں گے  
 ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں لگا دے گا  
 ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں لگا دے گا  
 ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں لگا دے گا  
 ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں لگا دے گا  
 ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں لگا دے گا  
 ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں لگا دے گا  
 ہر ایک کو اپنے اپنے کام میں لگا دے گا

کیا اپنی نگہ جگر کی موسی نہیں ہیں ہم  
 گیسو کی گھر گھر شیک زانی کی نگہیں  
 کیا اپنی نگہ جگر کی موسی نہیں ہیں ہم  
 گیسو کی گھر گھر شیک زانی کی نگہیں

کو چے میں کیوں پڑے ہیں کیوں کیوں  
 روئی برائی کیسی ہوئے ہو اے گلو  
 پہلے میں گرد سر کے قربان ہوئے ہیں  
 کیوں دیکھ کر حسین کو بیت بدل بھلا  
 احباب حسین کی گریں گریا ہیں  
 کسائیں گے کیسے دل بریان کریم باب  
 لی ہی جلی جنوں ہیں صحر کو شہر سے  
 اہل قنبر ہیں اہل افسات خدا ہی پاک  
 کئے جو اسے پردہ اولم تو کتنی ہیں  
 رہ دور اپنے آہ سے کھلا بچا سے تو  
 جاہن تو جو دین رہا ہی اختیار ہے  
 صد صفت کہو کے آگے کو یا نہ یار کو  
 بہار بدمزاج لب جان فزا کے ہیں  
 کیا وہ دبدبم جو تغیر ہے شکل کو  
 چھوین گین چھاسے یہاں رہ جاتے  
 عاشق ہیں پر شانی نہیں لا شوق کی  
 ہم تیرہ بخت داغ جگر ہو تو فقیس کے  
 ہنگو تو کی بس میں اس سکی ہو کہ  
 او من مت کی یاد میں یہ فراموشیاں ہیں

دیوار کا حضور کے سایا نہیں ہیں  
 کچھ ابرو بہار کا جیسا نہیں ہیں  
 کیا ادھیں جو شہد کا شہا نہیں ہیں  
 اسے سنجی بشر ہیں فرشتا نہیں ہیں  
 اکودہ بخت و دنیا نہیں ہیں  
 ساغوش شراب نہیں ہیں  
 لاکو کا کوئی کیسی نہیں ہیں  
 کچھ سہی نہیں ہیں جبکہ تو کیا نہیں ہیں  
 کیا وجہ نہ دکھائیں تماشائیں نہیں ہیں  
 ای گل نسیم صبح کا جو نہ نہیں ہیں  
 غری ہو جڑہ ہو اتنی بھی شیدا نہیں ہیں  
 حیران ہیں پر آئینہ اوکا نہیں ہیں  
 منت کش علاج مسیحا نہیں ہیں  
 ای غم بشر ہیں کوئی ہوا نہیں ہیں  
 مدت کی رسم و راہی شیدا نہیں ہیں  
 ای قسریں کی طرح خود آرا نہیں ہیں  
 کچھ خال گلش رخ لیے نہیں ہیں  
 کیا تیری بندی بار خدا یا نہیں ہیں  
 یہی جبر نہیں ہیں یہی نہیں ہیں

This image shows a page from a manuscript, likely a copy of the 'Shahnameh' (Book of Kings) in Persian. The page is divided into two columns by a vertical line. The right column contains the main text, written in a dense, cursive script. The left column contains a smaller, more decorative script, possibly a commentary or a different dialect. The page is aged and shows signs of wear, including some staining and a small tear near the bottom center.

سب سے پہلے اس کتاب کی تعریف کی جائے گی جس کی مدد سے ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہتری حاصل ہو سکے۔ یہ کتاب نہ صرف ایک علمی کام ہے بلکہ ایک عملی رہنما ہے جس سے ہر شخص اپنی زندگی کو بہتر بناسکتا ہے۔

کیونکہ اس میں گہری باتیں ہیں اور جیسے پہلی بار پڑھ کر سمجھ کر نہ آئے	تجارت میں نہیں ہیں کلیسا نہیں ہیں ہم تجارت میں نہیں ہیں گویا نہیں ہیں ہم
---	---

ای لطف کیونکہ ہر ایک کو دل کو ہونے لگاوار نہم تھا و داغ تھا نہیں ہیں ہم	
--	--

وہی حکم شاہ حسن کہ ہون بار باب ہم مفسر سے کرتے دیکھو کیا کتاب ہم ارض سے کھینچے کہیں تو رات کو جن کو کوٹھیں گزر رہو اس میں ہیں اس میں کھینچ کر مطالب کو نہیں ہیں کتاب میں ایک طفل سے دیکھتا ہوں عاشق کی قدر چاہی عشق مزاج کو پہلو ہر ایک فقر میں سو طرح کو ہیں نفس کی یہ تڑپ میں سوچی ہو بار کوئی ہمارے کسی سہم آشنا تقدیر سے سوچی کیا دگر وصل کا نفس میں سوچی عشق ہی پر ہے گزر	سیکھتی تھی ضبط سی تری لطف کا داب ہم انہوں کہا کہ گھر گھر بہشت زاب ہم دل کو نہرو گئی جو دم اضطراب ہم پیر رنگ میں شریک تھی مثال اب ہم اپنی لعل میں کہتے ہیں طرہ کتاب ہم پڑھتے تھی یا بچوں کی کتاب کا باب ہم بدلن جو بالائی تو بلانی گلاب ہم کیا لکھیں سکے خط کا جو لکھیں خواب ہم گردون چھین لیں قدح آفتاب ہم سوچ رہا تھیں آئی میں مقل جاب ہم را تو نکو دیکھتی نہیں تھی سر کا خواب ہم لیکھ رہا تھا شراب نگاہیں کتاب ہم
---	--

وہاں جتنے کیا لطف کیا ذلیل اس میں کچھ ہوئے ہیں خواب ہم	
---	--

دیکھتے ہی شکل عشق گہا تھی ہیں ہم	وہاں ہر آنے اور ہر جاتے ہیں ہم
----------------------------------	--------------------------------

یہ کتاب نہ صرف ایک علمی کام ہے بلکہ ایک عملی رہنما ہے جس سے ہر شخص اپنی زندگی کو بہتر بناسکتا ہے۔ اس میں گہری باتیں ہیں اور جیسے پہلی بار پڑھ کر سمجھ کر نہ آئے۔ ای لطف کیونکہ ہر ایک کو دل کو ہونے لگاوار نہم تھا و داغ تھا نہیں ہیں ہم۔ وہی حکم شاہ حسن کہ ہون بار باب ہم۔ مفسر سے کرتے دیکھو کیا کتاب ہم۔ ارض سے کھینچے کہیں تو رات کو جن کو کوٹھیں گزر رہو اس میں ہیں۔ اس میں کھینچ کر مطالب کو نہیں ہیں۔ کتاب میں ایک طفل سے دیکھتا ہوں۔ عاشق کی قدر چاہی عشق مزاج کو۔ پہلو ہر ایک فقر میں سو طرح کو ہیں۔ نفس کی یہ تڑپ میں سوچی ہو بار۔ کوئی ہمارے کسی سہم آشنا۔ تقدیر سے سوچی کیا دگر وصل کا۔ نفس میں سوچی عشق ہی پر ہے گزر۔

یہ کتاب نہ صرف ایک علمی کام ہے بلکہ ایک عملی رہنما ہے جس سے ہر شخص اپنی زندگی کو بہتر بناسکتا ہے۔ اس میں گہری باتیں ہیں اور جیسے پہلی بار پڑھ کر سمجھ کر نہ آئے۔ ای لطف کیونکہ ہر ایک کو دل کو ہونے لگاوار نہم تھا و داغ تھا نہیں ہیں ہم۔ وہی حکم شاہ حسن کہ ہون بار باب ہم۔ مفسر سے کرتے دیکھو کیا کتاب ہم۔ ارض سے کھینچے کہیں تو رات کو جن کو کوٹھیں گزر رہو اس میں ہیں۔ اس میں کھینچ کر مطالب کو نہیں ہیں۔ کتاب میں ایک طفل سے دیکھتا ہوں۔ عاشق کی قدر چاہی عشق مزاج کو۔ پہلو ہر ایک فقر میں سو طرح کو ہیں۔ نفس کی یہ تڑپ میں سوچی ہو بار۔ کوئی ہمارے کسی سہم آشنا۔ تقدیر سے سوچی کیا دگر وصل کا۔ نفس میں سوچی عشق ہی پر ہے گزر۔

محرر



ادب و ادبیات

درین میان کجی و بدی و نیکو و بدی و حسن و قبح و عین و غیر عین و صفت و غیر صفت و ...  
 درین میان کجی و بدی و نیکو و بدی و حسن و قبح و عین و غیر عین و صفت و غیر صفت و ...

<p>                             کرے تہیں انجو دلجو جو یوں انعام ہم                              بلبس کے نالی سر سے سے جائیں ہم                              کیا بیشیے بزم یار میں جلتی ہیں سنگ تو                              دامان آرزو میں گل مدعا ہرے                              کیونکر مگر نہی گل بات ہی نازک شاہ کی                              تھے سخت بی نصیب خرابان و بدین                              اسی درد کیا سنائیں تھے باجراہی تم                              سب غم غلط کرینگے جو انان باغ کا                              زخم جگر کو دینگے گل تر کے التیام                         </p>	<p>                             غم کے لیے بنا ہے ہم یہ خانہ باغ ہم                              رکھتی نہیں میں خندہ گل کا دماغ ہم                              ہیں دشمنی وصل عدوی چراغ ہم                              اسی گل تر وصال میں باغ باغ ہم                              نازک مزاج یار یوں نازک باغ ہم                              مثل جاب لیگے خالی ایام ہم                              اسی سوز کیا دکھائیں بھو دل کو دماغ ہم                              اوس گل کو لکھ لکھ ہیں بے مسیر باغ ہم                              لالہ کو دل کا آج مٹائیں گواغ ہم                         </p>
---	---

یہ دماغ دل میں نقش قدم پیش رفتہ کے  
 لیتے ہیں نطق نہیں سوائے کا سرانجام ہم

<p>                             ناز و کرشمہ ادا                              ناز کو آئیں کہیں                              خوشنویس کی                              انجمن محبت                              سائل پوچھ نہیں                              آئی کو آج پیر کی                              سہو در دل کی                              کیونکر اسچند ہے                         </p>	<p>                             حسن جمال کیا نہیں                              فلک کیے جھائیں کہیں                              انجمن محبت                              انجمن محبت                              طالبہ بدین خط                              سچے دل سے ہر                              دل کی نہیں کہ کیا                              بوسہ کو نہ دیکھئے                         </p>
---	--

درین میان کجی و بدی و نیکو و بدی و حسن و قبح و عین و غیر عین و صفت و غیر صفت و ...  
 درین میان کجی و بدی و نیکو و بدی و حسن و قبح و عین و غیر عین و صفت و غیر صفت و ...

در میان کوه و دشت و در میان کوه و دشت  
 در میان کوه و دشت و در میان کوه و دشت  
 در میان کوه و دشت و در میان کوه و دشت  
 در میان کوه و دشت و در میان کوه و دشت

دو کیمیا نصابی جوړ دیا حجابی	وصل کی شب در میان پرده کوئی
یونان نه آئین گردا ہوئی یامین	جذب سی لی اثر نہیں آہنی سائین

رستی ہوا دوس سے چیر چہار گاہ بناؤ کہ بجار  
 اس کے بغیر عشق میں نطق ذرا مزا نہیں

شکوہ ہی بس صیغے بار کا کہ گلائیں میرا در پہ قدم شان ہے بس صنم بادہ ہی جو گلابی پر باغ ہی ہو ابرو دیکھا ایک خرام ساتھ جاری لوٹا جیت دلو گیا دماغ رو کر دلوں کی گیتا آنسو کی گئی نہریں گویا جگہ برائیاں رات تمام صحن کی ختم نہیں نہیں جگ ہوز عیش تھا صنم کہتے ہیں یہ اسی ہم	زلف کی کوئی ہی کیا ہاتھ ہی خیر نہیں نقش مرہمیں مجھے اپنی نقش ہا نہیں پر مجھ پر بار کے بغیر لطف نہیں ہا نہیں لیک بھر سے بہرہ دیدہ نقش ہا نہیں کوئی ہی سہاں کو گہری نکال نہیں اسی بڑی ہی نہیں ان میں درجیاں ہوتی ہی جگہ نہیں دیکھتے نہیں شکوہ طالع دھرم آپ کا کہ گلائیں
--	--

نطق یسب گلاوین	اولیٰ میں بس سائین
باقی مانہ	وہ مگر آب کا نہیں

دل مضطرب ہی باقی تھا سو کر دیکھتی ہیں تجھ کو بیابا ای شک تو دیکھتے ہیں ہم بخل میں تجھ کو ای شک تو دیکھتے ہیں ہے برباد اب ہوئی تو کہہ جانی اسی ہی سوئی ملا تھا وہ کسی ہر گھمان	مر کے شاعر تھے لشکر میں ہو کر دیکھتی ہیں اپنی بہتائی دیکھا کہ اگر دیکھتے ہیں ایسے قسمت تھی ان خواب گھر دیکھتی ہیں عالم ہو نظر آتا ہی کہ نہ دیکھتی ہیں روز جا جا کی وہی آہ کر دیکھتے ہیں
---	---

در میان کوه و دشت و در میان کوه و دشت  
 در میان کوه و دشت و در میان کوه و دشت  
 در میان کوه و دشت و در میان کوه و دشت  
 در میان کوه و دشت و در میان کوه و دشت

نہاں کیونکہ وہ اپنے دل میں سے ہر شے کو نکال دیتا ہے۔  
 وہ اپنے دل میں سے ہر شے کو نکال دیتا ہے۔  
 وہ اپنے دل میں سے ہر شے کو نکال دیتا ہے۔

ازان در پیش  
 از انورین زبان  
 جہانگیر کی زبان  
 جہانگیر کی زبان  
 جہانگیر کی زبان

<p>تین وہ کینچ چکے حال کلا جاتا ہے          گورین ہی کوئی ایسا نہ پرا یا بار          پاس ہی او رہے کے وہ اپنے ہی کے جذبہ          سرسری کی تھی نظر آپ میں یہ بھی          تیرہ دیکھتے ہیں یا کہ نظر ڈالتے ہیں          کل کسی حور کا زانو تھا بجائے بالمش          آہ یہ دوزخ میں ہی اندھیری راتیں          اگر الفت نہیں او کو تو دعا دے ہی          ان سی گر مٹی تپ ہو کر اچھا دیکھ          آہ کیا تھی تو میں آئین میں دیکھتا ہوں          بارگاہ پر برتری میں وہاں گان میں          ہم تو ہوا کے حامل تھے آتے ہیں مگر</p>	<p>کون میں سینہ سپر کون سپر دیکھتے ہیں          بیکسی ہی نظر آتی ہے جذبہ میں          اثر اسانو ہوا ہی گداہر دیکھتے ہیں          کچھ تو ہی تب تو عنایت اور دیکھتے ہیں          نوٹ جاتی ہیں ہزاروں جذبہ میں          آج تیرہ ہی میں تم تیرہ دیکھتے ہیں          تو دکھاتا ہے ہم اس رنگ کر دیکھتے ہیں          کچھ کچھ اپنی محبت کا اثر دیکھتے ہیں          اوٹھ گیاں ہوتے ہیں نبض اگر دیکھتے ہیں          ماتی تھی دیکھتے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں          رات سیاہ کا کچھ کچھ تو اثر دیکھتے ہیں          کیسے یہ بوجہ اور مٹاتی ہے کر دیکھتے ہیں</p>
--	--

ایک طرف  
 ایک طرف  
 ایک طرف  
 ایک طرف  
 ایک طرف

<p>الفات اوٹھ نہیں ہے جو بقول اعدا          نطق ہر کون وہ کن انکھو لہی دیکھتے ہیں</p>	<p>نار و خود بینی و محنت کا میں ہنسی ہنسی          جسم ہے جسکے نہیں ہیں وہ بشر جانی ہیں          موج غم توڑ چکے لشکر خود داری کو          زلف لیلی ہوں کچھ ہوش و حواس میں          بدست چمکتی ہے چمن میں گویا</p>
---	---

ایک طرف  
 ایک طرف  
 ایک طرف  
 ایک طرف  
 ایک طرف









بانی الفیاض فی الدنیا و الباقی  
بانی الفیاض فی الدنیا و الباقی



جوانان حفظ  
چو بجز وصف خط جانان حفظ  
چو او سب کو نام قرآن حفظ  
چو بجز وصف خط جانان حفظ  
چو او سب کو نام قرآن حفظ

دل خون و سینه جاک میں آفت رسیدہ ہوں  
ہوش طلب جاننے دست کشیدہ ہوں  
بر باد میری سادہ عبت ہونای شہم  
اب میری باز گشت جہن میں محال ہے  
چنگے نیچے برق تجلی مصر ہے کون  
رونی کا رنگ دیکھ کنسا ہے دل سی  
آئی ہو رحم ہی تو کوئی کیا بنا سکے  
تا بت ہی میری رنگ تیرا کمال حسن  
شوخی کیا ہے آنکھ میں بعد از زوال حسن  
منوں پروا و نہ منت کش بہار  
گلزار و کوہ و دشت کہیں ہی نہیں قرار  
تشریف ہی ہی ہی جو میری سیرت و حسن ہے  
میا و ماتہ مل کہ لب اب با تہ آ چکا  
دل لطف بندہ بندہ بی دام آپ کا

اس گلشن جہان میں انا رسیدہ ہوں  
جاتا نہیں کہیں قدم آسیدہ ہوں  
نحس لک لک کہ ہوا ہی وزیدہ ہوں  
ای عجبان گلونکا میں رنگ زیدہ ہوں  
جلوی ہزار دیکھی ہیں میں کیا زیدہ ہوں  
بس یکدین قطرہ خون تجیدہ ہوں  
ایوای میں صدای گلوئی بریدہ ہوں  
گو یا زمان مصر کا دست بریدہ ہوں  
وہ چل بسی یہ کنگی غزال رسیدہ ہوں  
کیا باغ باغ ہوں کہ نانا زیدہ ہوں  
جوش جنوں کی موج نسیم وزیدہ ہوں  
کستی ہی تیری جان کو تیغ کندہ ہوں  
ظاہر نہیں جانا کا میں تک بریدہ ہوں  
لی لہ ز غلام غنایت خریدہ ہوں

کیا الٹی میں یاد کردن مان کہی تھا نطق  
اب تو خوش ایک زبان بریدہ ہوں

پیر پیر اگر کرے تو ملاوئی ل کروں  
مان در دبی دو اسی محو اوامی ل کروں  
سوانہ میں پیر جو میں سودا می ل کروں

وہ سے اوسی تو چارہ سودا می ل کروں  
مایس کو حریف فنا می ل کروں  
مفت پیر میں تو نہ پروا می ل کروں

چو بجز وصف خط جانان حفظ  
چو او سب کو نام قرآن حفظ  
چو بجز وصف خط جانان حفظ  
چو او سب کو نام قرآن حفظ

چو بجز وصف خط جانان حفظ  
چو او سب کو نام قرآن حفظ  
چو بجز وصف خط جانان حفظ  
چو او سب کو نام قرآن حفظ

کیسا کا کا  
کیسا کا کا  
کیسا کا کا  
کیسا کا کا







ہر ایک کی طرف سے اس کا استقبال کیا گیا  
 اور اس کی طرف سے اس کا استقبال کیا گیا  
 اور اس کی طرف سے اس کا استقبال کیا گیا  
 اور اس کی طرف سے اس کا استقبال کیا گیا

ہنسہ پیر یوں کا جوش جوانی کو ہوتا ہے  
 میں ہاں ہر سہی مگر آپسی نہ ہوتے  
 دنیا سلی ٹھہ جانے کی طغنی ادنی سے  
 سنتا ہی جیسے جسے وہ گل میں نغان  
 عیش و شوق آنکھ کا رنگ پی میں سما گیا  
 صبح شب وصال لایا اوداس تھا  
 اسی ادھر جو ہوا کی طبیعت یوں ہی  
 نوبی نقاب ہو تو نظاری کو واسطے

خود گد گدی سے اودھتی ہی اب دلی نہیں  
 کیا لطف ہی جو آئی گلہ درمیان میں  
 اتنی سکت کہان ہر ترنا تو ان میں  
 رسچ گیا جو نالہ بلبل سے کان میں  
 بادام کا ہی مغز ہر ایک استخوان میں  
 نالی کی وہ کشش تھی جو مدنی ان میں  
 لوٹیں گے ہم تم کے نرے امتحان میں  
 مہر آئی ذرہ بکے ترے تابدان میں

نور خدا ہی نام امین کے جمال کا  
 کیسے کی بہت میں لفظ بہت نشان میں

جنبش نہ کی سینہ سپر کر کے دیکھ لیں  
 شاید کہ ہونٹوں میں سر کے دیکھ لیں  
 جو بوجہ میں کیا دل پر ضلکا نکلا ہے  
 ہی طفل اپنی جنبش ابرو دکھا میں  
 جانی میں آپ کیسے اب کب نہ رہا ہی  
 وعدہ وہ کر کے ہیں جناری پر کیا ہے  
 بولی کہا کی چرخ کو وہ نقش پا زمین  
 نظارہ کر کے آپ کے روتے ہیں کا  
 او کو جو بقراری شبنم کا یقین نہو

دو چار تہ اسے خنجر کے دیکھ لیں  
 تیر ہی لاؤ جاتی پران ہر کے دیکھ لیں  
 شیشے میں شراب کبھی ہر کے دیکھ لیں  
 چوٹے سی بھی کو کبھی ہم جگے دیکھ لیں  
 منہ پہرے ذرا کہ نظر ہر کے دیکھ لیں  
 جی میں ہی یہ ہی جو ہر ذرا کو دیکھ لیں  
 خورشید و ماہ اپنی برابر کے دیکھ لیں  
 جی میں ہر خرم دل میں نمک ہر کے دیکھ لیں  
 وہ تار تار الگ سے سب تر کے دیکھ لیں

ہر ایک کی طرف سے اس کا استقبال کیا گیا  
 اور اس کی طرف سے اس کا استقبال کیا گیا  
 اور اس کی طرف سے اس کا استقبال کیا گیا  
 اور اس کی طرف سے اس کا استقبال کیا گیا

ہر ایک کی طرف سے اس کا استقبال کیا گیا  
 اور اس کی طرف سے اس کا استقبال کیا گیا  
 اور اس کی طرف سے اس کا استقبال کیا گیا  
 اور اس کی طرف سے اس کا استقبال کیا گیا



ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں  
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں  
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں  
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں

یہ خوف ہی نرم ہو ابر کے دیکھ لیں  
 تار شمع تار میں جاوے دیکھ لیں  
 زلفوں کی بال تھیں سی اگر سر کے دیکھ لیں  
 کیا رنگ ہیں جن میں گل ترکہ دیکھ لیں  
 جو ہو سکے تو صبر بھی اب کر دیکھ لیں  
 آنکھوں میں مہر ہی آنکھوں میں دیکھ لیں

افسردہ شرم و گلوہ کلین صحن میں  
 ہے مثل مہر نورشان یا کربان  
 وہ بظنی سے برہم ادھین مجھ سے  
 چلے تو نے قاف ز اسیر کے لیے  
 بیتا بیون کی کلب یا رگو اثر  
 مرے ہیں ہو جاتے ہیں جی ہو جان

لسانِ بزمِ حنا  
 جلا ہوا ہے ہوا لسانِ بزمِ حنا  
 بزمِ حنا ہے ہوا لسانِ بزمِ حنا  
 بزمِ حنا ہے ہوا لسانِ بزمِ حنا

میں اس سے ہوں خوش کہ اس سے ہوں خوش  
 پر ایسی نسبت میں جو ہم ہیں ہونے  
 اچھا لگا مال کچھ اچھی یہ جو سنیں  
 ہو کر زلیخا و خوار بھی لی ابر سنیں  
 وہ چارہ گر نہیں ہیں تو چارہ گر نہیں  
 کاری ہیں اسے زخم نہ کر کہ تو نہیں  
 میرے شرارت کے لیے جام و سونہر  
 کتاب ہے دیکھ لکھو خبر دار جو نہیں  
 کھلا ہے جو تار ہے کہ کچھ آرزو نہیں

تو جاسا ہی یہ کہ تھے آرزو نہیں  
 گو مہربان یوں وہ بت ماہر نہیں  
 ہر دم کی چوڑ چوڑ نہیں لگی حضور  
 یہ غم کیا ہی کم کہ گویا ہوں  
 جا رہا ہوں میں چڑھتی ہیں ناز سے  
 قاتل کی مانند جو مٹی اسے فراغ پر  
 دریا ہی شوق اوس سے کہ ہوا ہوا  
 عیار کا گزیر لگاؤ سے دیکھنا  
 ایسے جمال شوق فراہم ہی اوجھو

۹۶  
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں  
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں  
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں  
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں

اس سے ہی یہ کیا یہ جو چوڑ اور ہے چوڑی  
 شایانِ ظلم و جور بھی مٹی کھنکھناتی

اس سے ہی یہ کیا یہ جو چوڑ اور ہے چوڑی  
 شایانِ ظلم و جور بھی مٹی کھنکھناتی

ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں  
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں  
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں  
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں

ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں  
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں  
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں  
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں اٹھ رہی تھیں

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھو کہ جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہتا ہے وہ اپنے لیے ہی برا بھلا کر رہا ہے۔  
 چارواغ  
 سب سے پہلے یہ بات یاد رکھو کہ جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہتا ہے وہ اپنے لیے ہی برا بھلا کر رہا ہے۔

اسی غمخیز آدمی میں کی برابر کا تو نہیں مثل کباب گریہ تو میں کی خوش نہیں عاشق ہوئی میں آؤنگو دغا خلی تھوڑی یہ ہوں حسین بہن غم مراد میں علوت میں غمناک دلوت میں چہرہ چلا اسپر ہی آپ نکدیں کہا میں تو قہر ہے اس شک باہمی میں نہیں خیرای نیب یہ جام می نہیں کو تنگ فر تو توں جان تجر جو جیت جاں نہیں گل کو ہی جنوں	تجر میں وہ رنگ ہو نہیں ہر گھٹو نہیں میں اس طرح جلا ہوں کہ خامی کی ہو اوپر میں جس کہ شبی گل رخ میں نہیں تجر میں نہ کا رنگ محبت کی ہو نہیں تم کیسے آدمی ہو کہ کچھ آرزو نہیں لیکن تجر نظر وہ کوئی آرزو نہیں یعنی جو تو ہی ہم نہیں ہم میں تو نہیں مجھے ملاشوں کو تو ساخو سپو نہیں قہر صبا کو ہی جو تری جستجو نہیں
--	---

۹۷

کوئی حسین نطق تجر موند لگای کیا سوبات کی یہ بات ہی میں کب نہیں	تجر میں یہ ہے الگ طاقت جہاں ہے وہ اس انداز میں کہ تو میں غمناک نہیں فقط نہیں کی نگہ بان ہی میں کی آئی ہیں قیامت کر ہی میں یا د اوس غم دلا تو میں ہی میں محبت جو کر نقش عداوت ہسم یہ دور کی تعبیر ان کی ہی میں جہالت پیدا یہو ہی مکدن جہلکاروں میں غم طعوت اپنے ہیں کو وہ اس فروغ میں نہیں جہت سے
---	---

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھو کہ جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہتا ہے وہ اپنے لیے ہی برا بھلا کر رہا ہے۔  
 چارواغ  
 سب سے پہلے یہ بات یاد رکھو کہ جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہتا ہے وہ اپنے لیے ہی برا بھلا کر رہا ہے۔





قاری عیسیٰ

غمرے کرشمے آپ کے کئے شیر زمین  
 کچھو اہل امین شاہ کو ہم وہ فقیر ہیں  
 جگمگ کی اس شیرازی جادو نگاہ ناز  
 تو چاندی اگر تو ساری ہیں جو برو  
 او کی نگاہ ناز سے اس کی سناہ  
 دولت لگا رہی ہیں جو حسن شباب کی  
 اس وجہ نالو ان ہیں کہ او کی ہیں نگاہیں  
 قید تعلقات سے نکلے ہوئی ہیں ہم  
 پانی ہی ایک گھاٹ کا ابرو رخ میں  
 بس بھلائی سی جاگی مان چھوڑ دین  
 ای گولہ کی آئی ہیں شاید سیام یار  
 دیکھو فروغ جاوہ حسن پر رخاں  
 کہ او اٹھی ہیں کہ نکالین گی مدعا  
 منتظرین مشک بخور ہیں از میں نمری

مینانی سناہی آپ ہی سہی فقیر مین

خاک کی تسلیل کردہ کھل گیا تو زمین  
ای صنم صاحب ہوا کی قید کی تدبیر  
تیرے لکھنے کی ہی اسی لفظ خوش خط ہو

الحال

Handwritten text in a decorative border at the top of the page, likely a continuation of the main text or a separate note.

نہندی نندی گریبان جان جلاؤ کو  
 پوچھو ہمسے نہ عالم کیہ بھو م یاس کا  
 خال ڈالو خون پر دیکھو یہ صلہ جانیز  
 پردہ باہی گوسٹ پچھنوں کی امن بن کو  
 سر کی لٹی ہر جوتار میں کس سے کیلے  
 وصل کو جب کہیں تو کتا بھو بت جاو  
 زندگانی کا بہرہ و سنا جگمگ مل بہرہ میں  
 ہی فاداری جو ثابت شدہ دیکھا کی

کہندو ہم لکھو سے جا رہیں کہ ہم میں  
 ہم نگہ میں زیر خنجر زیدہ بچہ میں  
 تم ہی سو ابھوگی میری لاش کی نشتر میں  
 پسوں جھڑپ میں وہ منہ سے ایک لہر میں  
 یہ سہر قاتل ہی تری خون شمشیر میں  
 پہلے لکھو لای الہ سے تقدیر میں  
 میں نگاہ و ایسین ہوں یہ بچہ میں  
 کچھ زمین بی گلی کی دھجی جاگیر میں

نطق تراوس چکی ذرا پاکیزہ صورت دیکھو  
 ڈال دی ہی جان کہا الہ سے قصور میں

بغل میں انگو سلا چاہیں ہر جی مت چکا چوہ  
 گوسا و صلت کی شے بچا ہوا بڑا دیکھو  
 کہیں ان وصل مقورہ باخود اپنے دور کو  
 قاتلقت میں دل لگا کر لگا دیا وہ کیلے ہی پر  
 منگھا وں و جام بادہ حلون میں کو خود پیارہ  
 بلکت چستی ہر جو خوکا نو دیکھا ہو عریاش  
 کمان میں پیچوں ان دن میں جہر میں ان دن  
 جہاں لگتی ہی بہت کسے کہیں میں اہنت  
 زوال خوبی کو ہو گیا تو الگ ہو خفیہ ہو جو

مراؤں جو تہی چاک میں میں جتنی ڈاڑھ چوہ  
 بجار میں ہر جگہ کیا ابھی ظالم بجا چاہیں  
 کہ رات میری نکل میں سہ کوڑا جو بکھا چاک میں  
 ارہو میں در اندر راز ہی قسمت کہا چاک میں  
 تڑپے کو دل میں نائے گورہ نزدیک چاک میں  
 بغل میں شوخی سے کیا کیا وہ لگے ہو چاک میں  
 کہنا زار و نہا نکا کا تھا جو میں اڑتے ہو چاک میں  
 اہت کل کجوت خست رکھا یک سچا ہو چاک میں  
 اب یوں جگمگوٹھی کو جب غریب دولت ہو چاک میں

۱۰۱

Handwritten text in a decorative border on the left side of the page, likely a continuation of the main text or a separate note.

Handwritten text in a decorative border at the bottom of the page, likely a continuation of the main text or a separate note.





بھڑی ہین کوٹ کر صانع زکوٰۃ ہنرکار

ہم بھی مثل فطوح شواق نگاہ نازین  
اس طرف بھی دیکھو ستر لگا کر آئینہ

دوسرا تھادل کو گرنے کے بجائیں خواب میں  
 باد آگئی وہ موج بسم نقاب میں  
 آتی تھی آہ آگ لگادی نقاب میں  
 مستی حمی میں ہی نہت کباب میں  
 شیریں کو واسطے بزم شراب میں  
 پرانے جاتی ہیں مہین حورین خواب میں  
 بالفرض ہو جو مستی قطرہ حساب میں  
 ہوئی شراب اگر قلعہ آفتاب میں  
 ہی منع دیر اسی سو تو کارنوا میں  
 نقصہ ہوئی ہے دوبارہ غلاب میں  
 بہر اتنی دیر کس لئے خط کے خواب میں  
 کہتا نہیں کہ کیا ہی تھا شاف نقاب میں  
 ہیجا جو سادہ خط بہین خط کی خواب میں  
 سر پہ بھی من سا جو ماتھا شباب میں

وہ نطق نہا تو ان بہا تمہاری کا میں

<p>چشم بد و در آب گشتی پیدہ جانان چہ</p>	<p>پہری بہن کوٹ کر صانع ڈیگر ہنر میں</p>	<p>ہم بھی مثل غفلت مشتاق نگاہ مار میں</p>
<p>اس طرف بھی کچھ ستر لگا کر اگلا میں</p>	<p>دیر کا تھادل گہر نہ چلے جائیں خواب میں</p>	<p>دیکھی جو کو نہ تھی ہوئی بجلی سحاب میں</p>
<p>دیر کا تھادل گہر نہ چلے جائیں خواب میں</p>	<p>یاد آگئی وہ موج بزم نقاب میں</p>	<p>جلت سی جی لہر لہو دہ کلب تک جہاں میں</p>
<p>یاد آگئی وہ موج بزم نقاب میں</p>	<p>اسی بج آگ لگا دی نقاب میں</p>	<p>بوسہ لیا تو لطف اکلا رو سے پار کا</p>
<p>اسی بج آگ لگا دی نقاب میں</p>	<p>سستی سی میں ہی نہات کباب میں</p>	<p>کافی تیر ہی انگڑے کاساتی پس لیک جام</p>
<p>سستی سی میں ہی نہات کباب میں</p>	<p>ستر تیر کو واسطے بزم شراب میں</p>	<p>الہ سے دعا ہے مری روز و شب بھی</p>
<p>ستر تیر کو واسطے بزم شراب میں</p>	<p>پیرانے جالگتی میں ملین حورین خواب میں</p>	<p>پہری کہیں کچھ نہیں دیا کی سامنے</p>
<p>پیرانے جالگتی میں ملین حورین خواب میں</p>	<p>بافرض ہو جو سستی قطرہ حساب میں</p>	<p>جائتا میں نہ حضرت عیسیٰ سے بستر</p>
<p>بافرض ہو جو سستی قطرہ حساب میں</p>	<p>ہوئی شراب اگر قلعہ آفتاب میں</p>	<p>کیون میرا قلم رہ گیا لوگ آگئے</p>
<p>ہوئی شراب اگر قلعہ آفتاب میں</p>	<p>ہی منع دیر اسی سو تو کار لو اب میں</p>	<p>سرخ جو بہانی کا لون کی پہرہ لیا</p>
<p>ہی منع دیر اسی سو تو کار لو اب میں</p>	<p>تفسیر ہو گئی ہے دوبارہ عتاب میں</p>	<p>آخر سوا نہیں کہ تو لکھنا نہیں ہے کچھ</p>
<p>تفسیر ہو گئی ہے دوبارہ عتاب میں</p>	<p>پہر اتنی دیر کس لئے خط کے خواب میں</p>	<p>مشتاق سیکڑوں میں اس کو لکھ تو بند</p>
<p>پہر اتنی دیر کس لئے خط کے خواب میں</p>	<p>انگڑا نہیں کہ کیا ہی تھا نقاب میں</p>	<p>اسے جو نصیب کا مضمون کہل گیا</p>
<p>انگڑا نہیں کہ کیا ہی تھا نقاب میں</p>	<p>بہجا جو سادہ خط ہمیں خط کی جواب میں</p>	<p>آپ ہی نہیں میں جو ابھی کچھ ہے</p>
<p>بہجا جو سادہ خط ہمیں خط کی جواب میں</p>	<p>سر تیر بھی جن ساچرہ تھا شباب میں</p>	<p>دیکھو کہ دریاہ ہے اردلی کے لوگ</p>
<p>سر تیر بھی جن ساچرہ تھا شباب میں</p>	<p>دیکھو کہ دریاہ ہے اردلی کے لوگ</p>	<p>دہ لفظ تانوان تھا تھارے کا بین</p>

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

بنا تھا وہاں سے بڑی آواز آئی  
 کہ یہاں سے بڑی آواز آئی  
 کہ یہاں سے بڑی آواز آئی  
 کہ یہاں سے بڑی آواز آئی

بنا تھا وہاں سے بڑی آواز آئی  
 کہ یہاں سے بڑی آواز آئی  
 کہ یہاں سے بڑی آواز آئی  
 کہ یہاں سے بڑی آواز آئی

نہ اونھی جیسے تری کو بی میں ہونے میں  
 صحت پیکر دیا ترے بیمار مسیح  
 صبح سی شام ہوئی شام ہی ہر صبح ہوئی  
 نہیں معلوم کہ اس نے میں کیا ہوا ہی  
 کس طرح اونکو اوٹھاؤں کہ تری غفلت میں  
 مانتوں میں ہر گئی ہو جو جیسے آئی تیرے  
 لہر ڈاؤں اس سے اسی دھن میں گئی تھی  
 شوخی چشم صنم تیرا زمانہ دیکھا  
 دیکھو دیکھو کہ رقبہ نسی لڑاوا نہیں  
 حشر کا دن ہی کہاں ظل حمایت دیکھو  
 جانی واسطہ میں عدم کو یہ فدا  
 جوش و خروش میں گری تو کی گنا گرتو کر

بانو تو وہی صفت نقش قدم میں ہیں  
 نہ کہہ دو منہ کہ سر سبز غم بیٹھے ہیں  
 پر مرا شوق کینا ہی کہ کم بیٹھے ہیں  
 اس غم درختہ میں گویا نہیں غم میں ہیں  
 نقش خالین کعبہ حرم تو جو بیٹھے ہیں  
 جس جگہ تیری گراں بارالم بیٹھے ہیں  
 بیٹھے ایک قدم کے قسم بیٹھے ہیں  
 جو کڑی بھول گئی ہو حرم میں ہیں  
 کشتہ رشک ہر جگہ صنم بیٹھے ہیں  
 بس سایہ دیوار صنم بیٹھے ہیں  
 نفس چند یہاں لینے کو دم بیٹھے ہیں  
 آج بھی اسے تنگ کر نہیں ہم ہیں

زیر بردی صنم تل نہیں سہری کی یطقت  
 چند مند و نہ حراب حرم بیٹھے ہیں

یوں کہنی میں لالی کی بھول چکی ہوں  
 ہو سیرنگی میں جو کہیں صوفیہ جانیں  
 چوٹی کی فربانج جو کہ وہاں جانیں  
 بگڑی تو بی اور بھی یسین کی فوٹی  
 کچھ نہ گویا ہر یہ قدر سے ملا ہے

داعی میں جگر کی تب غم سے جگہ میں  
 ہالی تو بڑی فر دین میں سہی ہوئی ہیں  
 دیوانہ کی بپانسی میں تو ہر وقت ہیں  
 مہتاب جو ہیں جو وہ جو ہیں ہر وقت ہیں  
 سینہ کے پہر ہوئی ہیں کیا خوب ہیں

۱۰۵

بنا تھا وہاں سے بڑی آواز آئی  
 کہ یہاں سے بڑی آواز آئی  
 کہ یہاں سے بڑی آواز آئی  
 کہ یہاں سے بڑی آواز آئی

بنا تھا وہاں سے بڑی آواز آئی  
 کہ یہاں سے بڑی آواز آئی  
 کہ یہاں سے بڑی آواز آئی  
 کہ یہاں سے بڑی آواز آئی



[illegible]

بڑھ کی آمد سی کی ہند کو میں پر مغرو  
 شرم کی آڑ ہی خود مست نہیں کہلاؤ میں  
 ہوسہ لب تو دبی خال کا ہی ہوسہ د  
 کوئی جانان نہیں گ چرا ایتن خجہ سی  
 جوش و خروش بنایا ہی میں خجہ یک  
 لکھائی کی خجہ ہی ہوسہ آئی کہیے

جو کلک پائین تو بیات نہیں کرتی ہیں  
ظاہر پروردہ ست پروردہ نشین کرتے ہیں  
منہ کو نسب کہا کی شہابی تجلیں کرتے ہیں  
لوگ کیوں مجھ کو یہاں فوج نہیں کرتے ہیں  
شام کو رہے ہیں کہیں صبح کہیں کرتے ہیں  
منہ دکانا تو گجرات نہیں کرتی ہیں

لفظ کی سادگی اور سٹوخ کی پرکاری ہی  
وہ جو دم دیتا ہے اور سکا یہ یقین کرتی ہیں

دست سزا تم زدہ ہیں چین چین ہیں  
کہ ہوش میں ہم محفل خواب میں نہیں  
مغرورین کہتے ہیں جو زہر کچھو کچھو  
اور ترک تری تیغ عفا سنی بجھیں گے  
عشاق کی فریاد و فغان ان کو سکر  
عشاق کو تم دفن کر دو کان ملک میں  
تب جلی ہیں جب کیل گئی جان اپنی  
یہ جو بڑا یا بے تم میں نہ عہد و میں  
بہتر ہے ہزارہ جو ادھی سڑے شب میں  
نفس ہی عبت چرخ سکر کو کوک و رشت  
سنئے ہیں جہاں کے جلوہ کی چراغ

بزمِ گرم و اغڑوہ کی ہم صدر نشین ہیں  
 بیٹھے ہیں پستانِ مین یا نورِ کسین ہیں  
 بیچے ہیں ہر سب میں نگین ہیں  
 نگہ پوری بیٹھے ہیں کسکی و مہرین ہیں  
 جھمکا کی آہ کنتی ہیں بیٹھے ہیں مین  
 آجائیں یہ بکشتہ حسنِ آستان ہیں  
 کیا توڑی جھانیں بتی بی عمرِ کمرین  
 سلا جیسے کہتے ہیں خاکا وہ ہیں آستان  
 ہم کشتہ شرمِ صنم بردہ نشین ہیں  
 ہم کو صفت نقشِ قدم خاکِ شہرین ہیں  
 موجود تنگی کی طرح ہم بھی ہیں آستان

[illegible]

پہلو افغان کو بی بی دہریہ کے ہاتھوں سے مارا گیا

۱۰۸





اے مومن! تم میں سے جو شخص نے اپنے مال سے کچھ دیا تو اسے اپنے مال سے  
 دینا چاہیے، نہ کہ اپنے مال سے دینا چاہیے۔

پہلے کڑی بھی ہوئی پانی پنی ٹمن  
بس کہا چکی حضور و اسیر ہو چکے  
اوس گل گل قنبلا بھی شاہد بنی نہیں  
بریاں ہی کہوین اہر و ان اپنی تریے

کہا باسی مار پاکی ہوئی نطق باغ باغ  
پہوئی نہیں سمانی ہیں اتر اچھی جلی ہیں

یہ بھی تو کم نہیں کہ ادھر دیکھتی تو ہیں  
جھکودراگلاب منگالینے دیکھے  
کناہوں بھٹل سے نہیں پڑنا وہ ہے  
حال انکسین وہ غیر کہانی کے منتظر  
دلکھتری لگا وہی بالاک کیا خبر  
رستی ہیں وہی پردہ شوخی میں بھرا  
انکسین میں فتنہ لڑائیں گے دیکھنا  
میری سی شکل ہو گئی ہی شکل اگر ہی  
ظالم جو ہیں ساتھ پہنچے ہیں انکا ہمارا  
بیلے سی کہ زیادہ تعافل ہی ہمارا

دیوانہ نطق ہے کہ نہیں کیا خبر مگر  
کلیو غنیں او سکو بر بندہ سر و یتیم تو نہیں

مطلب نار جانتا ہوں میں ہر کسے سے آشنا ہوں میں

[illegible]

لب جان بخش یار کتا ہے  
 گل سی کس آن ہی کتی ہیں  
 لیس ہون فلک گردن ہے  
 شہر آشوب سری چشتی  
 نہ بنو دیکھ کر جسے سخن  
 میر سو اسریشان کو ہے  
 کر رہی ہیں وہ جسمی عدو  
 دیکھ لو جان کا نکلتا ہے  
 تیری شہرت ہی میری سولی

درد ہون دردی دوا ہون  
 تو تو لالہ ہی میر زاہون میں  
 سنگ یرین آسیا ہون میں  
 اگر دش چشم سر سیاہون میں  
 آشنا ہون عین آشنا ہون میں  
 سایہ شہر سیاہون میں  
 دلین کتی ہیں مالتا ہون میں  
 اور تھر و کہ ہو چکا ہون میں  
 اگر براہون مگر ہلتا ہون میں

لب جان بخش یار کتا ہے  
 گل سی کس آن ہی کتی ہیں  
 لیس ہون فلک گردن ہے  
 شہر آشوب سری چشتی  
 نہ بنو دیکھ کر جسے سخن  
 میر سو اسریشان کو ہے  
 کر رہی ہیں وہ جسمی عدو  
 دیکھ لو جان کا نکلتا ہے  
 تیری شہرت ہی میری سولی

رشک ہونین نطق بزم آشوب  
 چشمک چشم آشنا ہون میں

غمے فی تیغ سونی جی ست گاہ میں  
 کعبے میں آجیا تنہا خدا کی نیاہ میں  
 گن گن کر سو دل لٹی ہر نہنگا میں  
 مثل سپند ہونے تمام ایک آہ میں  
 وہ ہی شہر ہے مری حال تباہ میں  
 کتنے کا مال ہے یہ تھاری نگاہ میں  
 حیرت ہی بکری جاتی میں ہم گناہ میں  
 اگر میں بلاتی ہون تو لے ہو راہ میں

جادو بہا ہی سہمی فی چشم سیاہ میں  
 عشق تباہ فی آگی بیان جی کیا ہلاک  
 وہ ست گیا جو صومہ تو تار سیاہ میں  
 ہم سوختہ دلو کی جلانے سے فائدہ  
 بزم میں ہوا ہون تو رسوا ہوا ہی یاہ  
 میں کہ چکا ہون تمیت دل بوہرہم کو  
 زندان کو ای جنوں لٹی جاتی میں ہون کو  
 کیا ایسا سنگ نام ہی کیا ایسا یاس وضع

لب جان بخش یار کتا ہے  
 گل سی کس آن ہی کتی ہیں  
 لیس ہون فلک گردن ہے  
 شہر آشوب سری چشتی  
 نہ بنو دیکھ کر جسے سخن  
 میر سو اسریشان کو ہے  
 کر رہی ہیں وہ جسمی عدو  
 دیکھ لو جان کا نکلتا ہے  
 تیری شہرت ہی میری سولی

لب جان بخش یار کتا ہے  
 گل سی کس آن ہی کتی ہیں  
 لیس ہون فلک گردن ہے  
 شہر آشوب سری چشتی  
 نہ بنو دیکھ کر جسے سخن  
 میر سو اسریشان کو ہے  
 کر رہی ہیں وہ جسمی عدو  
 دیکھ لو جان کا نکلتا ہے  
 تیری شہرت ہی میری سولی

این کتاب را در روز جمعه ۱۲۰۰  
 در شهر تبریز در کتابخانه  
 سلطنتی تبریز در روز  
 ۱۲۰۰ در شهر تبریز  
 در کتابخانه سلطنتی  
 تبریز در روز ۱۲۰۰  
 در شهر تبریز

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱









ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو  
 ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو  
 ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو ہر کسے کو

جو ہر کیا جو چاہوں میرے ہر سے نہ ہو  
 سو چاند ساتہ نکلیں تو کچھ روشن نہ ہو  
 یہ بھی نصیب انبی او نہیں گد گدنی ہو  
 ڈر ہے کہین سحر تہ چار چہی نہ ہو  
 چنگاری کوئی را کہ پتلی دی نہ ہو  
 کاغذ کے چاند سے تو کبھی روشنی نہ ہو  
 مجھ کو ہی یہ گمان ہی ہو ہے نہ ہو  
 بانی سے یہ لگی کہیں انہی مجھے نہ ہو  
 دو باتیں میں جو عرض کروں ایک پتلی  
 تنہا خیال او نہیں کا کہیں فی می نہ ہو  
 اسی شکست تو ہم نہوں یا آرمی نہ ہو  
 غربت میں ساتہ تو کون می جو بیکسی نہ ہو  
 بلبیل شکستہ ہال کہیں کیتی نہ ہو  
 کچاوردی لگی میں کہیں دل لگی نہ ہو

پاس بچ موت ہی شب بزم گہری نہ ہو  
 دورانی تیرگی شب غم کبھی ہو  
 شہری تھی چہرہ چار کی کہیں گنجاب  
 کیا روی یا کہوں گد کیوں شہر  
 بچوں جاکے خاک کو مان اچھا چہرہ  
 نشکین خاک ہو مجھے تصور یا رہے  
 کیا شرم کی اوس نکمہ میں ہیں دل فرما  
 اسی شہر تیرہ جایگا روی سو سو دل  
 منہ مانگی پائیں ماری ادین تو بھور  
 ہم چل کرے ہو ملک لکونی جو ساتہ  
 منتظر دیہ میں ہیں شہر کت کبھی نہیں  
 کون آئی گھر سے یاد عزیزان اگر نکلی  
 چلچلین تو بھول تو زورادیکہ ہمال کر  
 آرزوہ دل ہیں دیکھو وہیں ہی ہم

کمد و دیکھ آکے اسکنہ ریدی قبالی کو  
 شرم کو یہ کہ نہ دیکھی آستہ شال کو  
 کات ڈالا منشعب باب استفعال کو

کر نی ہو لطف کو کوئی ہر شب حرام نہید  
 فریاد کا تمہاری کوئی ناشی نہ ہو  
 دیکھا ہوں لالی بنی میں اس مثال کو  
 حسن ہو تہ ہی خود فروشی کی لالی کو  
 میرے کو سونکی طلب سے خد بہ ہر اطفال کو

نامہ بان نہیں  
 ۱۲۰

دیکھا ہوں لالی بنی میں اس مثال کو  
 حسن ہو تہ ہی خود فروشی کی لالی کو  
 میرے کو سونکی طلب سے خد بہ ہر اطفال کو



یہ سب کچھ ہے جو میں نے دیکھا ہے  
 یہ سب کچھ ہے جو میں نے سنا ہے  
 یہ سب کچھ ہے جو میں نے محسوس کیا ہے  
 یہ سب کچھ ہے جو میں نے محسوس کیا ہے

وہ بنے ہر وعدہ نامی خلاف روبرو اسکے رکھ دیا کسے دل ہی گئے کو جو چین گہرا ہم نہیں کچھ بھی پرچہ کیا ہیں	ہم ہوئے انتظار کرتے کو شمع کو شمع مہار کرنے کو رات تارے شمار کرنے کو عاشقین شمار کرنے کو
--	---

لفظ یار و نکی تم حضور سلوک  
 بہرہ ہے چاہے یار کرنے کو

ما صحو اس عقل و دانش کے ساتھ رخصت ای مانوس ای شگال و مٹ گئے بس کیسے تیرا بناؤ ہے مصیبت ہر گھڑی کا خطرہ کیوں حریف یا وہ گو کہ منہ لگوں لاگ تیری یلی دل کو لگاؤ عشق میں لائیں ہی مجھ پر بلا ایک شکر ہے ہجوم یاس سے ہے بلائی جان عالم ہر ادا	مک رہے ہو مجھ سے سوائی کیساتھ عشق کا ہی لطف سوائی کیساتھ بگڑی ہم تیری خود آرائی کیساتھ دل خداوی تو شکلیائی کیساتھ بحث کیا بلبل کو خوشخانی کیساتھ ہوں چراغ افس شوخ چارو کیساتھ فتنہ ہیں آنکھیں ہی مٹائی کیساتھ اسی صنم تیرے منائی کیساتھ دم نکل جانی ہن انگریزی کیساتھ
---	---

کول ہی خوبی نہیں اس میں لطف  
 خوش ادائی ہی ہے رعنائی کے ساتھ

مست ہوئی پتھر و رس کے ساتھ سانچہ چم چمکے پڑتے ہیں	ہم ہی لوٹیں ہی حضور کے ساتھ می جلوہ ہے کس فوس کے ساتھ
--	--

یہ سب کچھ ہے جو میں نے دیکھا ہے  
 یہ سب کچھ ہے جو میں نے سنا ہے  
 یہ سب کچھ ہے جو میں نے محسوس کیا ہے  
 یہ سب کچھ ہے جو میں نے محسوس کیا ہے

یہ سب کچھ ہے جو میں نے دیکھا ہے  
 یہ سب کچھ ہے جو میں نے سنا ہے  
 یہ سب کچھ ہے جو میں نے محسوس کیا ہے  
 یہ سب کچھ ہے جو میں نے محسوس کیا ہے

۱۲۲  
 عجاظ و غریب و نوح و جاد و فریاد  
 غفلت و غفلت و غفلت و غفلت  
 اس جہان کا فریب و غفلت و غفلت

و بال ہون  
 کوئی دیکھ ان کو کتنا بال ہون  
 چاہے وہ کتنا بال ہون  
 چاہے وہ کتنا بال ہون







فقیس سے ناحق ہے تمکو بحث فن عشق میں  
منطق تم بھی گفتگو کرتے ہو کس یا گل کے ساتھ

تو چھوٹے فکر کو عرض برین کے ساتھ  
 دیدار وقت نزع وہ اگر دکھائے  
 تکلیف در و دل کو ندینی تھی ضعف میں  
 دو گر سوال وصل کا کچھ اور اگر جواب  
 کیا نتیجہ اوٹھ سکی گی مری قتل چھوٹ  
 بجلی سی گر ٹری مری کشت امید پر  
 کچھ مجھ گناہ گار کو دوزخ بُری نہیں  
 ایدل فریب مگر دغا جو ٹھہ جاننا  
 تیر کرشمہ گوشہ ابرو سے چوڑ کر  
 اکٹھ میں دم بھی ہے اور بیٹھ چھا  
 کیا کیا کہا ہی نرج او نہیں منور وصال  
 جیسے لٹ کر تھکے سے روئیں کاشیون  
 موج خم شمشک مری بیڑیاں نہو  
 صحت بزار فہ کی کب پار سے ہو  
 تکلیں سیکہ پیچیدہ گردی سے فائدہ

[illegible]

یارو تسی کیا چپاتی ہوا بی نظیق کہل گیا  
چور چھی کاربطا وہ پردہ نشین کو ساندہ

145

قیس سے ناحق ہے ملک و بحث فن عشق میں  
 نطق تم بھی گفتگو کرتے ہو کہس کی گل کے ساتھ  
 دیدار وقت نزع وہ اگر دکھا گئے  
 تکلیف در و دل کو نیندی تھی نصف میں  
 دو گے سوال وصل کا چکر اور اگر جو  
 کیا نتیجہ اوٹھ سکی گی مری نسل چھو  
 بجلی سی گر تیری مری کشت امید پر  
 کچھ مجھ گناہ گار کو دوزخ بُری نہیں  
 ایدل فریب مکر و خاجوٹھ جاننا  
 تیر کرشمہ گوشہ ابرو سے چوڑ کر  
 اکٹھیں دم بھی ہی اور بیٹھ جیا  
 کیا کیا کبھی زنج او نہیں منور وصال  
 جیسے لپٹ کر لکے سے روئی میں کاش خون  
 موج شمیم مشک مری بیڑیاں نہو  
 صحبت بزار غیب کی کب پار سے ہو  
 تمکین سیکہ پیہرہ گردی سے فائدہ  
 یار و نسی کیا چپانی ہو ای نطق کس کا  
 چور چچی کار بطور پردہ نشین کر ساتھ

کلمہ اول: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ دوم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ سوم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ چہارم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ پنجم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ ششم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ ہفتم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ ہشتم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ نہم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ دہم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔

ہر دن نہ سنا نہ کیا میری اختیار میں ہے  
 نہ اس کے پہلے حسین ایسے بے مروت تھے  
 نہ نیت آج کی کہ زور دلو بہائی ہے  
 رقیب کو وہ لے آئے گھر میں سو بہن  
 عبت نہیں ہے قصیر دین میں ہر کمال کا  
 جواب چاک گریبان ہو دامن گل کا  
 وہ تاک جہانک کی عادت گئی نہ بھٹکا  
 چین میں بس رخ رنگین کو جو کرکھون  
 نہ زمین ہا زکیر میں سے وہ بوسے کا  
 عیان ل تو کف طفل نے سوا میں ہے  
 وفا کا تحفہ فقط سیر روزگار میں ہے  
 ہماری جان سہاری گلی کے تار میں ہے  
 حرام منہ بیان خبکے انتظار میں ہے  
 دل اپنے بس میں نہیں ادھکی اختیار میں ہے  
 بہا راجہ رسی کی جنون بہار میں ہے  
 طرف بہشت کی کڑی مری مزاج میں ہے  
 وہ کوئی ہے نہ شاخ جو بہار میں ہے  
 جو کوئی پارسی روٹھا پڑا مزار میں ہے

کلمہ اول: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ دوم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ سوم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ چہارم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ پنجم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ ششم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ ہفتم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ ہشتم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ نہم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ دہم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔

یہ تخت دل نہیں ہی طوق اپنی پلکوں پر  
 نہا طالع ہے یعنی شکوہ خسار میں ہے

دہن بحر ہے پراچا ہے گفتگو کیا ہے  
 جو منہ چاہی گا حور و نکاح تیرا نقش قدم  
 نہیں جو آئینہ گل کو برای خود بیٹھے  
 اگر جب موت زانی میں ہی بہت بدنام  
 ظہور میں یہ خطا ہے عجب تماشہ ہے  
 وہ ایک طفل دستان ہی سو ہی ارہ  
 حضور ہی کی اشارے سے چہرہ ناپا ہے  
 گل کے غم و غصہ کہ کما کے حسرت  
 برای مکتوب تباہی میں کیا ہو تو کیا ہے  
 تو کیوں پری ہی سایہ کی گاتو کیا ہے  
 تو پرچہ میں جہا وجہ آج کو کیا ہے  
 پراوس حسین کی غم سے کہ رو برو کیا ہے  
 کسی خبر ہے تماشا یہ رو برو کیا ہے  
 ہمارے سامنے جنون کی آبرو کیا ہے  
 حضور ہی کی کمر سے ہن یہ عہد کیا ہے  
 کہ اور ذکر کر دو لکی گفتگو کیا ہے

کلمہ اول: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ دوم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ سوم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ چہارم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ پنجم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ ششم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ ہفتم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ ہشتم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ نہم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ دہم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔

کلمہ اول: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ دوم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ سوم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ چہارم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ پنجم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ ششم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ ہفتم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ ہشتم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ نہم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔  
 کلمہ دہم: ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھو۔

وہی ہے جس نے یہ سب کیا ہے  
وہی ہے جس نے یہ سب کیا ہے  
وہی ہے جس نے یہ سب کیا ہے  
وہی ہے جس نے یہ سب کیا ہے

ہر اس کا تذکرہ بندی کی رو برو کیا ہے  
میں جانتا نہیں مجھ سے کیا رو کیا ہے  
تمہارے سبب بخدا میں ملک ہو کیا ہے  
جو جوٹ جانی چوٹانی سچی ہو کیا ہے  
کے لاکھ مارے دت کو تیری ہو کیا ہے  
خلاف واقعہ تقریر دو بدو کیا ہے  
کہوں کے سوا کیا وہ سحر و کیا ہے

ہر اس کا تذکرہ بندی کی رو برو کیا ہے  
میں جانتا نہیں مجھ سے کیا رو کیا ہے  
تمہارے سبب بخدا میں ملک ہو کیا ہے  
جو جوٹ جانی چوٹانی سچی ہو کیا ہے  
کے لاکھ مارے دت کو تیری ہو کیا ہے  
خلاف واقعہ تقریر دو بدو کیا ہے  
کہوں کے سوا کیا وہ سحر و کیا ہے

خدا کی رحمت نہ جھکے دے  
تو لطف شکوہ عبت ہی ترا ہو کیا ہے

یہی صفا ہے جو خسار ملے لقا کے لیے  
حضور نے دل عالم ہنویں کہا کے لیے  
گناہ لی گئی ہے مری سزا کے لیے  
حرم کو کب میں جلا تہا بودا کے لیے  
شب وصال کا گریہ تہا ہر روز فراغ  
وہ آب میں ہوں گہ رنگہ ہوں گل گل  
مودت ایسے ہی صحرا کی بجائے کانٹے  
مری نجات کی باعث تونے ظلم ہوئے  
پلائی او نہیں ہی تا وہ تکلف ہوں  
نہ اسے تپ کہیں گرنہ آتش گل سے

حلیت آئیے ہر جان میں کی حلا کے لیے  
بزدلی بیچ لیے ملک سب با کے لیے  
گرو شہید شہیدان کربلا کے لیے  
جو تہاں میں موجود دست و پا کے لیے  
ہم ابتدا ہی میں فتنی تہا شاکر کے لیے  
وفا ہے میرے لیے میں بنا وفا کے لیے  
قدم ہر ایک کے قیاس پر سہا کے لیے  
بہانہ چاہے کچھ رحمت خدا کے لیے  
رحمت نے کو نہر ائی حیا کے لیے  
چمن میں آئے جا یا گریں خدا کے لیے

۱۲۷

وہی ہے جس نے یہ سب کیا ہے  
وہی ہے جس نے یہ سب کیا ہے  
وہی ہے جس نے یہ سب کیا ہے  
وہی ہے جس نے یہ سب کیا ہے

وہی ہے جس نے یہ سب کیا ہے  
وہی ہے جس نے یہ سب کیا ہے  
وہی ہے جس نے یہ سب کیا ہے  
وہی ہے جس نے یہ سب کیا ہے



کمالی پیری جی در چرخ بر سر سینه | این پیر و پیران  
 دی چلا کایه قیامت سے دیں دس | کمالی پیری جی در چرخ بر سر سینه  
 کمالی پیری جی در چرخ بر سر سینه | کمالی پیری جی در چرخ بر سر سینه  
 کمالی پیری جی در چرخ بر سر سینه | کمالی پیری جی در چرخ بر سر سینه

جس نے اپنی جان کو قربان کر دیا ہے وہ اپنے رب کے لئے جان قربان کر دے گا۔

جلیل من کے شفیق او کی مہربان اون کے  
 ہوئی جو کمال غضب میں وقتان اون کے  
 بچیں گے غم کے جو کماؤ سے استخوان اون کی  
 بچے تو مان گئے ہیں فرستے خان کو  
 غصے باولی کئی ہیں پاسان اون کے

جس نے اپنی جان کو قربان کر دیا ہے وہ اپنے رب کے لئے جان قربان کر دے گا۔

مسیح کا سیکو جنگیہ اون کو بکھو  
 ترپ ترپ کر دے غلط بچان اون کے

پاکان دیکھو  
 ان کی سزاؤں پاکان دیکھو

وہ دیکھنا کو او بٹے نہیں دیتے  
 توئی کو بھی ہم آنکھ بدلے نہیں دیتے  
 میرا توئی نہیں کیا کبھی چلے نہیں دیتے  
 کروٹ او سے تا صبح بدلے نہیں دیتے  
 ہم آئینے سے عکس نکلتے نہیں دیتے  
 دم کوٹے میں جان نکلتے نہیں دیتے  
 ارمان مرئی ل کا نکلتے نہیں دیتے  
 ہم رنگ مانے کو بدلے نہیں دیتے  
 پتھر مری جاتی کا وہ لکھ نہیں دیتے  
 پرانی طبیعت کو پہلے نہیں دیتے

پاکان دیکھو  
 ان کی سزاؤں پاکان دیکھو

شامت یہ صیون ہی کی ہی غلطی ہوئی  
 بس ہر کے دکھو یہی ڈہٹے نہیں دیتے

جس نے اپنی جان کو قربان کر دیا ہے وہ اپنے رب کے لئے جان قربان کر دے گا۔





[illegible][illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

زندگی (انسان کا کام ہے)

پیشانی تیرہ لکھ روپے میں بیانیہ

۱۰۰

آئی ہے منذ وصل میں ہی چونکے ہوئے  
 موجِ تمہرا آج کی مٹی چہرے ہوئے  
 جو بات کہنے چاہی تون یو ہی ہوئے  
 بہر دو ہی سزا کہ خطا بہر دو ہی ہوئے  
 کشتیِ سنبھالی حضرت کیا ڈوبتی ہوئے  
 بیروانوں کی بھائی ہی کسی لگی ہوئے  
 جوئی ہر باتِ جان کی پہچانی ہوئے  
 محض اسے اونکی سچائی دینی ہے ہوئے  
 ہے عند کرب گل سے مقرر سینے ہوئے

ہے تیرگی سے یہ شب غم کو ڈسے ہوئے  
 لکس کس میں یہ طلعے کے پردہ میں جان لے  
 جب تک کہ تر عاشق میں ہر لمحہ جزو رہتا  
 پر گھایا نہ سناؤ کہ پہرہ پوشہ لے لیا  
 نکلا جو خط دل میں یہ خوبی ہے پر گیا  
 اسی لمحہ اس جلائی کی ہوا جڑیں رُخ  
 آگے تو اکٹھے رفت تری تھی بلایا دل  
 دیکھی جو شب شیرازت بجا تو میری طرح  
 آواز درونائے بے دل لگی نہیں

ای منطق جو حرف سخن ہو بچار دون  
نہ دون یراج کل ہی طبیعت خفائی ہے

روکتی ہیں مجھے اور ہوا کے  
چاہیے ہوں اور اور دوسرے  
جاگڑ میں گئے یہ فتنے کفر والی  
جو شوقِ حشر سے ہو سکے پر دل  
آئین پر کین فی انظر و آئے  
نہیں کہتا کہ ہو کہ ہر والے  
حضرت دل سے اور دوسرے  
خیر سے آپ ہی ہیں شہر والے

اذ کو مانع ہیں اونی گروالے  
 دوست پیر کہیں جابہ کی سے  
 میں ہیں ان چور چور کر د  
 اور چالی دس ہی کے دیوانے  
 ان کے دندان وہ ہیں گریہ ہیں  
 کسی خبر کی ہو کبھی میرے  
 ہوش کا سوہ کروں تو بگڑیں اب  
 باقی عشوت حضرت دل بہن

[illegible]













[illegible]







جنگل میں ایک درخت پر ایک چوہا بیٹھا تھا۔ ایک آدمی نے اسے دیکھا تو اسے مار ڈالا۔ چوہا مر گیا۔ آدمی نے اسے لے کر گھر لایا۔ اسے کھانا بنایا۔

<p>جو لوگ ہیں ی شوق تری دیکھنے والے پیرا پیر بند ہی کا خدا کا مہ نہ ڈالے یہ دیدہ ترین مرے شہزاد کو تھا کر دینکے برہمن کو قصائی کے حوالے</p>	<p>اچھا کہ لوگوں نے برق جبل طور سے چمکے صاحب بہت اچھے ہیں براہین میں گستا ہر وقت تصور ہے کسی گل کی جو بقا کا یہ بت وہ بلاہین جو بگڑ بیٹھے کسید</p>
---	--

جز نطق کیسی کو بھی وفادار نہ گئیے  
سب گنتی گناٹے کو ہیں یہ جانچو دیا

<p>اوس غیرت گل سے کہ پلبل ٹونہ پا قسمت سیر می تاک میں انگور ہوں پہ حلقے ہیں غلامی کی نہیں کا تو میں با جائیں خدائیک کہیں فریاد کو نالے ٹٹھے کے بھی کھلو اسی دو چار نو کعبے کی طرح دیر سے جائیں نہ نکالے تار سے یہ نہیں پڑ گئی ہیں پاؤں میں</p>	<p>جھکونہ کرے رشک کے لہو حوالے ساغر میں سیر بادہ گلزارنگ لہو ہو صاحب ہیں حسین جن میں سب کا یکو بند اے بت یہ تری ناشنوائی نہیں غور ہو سے نکلیں رخ کی طرح دیو کی لب کے بت ظلم بہت کرنے لگے جھکونہ دیر سے و خشت میں میری سائے کبھی چہرہ</p>
--	--

ای نطق مضامین کیے اشعار میں پیدا  
کہو دین جو زمین تو بہت گنج نکالے

<p>ہو سے میں تازہ لطف ہی مرا کہ لے جو ہوں ہے وہ داغ ہی گلزار کے لیے و ہونڈ ہے کوئی تو متہ نہیں قرار کو انہوں جنس نہیں بازار کے لیے</p>	<p>کیا چاہتے ہے لعل شکر مار کے لیے اے غیرت بہار ترے رخ کے روبرو شکر سوال پورہ ایسے ہیں مگر بھور یوسف کو نسبت اوس بت پر وہ نہیں</p>
--	--

پیرا پیر بند ہی کا خدا کا مہ نہ ڈالے  
یہ دیدہ ترین مرے شہزاد کو تھا  
کر دینکے برہمن کو قصائی کے حوالے  
جنگل میں ایک درخت پر ایک چوہا بیٹھا تھا۔ ایک آدمی نے اسے دیکھا تو اسے مار ڈالا۔ چوہا مر گیا۔ آدمی نے اسے لے کر گھر لایا۔ اسے کھانا بنایا۔

۱۲۵

جنگل میں ایک درخت پر ایک چوہا بیٹھا تھا۔ ایک آدمی نے اسے دیکھا تو اسے مار ڈالا۔ چوہا مر گیا۔ آدمی نے اسے لے کر گھر لایا۔ اسے کھانا بنایا۔



**باب اول**

قابل مراد ہی صنم کج کلاہ ہے  
دانا قی بن قمر لطف سے لوگوں کی جان پر  
نکلی جو آنکھ سے تو مرہ بن کر رہ گئے  
باتو مخبر فہ مرہ کہ ہیں نسیم کاں کو

دہلی ہول بیس کر آسمان سے  
 دہلا دوس کی علی کی کچھ  
 دہلی ہول بیس کر آسمان سے  
 دہلی ہول بیس کر آسمان سے

ری پورہ جو پونڈ زمین میں ہوں جو  
میں نفی میں ہوں



[illegible]

**کام و نیکی**









[illegible]

<p>مگر اوس گلشن خوبی کی اور لائی ہو          مچھلگو بننا مگر چوڑے میر دا سن          ہم اونہیں آسین آئے نہین خوش          دل ماہو بس من خسرت کا کمین نام نہین</p>	<p>آج اتراتی نسیم سحری آتے ہے          تجمکوائی دست جنون پر وہ دریائی          جام دیتی ہیں جہان شرم دریائی ہو          نظراب کوئی نہ جیتی نہ مری آتی ہے</p>
---	--

نطق اس کے کہی قربان کہ حبیب ہرگز نہ  
چو منی کو مری لب بے اثری آتے ہے

شرک کا حال بری وقت میں ہار گیا  
 تری بغیر جس میں ہے نہ ملک قتل کا  
 جہاں بارود و وقت میں عشق کو پہنچے  
 کندہاں نقش قدم سے قدم پر پہول  
 وہ پہنچے ہیں شبِ غم جو انیا غم پیسہ  
 دیا جہاں کیو کا دنیا نہ اس نہانی سے  
 سلیاس میں بڑی کا چاند ہو وہ جو  
 جیل تھی وہ تو یہ آئی وہ جہاں تو گیا  
 وہاں ہی مری آشفگی کا او سکے سر

خبر دماغ کی لیتا ہنی ل ٹرپ کرینٹق  
بہنڈتا بسراب موج بقراری

پہر اوس گونہ دی بروہاری ہے  
وہ ایک موجد دریاہ شگباری ہے

100

گراوس گلشن خوبی کی اور لائی بو  
 جھنگو بدنام مگر جوڑ دے میرا دامن  
 ہم او نہیں آہ میں آئے نہیں تھوڑا  
 دل مایوس میں خسرت کا کہیں تم تین

اہج اتراتی نسیم سحر آتے ہے  
 جھنگو ای دست جنون پردہ درمیانی  
 جام دیتی ہیں جہان شرم فری آتی ہو  
 نغراب کوئی نہ جیتی نہ مری آتی ہے

نطق اس لہ کی قربان کہ جب کہ کرون  
 چومنی کو مری لب لبب اثری آتے ہے

یہ بیکسی تو بہن جالسی ہی پیاری ہے  
 مری نگاہ میں ہر بھول زخم کاری ہے  
 پیانی جامہ درسی عین پردہ داری ہے  
 خرام نام نہ ترا باد تو ہمارے ہے  
 یہ طرز شمس انداز گلکاری ہے  
 گناہ کا یہ محبت کی لاش بہار ہے  
 بناؤ اوسکے لیے میری سوگاری ہے  
 ہمارا ہوش مگر یارگی سواری ہے  
 یہ جس نے نہ زلف پریر قوری سنواری ہے

شریک حال بری وقت میں جاری ہے  
 تری بغیر حرم میں آہ زنگ قفل کا  
 جیسا پردہ و خشت میں عشق کو پہنے  
 کتے ہیں نقش قدم سو قدم قدم پرپول  
 وہ پیچھے ہیں شب غم جو انیا غم پیسہ  
 دیا جہاں کو کاندھا نہ اس نہائی سے  
 سلیاس میں بولی کا چاند ہو جو  
 جب کہ فی وہ تو یہ آئی وہ جہاں تو جیا  
 وہاں ہی مری آسٹنگلی کا اوسکے سر

خبر دماغ کی لیتا ہی لٹ پٹ پٹ کر نطق  
 بلند تا بلبل موج بقراری ہے

یہ انیا ہے وہی شوگرین میں خواری ہے  
 مگر کا کھاں پو پو جو یہ خوش زاری ہے

پراوس گلہ بہن وہی سرد ہماری ہے  
 وہ ایک موجہ دریاہ آشکباری ہے





جگر و دودہ و لہو جالی میں نہ لگے  
 خوشنویسی کا یہ صدارت ہے  
 اس کا وہ حسن کی الف و کاف  
 ابان کو اور دلی سے جو  
 قول سخن کو یہ میں خیرین سے  
 لشکر کی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

مقام  
مفتی محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی

۱۵۸

\_\_\_\_\_





عبادت الہیہ

عقادات اسلامی

[illegible]

۱۴۰  
چیکلی آغیصوت آلب  
بلبل کوپل با دیو کا دیو  
رج لانی قوب بخت آلب  
کس کو مست باد بون چین  
جانا چون من نرکت آلب  
از سنج حله سرب

مجلس شریعت

<p>میدان تصور کا ملا جلوہ گری کو  جو چاہے وہ پا مال کرے اور کی گلی میں  نشتوں کے لب خم سے فریاد ہے جاری  بیگانہ زمین کو یہ نفس بے اثر اپنے</p>	<p>لیکن اوس سی پیر بھی گلہ تنگ ہے  ہر صفت نفس قدم و وقت پڑا ہے  یہ خوف ہی قاعی کا کہ رن بول نا ہے  یہ بھی ہی اثر اوند کو اگر صفت ہوا ہے</p>
--	---

خالی کوئی بات اوکی سرانسی نہیں شق  
غیر زمین علما نیکو وہ سیرگر مر وفا ہے

قبائلی پرکھ گڈی کی وصال ڈٹا ہے ہوئے  
دبائی سر کو تمشاد پر ہی جھکا ہوئے  
ہوا جو گرم فغان میں تو خوشیوں کے گما  
ہزار کیوں یہ بت سیخ منے نہ ٹھیکر گے  
عجب نہیں جو نہ فکیریں وہ صبح شکر کو ہی  
وہ سیر کو جو چلے ہر طرف سی ہی پیدا  
فغان کی ساتھ جواڑے ہیں لگی رکھ لے  
چراغ داغ جوانی چلے ہیں پیری تک  
یہ شوق تو کوئی دیکھی جو وہ غفلت میں  
نہ ابرو دن پر اسی ہی ہوا سقندر نازان  
بائیں خیال کہ نازک داغ ہے وہ شوخ  
کہاں قینوں کا منہ ادا لب کو بوی کہان  
در او سنگی نفوس کے مشاطہ نان بجا سپر

ماہی کی کشتی میں ایک شخص نے ایک بیل کی شکل میں ایک  
 بیل کی شکل میں ایک بیل کی شکل میں ایک بیل کی شکل میں ایک  
 بیل کی شکل میں ایک بیل کی شکل میں ایک بیل کی شکل میں ایک  
 بیل کی شکل میں ایک بیل کی شکل میں ایک بیل کی شکل میں ایک

شہید ناز بڑا مین کے ہر طرف سے نہ  
 نہ عاشقو مکا دکھا دل تو سخت بالوئی  
 ہر خیال فرادل کا وقت شام کی  
 وہ قاتل آجے پاتجے نہیں معلوم  
 اور بہا تیا غیبت شوق دل بہت گیا  
 شب وصال ہی پورا نہ لطف وصال تھا

چلو زاروں میں امنی را اور ہمای ہو  
 غریب آپ ہی ل میں چون کما ہی ہو  
 خدا کی اسطے بجاری کو تجاے ہوئے  
 میں تیو دی میں ہوں لکھو گلی لگا ہی ہو  
 خدا کی پاس نجا و نگاہی ہمای ہوئے  
 مری کنا میں ہی بدن چرائی ہوئے

نہ کیسی تچ کرین عاشقو کسی کیسے نطق  
 یہ رو میں میں تینوں کی سر مر ہائی ہوئے

وہ شوخ رنگ روپ میں جو گل کی چوٹ ہے  
 ایسا دماغ فرقت ساقی میں ہے ضعیف  
 و چشمی تو ان صم نازنین کے ہیں  
 چمکا ہوا ہے عارض ساقی کی عکس سے  
 یوں بیت پگڑی ہر تہی ہر گھر جو سیا  
 رہتا نہیں ہوں کیا دل پرورد وینہ لیرش  
 چوٹی کی تچ کر کے نکالی گی اوسکی بل  
 فوج خزان کی دوڑنا آنے والے ہے  
 صحن چمن کو محفل رنگین کا رشک ہے  
 تو ابھی لی میں ہی لی لہلہ کی چوٹ ہے  
 فرقت کی چوٹ خندہ قلعہ کی چوٹ ہے  
 ستر کے ضرب پنے لیے گل کی چوٹ ہے  
 خورشید میری قیج مل کی چوٹ ہے  
 سینے پر اوسکے میری تو گل کی چوٹ ہے  
 مجھ میں ہیں کیوں گل و لیل کی چوٹ ہے  
 سنبل پر آج باری کا گل چوٹ ہے  
 مدت سی شاہ گل کی تجل کی چوٹ ہے  
 جا رو بکس پر آپ کی سنبل کی چوٹ ہے

ای نطق تو بیکانہ ہی بزم سخن میں آج  
 اب شاو و غنیم تیری طرف گل کی چوٹ ہے

شہید ناز بڑا مین کے ہر طرف سے نہ  
 نہ عاشقو مکا دکھا دل تو سخت بالوئی  
 ہر خیال فرادل کا وقت شام کی  
 وہ قاتل آجے پاتجے نہیں معلوم  
 اور بہا تیا غیبت شوق دل بہت گیا  
 شب وصال ہی پورا نہ لطف وصال تھا  
 چلو زاروں میں امنی را اور ہمای ہو  
 غریب آپ ہی ل میں چون کما ہی ہو  
 خدا کی اسطے بجاری کو تجاے ہوئے  
 میں تیو دی میں ہوں لکھو گلی لگا ہی ہو  
 خدا کی پاس نجا و نگاہی ہمای ہوئے  
 مری کنا میں ہی بدن چرائی ہوئے  
 نہ کیسی تچ کرین عاشقو کسی کیسے نطق  
 یہ رو میں میں تینوں کی سر مر ہائی ہوئے  
 وہ شوخ رنگ روپ میں جو گل کی چوٹ ہے  
 ایسا دماغ فرقت ساقی میں ہے ضعیف  
 و چشمی تو ان صم نازنین کے ہیں  
 چمکا ہوا ہے عارض ساقی کی عکس سے  
 یوں بیت پگڑی ہر تہی ہر گھر جو سیا  
 رہتا نہیں ہوں کیا دل پرورد وینہ لیرش  
 چوٹی کی تچ کر کے نکالی گی اوسکی بل  
 فوج خزان کی دوڑنا آنے والے ہے  
 صحن چمن کو محفل رنگین کا رشک ہے  
 تو ابھی لی میں ہی لی لہلہ کی چوٹ ہے  
 فرقت کی چوٹ خندہ قلعہ کی چوٹ ہے  
 ستر کے ضرب پنے لیے گل کی چوٹ ہے  
 خورشید میری قیج مل کی چوٹ ہے  
 سینے پر اوسکے میری تو گل کی چوٹ ہے  
 مجھ میں ہیں کیوں گل و لیل کی چوٹ ہے  
 سنبل پر آج باری کا گل چوٹ ہے  
 مدت سی شاہ گل کی تجل کی چوٹ ہے  
 جا رو بکس پر آپ کی سنبل کی چوٹ ہے

شہید ناز بڑا مین کے ہر طرف سے نہ  
 نہ عاشقو مکا دکھا دل تو سخت بالوئی  
 ہر خیال فرادل کا وقت شام کی  
 وہ قاتل آجے پاتجے نہیں معلوم  
 اور بہا تیا غیبت شوق دل بہت گیا  
 شب وصال ہی پورا نہ لطف وصال تھا  
 چلو زاروں میں امنی را اور ہمای ہو  
 غریب آپ ہی ل میں چون کما ہی ہو  
 خدا کی اسطے بجاری کو تجاے ہوئے  
 میں تیو دی میں ہوں لکھو گلی لگا ہی ہو  
 خدا کی پاس نجا و نگاہی ہمای ہوئے  
 مری کنا میں ہی بدن چرائی ہوئے  
 نہ کیسی تچ کرین عاشقو کسی کیسے نطق  
 یہ رو میں میں تینوں کی سر مر ہائی ہوئے  
 وہ شوخ رنگ روپ میں جو گل کی چوٹ ہے  
 ایسا دماغ فرقت ساقی میں ہے ضعیف  
 و چشمی تو ان صم نازنین کے ہیں  
 چمکا ہوا ہے عارض ساقی کی عکس سے  
 یوں بیت پگڑی ہر تہی ہر گھر جو سیا  
 رہتا نہیں ہوں کیا دل پرورد وینہ لیرش  
 چوٹی کی تچ کر کے نکالی گی اوسکی بل  
 فوج خزان کی دوڑنا آنے والے ہے  
 صحن چمن کو محفل رنگین کا رشک ہے  
 تو ابھی لی میں ہی لی لہلہ کی چوٹ ہے  
 فرقت کی چوٹ خندہ قلعہ کی چوٹ ہے  
 ستر کے ضرب پنے لیے گل کی چوٹ ہے  
 خورشید میری قیج مل کی چوٹ ہے  
 سینے پر اوسکے میری تو گل کی چوٹ ہے  
 مجھ میں ہیں کیوں گل و لیل کی چوٹ ہے  
 سنبل پر آج باری کا گل چوٹ ہے  
 مدت سی شاہ گل کی تجل کی چوٹ ہے  
 جا رو بکس پر آپ کی سنبل کی چوٹ ہے

یہ صلیب میں وہ عادت گئی لڑائی کے  
 برسر موت تھا جس نے یہ طعنہ سنوایا  
 نہو کے کہی ہنس رہے تھے فکا  
 بندہ مانہیں ہے دیکھنا راشک خٹین کا  
 کوی وہ دھوی ہم چکی حسینوں سے  
 اگلی نینہ تو سے چنے یہ خود سینے  
 ہوا حلال ہر جس نے دم محبت کا  
 وفا پرائی تھی آتی تے پر نہ اسے دیا  
 دم نگارہ دیا یوں بستہ لب کا  
 نقص میں تھی جو اسیر محبت صیاد

جو میں فی زمانہ لگایا تو کاتھنا پانی کے  
 وہ کہہ رہی ہیں ہر لاش جو فانی کے  
 کہا نہیں سرور یہ بیچ لائی میزانی کے  
 یہ ایک لہر ہے دیباہی آشنائی کے  
 جو شمع بجھ کر جا نہیں ہو کلائی کے  
 جھاری اونی کوئی شکل جو صفائی کے  
 لٹی ہوئی ہے وہ تیوری چری قصائی کے  
 ولانی شرم اونہیں بہت فی ہونائی کے  
 زیادہ شرب دیدار پر ہوا سنے کے  
 حلال ہو گئے کشتے ہی ہم رانی کے

یہ صلیب میں وہ عادت گئی لڑائی کے  
 برسر موت تھا جس نے یہ طعنہ سنوایا  
 نہو کے کہی ہنس رہے تھے فکا  
 بندہ مانہیں ہے دیکھنا راشک خٹین کا  
 کوی وہ دھوی ہم چکی حسینوں سے  
 اگلی نینہ تو سے چنے یہ خود سینے  
 ہوا حلال ہر جس نے دم محبت کا  
 وفا پرائی تھی آتی تے پر نہ اسے دیا  
 دم نگارہ دیا یوں بستہ لب کا  
 نقص میں تھی جو اسیر محبت صیاد

یہ صلیب میں وہ عادت گئی لڑائی کے  
 برسر موت تھا جس نے یہ طعنہ سنوایا  
 نہو کے کہی ہنس رہے تھے فکا  
 بندہ مانہیں ہے دیکھنا راشک خٹین کا  
 کوی وہ دھوی ہم چکی حسینوں سے  
 اگلی نینہ تو سے چنے یہ خود سینے  
 ہوا حلال ہر جس نے دم محبت کا  
 وفا پرائی تھی آتی تے پر نہ اسے دیا  
 دم نگارہ دیا یوں بستہ لب کا  
 نقص میں تھی جو اسیر محبت صیاد

محبت شہر ہے شہر بان جہان ہی خلق  
 وفا تو کیا کہ نہیں سہم آشنائی کے

اس قدر بھی کشش دل میں اثر کافی ہے  
 دو لون کالون میں ہیں ایک ایک گرا کافی ہے  
 نغمہ کیا یہ فرمیں غم سحر کا سنے ہے  
 قتل کرنے کو یہ خالی ہی کر کافی ہے  
 سنگ خشت آج ہماری تیر سر کافی ہے  
 گٹ کر جالے کو تا خبر سحر کافی ہے  
 اسی قراہ کا پس ایک شہر کافی ہے

گاہ بیگاہ ادھر اوسکا گز رکافی ہے  
 شوق دیو میں نزاکت اونہیں کجافی ہے  
 شوق اگر دل میں شہر کے ہی تولی اور کافی ہے  
 نہ لگا تیغ دیکھا جھک لکنا زہر ہے  
 سر شکنای شب تم میں گمان کا تکمیل ہے  
 اور صد مون سے شب جو میں کیا جھٹکا ہے  
 نہ جلا ہو شب غم کہ تھی جو میں کو

یہ صلیب میں وہ عادت گئی لڑائی کے  
 برسر موت تھا جس نے یہ طعنہ سنوایا  
 نہو کے کہی ہنس رہے تھے فکا  
 بندہ مانہیں ہے دیکھنا راشک خٹین کا  
 کوی وہ دھوی ہم چکی حسینوں سے  
 اگلی نینہ تو سے چنے یہ خود سینے  
 ہوا حلال ہر جس نے دم محبت کا  
 وفا پرائی تھی آتی تے پر نہ اسے دیا  
 دم نگارہ دیا یوں بستہ لب کا  
 نقص میں تھی جو اسیر محبت صیاد

یہ صلیب میں وہ عادت گئی لڑائی کے  
 برسر موت تھا جس نے یہ طعنہ سنوایا  
 نہو کے کہی ہنس رہے تھے فکا  
 بندہ مانہیں ہے دیکھنا راشک خٹین کا  
 کوی وہ دھوی ہم چکی حسینوں سے  
 اگلی نینہ تو سے چنے یہ خود سینے  
 ہوا حلال ہر جس نے دم محبت کا  
 وفا پرائی تھی آتی تے پر نہ اسے دیا  
 دم نگارہ دیا یوں بستہ لب کا  
 نقص میں تھی جو اسیر محبت صیاد

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

تیرا مبارک ہوں گراں جاپون کو  
 فرج بیکسے زاہد تو شب وصل نہ کر  
 ننگ ناتھوسٹ بونے کی عبت نکو تھے  
 دل بتیا کج تسکین بڑی بات نہیں  
 حسن کا اور کسی سے نہیں ریکسا نا شرط

ہوں بسک وح مجھی تیر نظر کافی ہے  
بس جبری پہرے کو مرغ سحر کافی ہے  
ای فطرتی سلی لئے دیدہ تر کافی ہے  
اسکے ایک غنایت کی نظر کافی ہے  
اگر گن کی لیے بس نی نظر کافی ہے

رفع رسوائی الھت کے لیے زبرد کہا  
نطق اس شہر سے کچھ روزوں میں ختم کافی ہو

اندر پہرے جو سی نو تسم کیوں ادا سے  
 اچھے رہیں حضور پہ بندہ برا سے  
 امید میں رہوں ہی نہی وہ خفا سے  
 عادت تو تھو اونہیں کو تین ہی امید ہو  
 رشک عدد کوئی ایک تسم تو نہ نیکے ہسم  
 رکھ لی خدائی شرم کبیت فداہ دی  
 بگڑے تو ہو جو رشک آبی تو میں کہوں  
 بوسی کئی رز وہی لب شستیاں کو  
 کہتے ہیں ہم سی خیر کے حق میں قبول ہو  
 وہ خوراک رنگ میں ہے ہیں ات دن  
 تو تھو تو رات غیر مگر کیوں ہستائیں آپ  
 بحث سیاسی بارہ چاروں میں ہیں ہو

جو رو کر تلافی و عذر جھاسی  
 ایسی نہادہ دیکھ میں یوں فاسی  
 اچھا یہ عرض حال ہماری گھاسی  
 خوش میں ہم ہے رقیب تجھی ہر فاسی  
 اسکے سوا نہ کون سی ترے بھاسی  
 بیدار چسلی نازادوٹھائی جھاسی  
 سب جنشین تھارے مری آشنا سے  
 وہ پای نازکین جو زمین نقش پا سے  
 یہ کو سنا نہیں بحث اجماع سے  
 اس فل کو کیا کرے کوئی ناسا سے  
 کیا کچی گانہ ہمیں نے کیا سے  
 گورنگ غیر نہین سکے سہا سے

[illegible][illegible]



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

ایں چہرہ و جہ ساتھ ترا کیسے دے سکے  
غریبی کی سہل رقیبت سے حق ہی غنی غنی یار  
باز آراستہ خان جو کیلئے تھا تو دلی جان  
الطاف فرام ہے تو مشق خسرا دم کو  
ایدل جو وہ نشہ می بین سہل گئی  
کیا شاہوہ دوستوں کا گلہ و دشمنوں کا کیا  
لب غنچہ بند رکھ کہ دین گوی نہیں

چرخ اوسکے واسطے ہے زمین شروع اولی  
کیونکہ پھر تیسرے کیا ہیں میں تیسرا واسطے  
شہور اساتین کے ہم سب یقین تیری واسطے  
درکار ہو گا خوش برین تیرے واسطے  
وزیر غائبین تو زمین تیرے واسطے  
دل بھی جب فانیں میں تیرے واسطے  
ولیا بنم نگین تیرے واسطے +

تو اور وہ تودو لون میں رسوایوں کی خوش  
چلتے ہیں نطو ہا کہ ان میں ترے واسطے

وہ مست ادا برقع ادا ہائی ہوئی اجا  
ایسے ہی وہ کیا بن جواؤ نہیں حرم نہ اجا  
معلوم ہے کہ جان تو وہ چہرے کو لین  
ظاہر دل کہ حرم کے دوش خوشے کو  
نا تنوئی ساسی کا تو احوال ہے ظاہر  
الدو نہیں مجسبتی بیوجہ عداوت  
سج ہی کہ وہ بند ہے برائی حضرت ناصح  
افشا کرے کوئی مری تو نہی دل کو  
نالہ ادا کیا وقت طلق حسین اثر ہو  
فصل میں بہت شمع کی گری نہیں جھی

کائنات سے جو سننے ہیں ان کو نہی کہا جا  
 پر مجھ سے ہی کچھ جوشِ قلب میں کہا جا  
 پر مجھ ہی تو مشکل ہے ذرا دیر کہا جا  
 ایسا سو دشام کا بھی مفت نہ ا جا  
 خود حسن کی شومی ہی مگر بردہ ا جا  
 بی لہو میں مر خون تان نہی جو بیا جا  
 تنہائی کیا بچے جس کی ہو مہا جا  
 یہ اور مصیبت ہی خودہ کہ گھر ا جا  
 ہاں جان کی غم جو مگر رحم ا نہیں جا  
 اتنا بھی چہرہ کہ کہنے میں نہا جا

۱۶۵

[illegible]







بیا که بیایم و در این راه  
با هم باشیم و در این راه  
با هم باشیم و در این راه  
با هم باشیم و در این راه

نظر سے ہر شے کی طرف متوجہ رہو  
 ہر شے کی طرف سے نظر نہ اٹھاؤ  
 ہر شے کی طرف سے نظر نہ اٹھاؤ  
 ہر شے کی طرف سے نظر نہ اٹھاؤ

نظر سے ہر شے کی طرف متوجہ رہو  
 ہر شے کی طرف سے نظر نہ اٹھاؤ  
 ہر شے کی طرف سے نظر نہ اٹھاؤ  
 ہر شے کی طرف سے نظر نہ اٹھاؤ

نظر سے ہر شے کی طرف متوجہ رہو  
 ہر شے کی طرف سے نظر نہ اٹھاؤ  
 ہر شے کی طرف سے نظر نہ اٹھاؤ  
 ہر شے کی طرف سے نظر نہ اٹھاؤ

نظر سے ہر شے کی طرف متوجہ رہو  
 ہر شے کی طرف سے نظر نہ اٹھاؤ  
 ہر شے کی طرف سے نظر نہ اٹھاؤ  
 ہر شے کی طرف سے نظر نہ اٹھاؤ

نظر سے ہر شے کی طرف متوجہ رہو نظر سے ہر شے کی طرف متوجہ رہو	
وہ شوخ فی طرز کا جتنا زود کمائے سے آئے جواب خط شوق کہو تر کیا رنگ حسینو نکالنے آگے پتھر کے تو مورت سے تسلی نہیں ہوتی علیہ سے تو زندہ ہوا آنکھ کا مارا جہنم جہاں تو شاخ گل تر بود چمن تر امید رانی تو اوڑی کچھ نقص نہیں چو رنگ کری کشتی عشق بہن حاضر علیہ کی مافی کی مری مرد جلا ہے اسے فاختہ سرو اوپر برابر ہو کمانی منہ کھول کی دوسرے کی کیا بند دم اوکا سنٹی ہی ہزاروں کی کل جائیں گے جاگیر	مستشو قو کو عشاق کا انداز دکھائی قسمت کا بنا کھیل گرہ باز دکھائی تصویر سو تو خاک کے کا انداز دکھائی تجارت نہ بیت خسانہ بر انداز دکھائی اب بات ہے لیل یکا اعجاز دکھائی تنگر جو چلے سر کا انداز دکھائی اٹار جہاں تیزی پرواز دکھائی تلوار کے جو ہر نگہ ناز دکھائے مسمدم لب جان بخش فی اعجاز دکھائی رفقار نہ گفتار نہ انداز دکھائے کیا منہ سو تفرقہ انداز دکھائے خالق نہ مزاج آپ کا ناساز دکھائے

ای نظر سے ہر شے کی طرف متوجہ رہو ای نظر سے ہر شے کی طرف متوجہ رہو	
رات آدھی گئی آگے نہیں آئے والے کیون تر پل میں ہی شادیدہ ہیں کی دا ستم جو روہ جو کچھ کریں تو رہا ہے	سورج کی مری قسمت کے جگانی دا پیشواہی کے لیے بوشن میں جانو دا غیرے عمار مصاحب ہیں تسکناو دا

ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر اپنے گھر تک  
 ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر اپنے گھر تک  
 ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر اپنے گھر تک  
 ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر اپنے گھر تک

<p>                             آج وہ عیر کوہین ساتھ سولاسے دلا                              بچھے کیا نقش دو عالم کے ثنائے دلا                              روٹی جاتی ہو کسان میری نے دلا                              شاہد ہوتی ہیں مجھی میرے جلائے دلا                              آئین گی بہانہ کے دیوار سبب آئے دلا                              اسطرن دیکھ تو او اٹکھہ چورائے دلا                              بیٹھتی جاتی ہیں قنوں کے اوٹھائے دلا                              چونک ہو قوت کی کجخت جگانے دلا                              چوکتی ہیں زمینیں الفت کو جٹانے دلا                              قنوں میں ہیں یہ مالو کی اوڑھائی دلا                              بہرین بیچ پچھلے ہیں گانی دلا                              کون ہوتی ہو مری زمین سمانی دلا                              ترک کی خود شہید ہیں گودہ ستانے دلا                         </p>	<p>                             تیسرے درو کی مجھی شام سے اپنی شکلا                              ایک نشی کے لئے لاکھ کاڑھی نقشے                              سیرین دم مرغ یہ رو کر بولے                              نرم عالم میں کر شمع شب تیرہ ہوں                              روٹی کے لئے تم شوق سے کھو ہوں                              جان بچان ہی تھی کسی کو یہ تھی                              آمد شہر کی اور سن میں آغاز ہوئی                              تانی پھلی کو جو کرنا ہوں تو وہ تھی                              اپنے ہاتھوں یہ ستم کرتے ہیں اپنے اوپر                              داویدادی عجز ہوں سے نافر                              کیا شعلہ ہی منظور ہو جائے                              کیا بتو بندہ بھی ہو خدا کے گھر کو                              جو کسی موڑ کے منہ طغی سے میری بلا                         </p>
---	---

<p>                             قطع اب گھر سے نکلتی کو ہی وہ نور نظر                              ہیں کد بر بالون تیرا نکھین بھائی لے                         </p>	<p>                             نابری میں وہاں فتنہ دھانی والی                              ویکین کیا ماری پری کسی کو ڈان والی                              ہیں ہی ایک گیسو سمجھ عساری                              کچھ سی کو اونکو سکھائی ہیں فانی معنی                         </p>
--	---

ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر اپنے گھر تک  
 ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر اپنے گھر تک  
 ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر اپنے گھر تک  
 ہر ایک کو اپنے گھر سے لے کر اپنے گھر تک

کون یہ کہو مسلمان ہیں اوٹھائی والے  
 کہ توڑی دولت خوبی کی گمانی الی  
 کیسے کا سیکو کہیں ہوگی پلانے والے  
 کیسین پہلو سی نہ زانو کی بانے والے  
 و سیر و پر ہو جو کے لگنے والے  
 میری طالع ہیں خود او ستا وڑائی والے  
 کون در تابی اگر تم ہوتا ہے والے  
 میر تو نظر آئے جو جگائے والے

کون یہ کہو مسلمان ہیں اوٹھائی والے  
 کہ توڑی دولت خوبی کی گمانی الی  
 کیسے کا سیکو کہیں ہوگی پلانے والے  
 کیسین پہلو سی نہ زانو کی بانے والے  
 و سیر و پر ہو جو کے لگنے والے  
 میری طالع ہیں خود او ستا وڑائی والے  
 کون در تابی اگر تم ہوتا ہے والے  
 میر تو نظر آئے جو جگائے والے

کو چہ یار میں ہم سب سی الگ ہو رہیں  
 نسبی ہو سہ کوئی نیم نگہ نیم ادا  
 چمک گئی ہر گرم سانی دریا دل سے  
 دور بیٹھا ہوں بیون کیوں ہیں باغ و بہار  
 آتش شوق میں سوختہ جان حل بھیج  
 نہ عود او کو سکھائیں زینت کوڑا بین  
 اس ناکت پراچی ہوگی تیر ہی کیا خوب  
 درو سترام ہی سے بنا یا شب وصل

خسے منہ میرا تو بکڑا ہی برائے میں نطق  
 اہانہ کیسین فراغت کی چڑھانے والے

بدنام مفت سارے زمانے میں کر گئے  
 آہ اس قدر رساکہ فلک سے گزر گئے  
 دم سہرہ شہری غمزدہ شے صل کر گئے  
 آتے کو تارے رات میں فضا باغ خیال  
 گیسٹا شکار دل نگہ حجاب نے  
 تیج جفا میں سے سسکا کرے رقیب  
 جمیت حواس شیرازہ کھل گیا  
 نکالے صبا سی ہی وہ ہوا کمانے پشتہ  
 دلو جو وجود رات کو تہذوق دردی

کون یہ کہو مسلمان ہیں اوٹھائی والے  
 کہ توڑی دولت خوبی کی گمانی الی  
 کیسے کا سیکو کہیں ہوگی پلانے والے  
 کیسین پہلو سی نہ زانو کی بانے والے  
 و سیر و پر ہو جو کے لگنے والے  
 میری طالع ہیں خود او ستا وڑائی والے  
 کون در تابی اگر تم ہوتا ہے والے  
 میر تو نظر آئے جو جگائے والے

کون یہ کہو مسلمان ہیں اوٹھائی والے  
 کہ توڑی دولت خوبی کی گمانی الی  
 کیسے کا سیکو کہیں ہوگی پلانے والے  
 کیسین پہلو سی نہ زانو کی بانے والے  
 و سیر و پر ہو جو کے لگنے والے  
 میری طالع ہیں خود او ستا وڑائی والے  
 کون در تابی اگر تم ہوتا ہے والے  
 میر تو نظر آئے جو جگائے والے







[illegible][illegible]

<p>جفا کر ظلم سے فاش ہو چکے          زمینیں ہو گئی اب تو کیا ہو چکے          زمین آسمان ایک ل ن لی لیا</p>	<p>اب ایسا نہ لو گا خطا ہو چکی          شرفِ فضل ہے واپس آیا ہو چکی          تیرے بچے ہی انتہا ہو چکے</p>
--	---

میرا دل جیسے آتش ہو گیا ہے  
 میرا دل جیسے آتش ہو گیا ہے  
 میرا دل جیسے آتش ہو گیا ہے  
 میرا دل جیسے آتش ہو گیا ہے

<p>یہ آواز دل جانے والا تھا          عدد سے بھی آخر گزرا ہی گئے          جو دل اس کے پر ہرگز نہیں          بند ہی اسکی بوٹی سی قدی          مہ چارہ چار نہیں ہوئے          پتنگا سی جو ایک سے جان زار          مری نامی سن سنکی بولا وہ بت          تمہیں کج مری جان کچھ ہو تو ہو          کہیں کیا ہو رہا تھا ایک آہ پر</p>	<p>میں ہو چکے ہیں وہاں          نہ گئے تھی تھی دغا ہو چکے          تو مجھے بھی اسے وہاں          صنوبر کے نشوونما ہو چکے          ترقی کے بھی انتہا ہو چکے          وہ اوس شمع ویرقا ہو چکے          شکایت دے نا خدا ہو چکے          مسیحا سے میرے وہاں ہو چکے          وہ کجبت بھی نارسا ہو چکے</p>
--	--

ادھر ریگامی طوق جوش شباب  
 دلیانے شرم و حیا ہو چکے

<p>گو موت شب بجز آنے پر اڑی ہے          لٹا نہیں میدان سی گویا کڑی ہے          اسی طرح نکل کر گستاخ کے غم میں          پر دین ہی ہے حسن تماشا طلب کا          بوسوں کی بری جاتی ہی اچھی طرح سے          پر وہ جواوٹا یا ہو گیا ہو گیا ہو گیا          بجلی کی طرح جس سے نہ ظلم          رونی میں ہیں نکتہ گردوں کی کا دین</p>	<p>جھک کر تیار ہو گیا کہ سرائی ہی کڑی ہے          انسان ہی کہ دیوانہ تراد ہو پ کڑی ہے          جام سے گور لے وہ جو کڑی ہے          دیوار میں وزن کی جگہ آگ بھڑکی ہے          یہ نہ دیکھا اڑتا نہیں شہت کی لڑکی ہے          رشتہ داروں کی شمع کی کیا شہر ہے          مہا وکی نہ جالی میں نہ سائون کی کڑی ہے          جو مار ہی سکوٹکا وہ ہو نوکی کڑی ہے</p>
---	--

۱۷۵

میں ہی مہر زاد ترسا  
 دلیا غصہ ہی کی آواز ترسا  
 سر دلیا غصہ ہی کی آواز ترسا  
 سر دلیا غصہ ہی کی آواز ترسا

میں ہی مہر زاد ترسا  
 دلیا غصہ ہی کی آواز ترسا  
 سر دلیا غصہ ہی کی آواز ترسا  
 سر دلیا غصہ ہی کی آواز ترسا



چند روز پہلے ایک شخص نے میری خدمت میں آکر کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو کہ میری طرح ہے۔

میں نے اس شخص کو دیکھا ہے جو کہ میری طرح ہے۔

میں نے اس شخص کو دیکھا ہے جو کہ میری طرح ہے۔

میں نے اس شخص کو دیکھا ہے جو کہ میری طرح ہے۔

پہوٹ پہوٹ اس قدر اچھا نہیں لگا  
چاہتا تھا نہ تری بزم سے دل چاہیگو  
اسکے پاس ج تو کلاں کی پہان ہی نیا  
اوپر کی خاطر کو گر ان غیر کے دلوں ہماری  
اثر نالہ ہے وابستہ درد و آفت  
ایچی را چہ زوال دس سے نہ کہ خوف کروی  
فہم ای نکل ہی کہ بلبیل کو ملی کچھ فہم  
کہ نہ وحشت میں غزالوں ہی کی سرسبزیاں  
غور سے بحر جان گزران جب دیکھا  
یہ خط بہر نہیں اونی کیوں نہ نزدیک  
اشقی طاقت ترے آئی سی بہنیں آئی  
وکی ہی جیت تھی لطف کی جس خلقی میں  
اس نچھٹا غلط انداز سی کیا تسکین ہو  
غیر کے پاس کیلئے نہ اوی جوڑے کے  
گھر سے نکلے شربت عہد کبھی ہو کہ تیاب  
خبط گرہ سے ہی گسکا مجھے دل کا ہر دم

نطق کسل جامی ہماری گ جان کی قسمت  
اگر او سپر درزہ یار کا شہر بیٹھے  
زخم دل گو یا نہیں پریشا کے سیدادہ

میں نے اس شخص کو دیکھا ہے جو کہ میری طرح ہے۔

سنة الف و المئتين و الخمسين و اربع مائة  
في شهر ربيع الاول سنة الف و المئتين و الخمسين و اربع مائة  
في شهر ربيع الاول سنة الف و المئتين و الخمسين و اربع مائة

و







۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

لا صحت له في قوله لا يورثه

ایک تو جو ٹا وعدہ کرتے ہو کیوں مٹھوں آپ کیوں مٹاتی ہیں بند مٹھی ہے غنچے گل کے قرمیاں لین لعلیوں کی ہزار ہر کنائے مین ایک اشارہ جدا وقت فرصت کبھی سناؤنگا	دوسری ناتہ میرے صبر ہے یہ گلی ہے کہ آپ کا گھر ہے ہر کسی کو محبت زر ہے کب صوبہ تر ہے برابر ہے ہر ادا میں ادای دیگر ہے شوق کا میرے ایک قطر ہے
---	--

میرے آہ و فغان کی آگے نطق  
کان کے بات شور محشر ہے۔

ادھر ہم آئی اودھراپ کو لال ہوئے  
 ہوا یہ طول شب غم سفید بال ہوئے  
 خدا می خضر کرے عمر سچ و غم کے دراز  
 کیا تھا ہے شب ہجر کے نہیں معلوم  
 کہان ہے ارجح الاوت کی ہی حضور گاہ  
 کہاری شیخ نے مریخ سے لڑائی آنکھ  
 بجال کیا کہ گلی میں ہینک مسکین شوق  
 غرور و نخوت الگ ہے جفا می جو لالک  
 تمہارے رقص نے بسمل کار رقص کھلایا  
 مریض خال تنی ماری قضا کی کوئی کے  
 لطافتیں نہ بدینیں شباب بہر دین

[illegible][illegible]







زنجیر چاہیئے مجھے موج شراب کے  
ہر ذریعہ میں جہان ہی میں آفتاب کے  
اونٹنگلی کے بدلے منہ میں قلم تھی شراب کے

اگر زمینیں یا کہ لکھنؤ و سرسری غزل  
ساتھ رہا تھا مگر دوبارہ شہر اس کے

اوٹ آنے کے لئے کھڑی کی حجاب  
بجلی ہر ہاگی چوڑے کملی حجاب کے  
کہ کھڑی بیچ جی کرم بے حساب کے  
نہ بخور برق موج نہی اضطراب کے  
وہ شمع خیر مانک نامہ نقاب کے  
دیکھو صبا نے کیا مری مٹی خراب کے  
خود او کی گھر ہے فاتحہ خوانی شہاب کے  
تیلی نکل پڑی ہے یہ جیگر رکاب کے  
ہے دھوم اس پر صبا صاحب کتاب کے  
یہ جہانیں ہے اوتری سہا س عذاب کے  
تو نے تو ای قضاوی مٹی خراب کے  
مٹی شکار کی ہی یہ مٹی حجاب کے

دیکھو اسی گلی میں اگر ہی تلاش طوق  
رہی کہ ہے جگہ وی خانہ خراب کے

دیوانہ کر دیا ہے کسی چشم مست نے  
 لایا ہے ایسے وادی تفسیدہ میں جنوں  
 ظلی سے ساقیابی مجھے ذوق میکشے

اگر زمینیں نہ لکھوں دوسری غزل  
 ساقی ساقی تجا ہی دوبارہ شراب کے

چادر چٹکی رخ سلی وٹھا دی نقاب کے  
 تھمی ٹرنے یہ دل برا اضطراب کے  
 کہی کجی کشا جیبت کتاب کے  
 سے بحر شمس ات جو تر پانترے لیے  
 دیکھو ہماری دست و رازی شوق کو  
 سکی گلی سے ہمی اڑایا مرا غبار  
 عاقتان خستہ کو درگور کیا کہین  
 وٹھسوار تونے نکالا نہیں ہے پانون  
 عالم میں تیرے روی خط کا شور ہے  
 پونے نہیں کائی حق میں تری تیری چور  
 مارا ہی میں گور و کفن سے نہیں نصیب  
 چکی گاہیں گردل کے ہیں گہات میں

اوٹ آسنے لاکے کٹری کی حجاب کے  
 بجلی ہر ساگی چوڑ کے کملی حجاب کے  
 کجی کجی سنج جی کیم بے حساب کے  
 زنجیر برق موج سی اضطراب کے  
 وہ شوق خیر مانگ نا ہے نقاب کے  
 دیکھو صبا نے کیا مری مٹی خراب کے  
 خود او کی گھر ہے فاتحہ خوانی شباب کے  
 تیلی کھل پڑی ہے یہ حشر رکاب کے  
 ہے دھوم اس پر صاحب کتاب کے  
 یہ خطا نہیں ہے اوتری ہی تیت عذاب کے  
 تونے تو اسی قصاری مٹی خراب کے  
 مٹی شکار کی ہی یہ مٹی حجاب کے

دیکھو مٹی گلی میں اگر ہی تلاش شوق  
 رہی کی ہے جگہ وہی خانہ خراب کے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



بدخوبو جو حسین خاں چاہوں وہی کہی  
صاحب کا بندہ حسن ہے پر اعتبار کیا  
آئے تین یو چہنہ وہ مرے حال نہار کو

میں شکل دیکھتا نہیں صورت حرام کے  
مشہور ہے فراہم عادت غلام کے  
جب سن چلے کہ اب نہیں طاقت کلام

اوپنی حضور رکھ کر جتنی نہیں ہے نطق  
میرے زبان نہیں میں میرے کام کے

حجاب چھوڑ کر اب دلبر ہی و دنیا کے  
 خیال یار کا رہا ہے رات دن دل کو  
 روال حسن نے لپیٹا جو نہیں شکنجہ بین  
 وہ آج کون ہے او سکے تلاش خاک و غیر  
 یہ ترخہ ترین پایا نہ کہ روح ای ترک  
 نگاہ شوق سی آزار ہو گئے کا  
 بادل ابھی فتنوں نے نہ ایک ل چھوڑا  
 تراب تر ہے کہ کرتا جا نہیں شہتیاں  
 نہ مجھے سی گئے کا نگاہ کا بار  
 پیکار تا ہے یہ اور سکا کرم کہ ضامن  
 غم فراق سے دور تراب میں مانی  
 بزرگ بوسے لیے ایک ہی نہیں سنی  
 یہ عشوی غم ہے کچھ تھی جو ہم ہی کچھ ہو  
 یہ غدر تنگ مانی ابی بہت معقول

مرے بغل میں نہ نصیب رہی نہ پاک  
پری بغل میں شیشی تانی پیدل  
شیا کے نہ وہ تنوخی رہے نہ جالا کے  
وہ شوخ جس کے دل نہ ہوا جی نیل کے  
شکار گاہ میں بن بن کی آہوا کے  
یہ ناز کی تہ کا لون فی کس پیل کے  
جیاد و شرم نے پیدا کی اور جالا کے  
ہزار سال کا گن گسی ہی بیا کے  
یہ سحر بات نکھو نکھیں سجا کے  
نہان ج فکر کرو باز پر سر فردا کے  
یہ کلیان عجی ولوار ہی میں شیا کے  
ادب سے کام نہ نکلا بغیر نیل کے  
ہمارے سادہ دلی ہو تو اولی خا لاکر  
نہ بات کرنے کے کیا خوب ہے پیل کے

بدخو ہو جو حسین چاہوں سی کہی  
 صاحب کا بندہ حسن ہے پراعتبار کہی  
 آئے ہیں یو چھنہ وہ مرے حال نہار کو  
 میں شکل دیکھتا نہیں صورت حرام کے  
 مشورہ ہے ذرا ہے عادت غلام کے  
 جب سن چکے کہ اب نہیں طاقت کلام کے

ادنیٰ حضور رکے جنبش نہیں ہے نطق  
 میرے زبان منہ میں نہیں میرے کام کے

مجھ چوڑ کر اب لبرمی و دنیا کے  
 خیال یار کا رہا ہے رات دن دل کو  
 زوال حسن نے کینچا او نہیں کینچہ میں  
 وہ آج کون ہے اوسکے تاراش خنجر پر  
 یہ زخم تیر میں پایا زہر کہ روح ای ترک  
 نگاہ شوق سی زار ہو طافے کا  
 بلبل ابھی نہیں نے نہ ایک لہ چوڑا  
 رقبہ تر ہے کہ مرا تھا جانیں کشتہ تیار  
 معجزے سی بجھے گا نگاہ کا بار ا  
 بکارتا ہے یہ اوس کا کرم کہ میں خاص  
 فراق سے دور شراب میں تاقی  
 بزرگ ہو سے لئے ایک ہی نہیں سنی  
 غمشوی غم سے ہی کہ تھی جو ہم ہی کہ تھی  
 یہ عذر تنگ تانی ابی بہت معقول

مرے بغل میں نہ تصویر تیرے  
 پری بغل ہی میں شیشی تیری پیر کے  
 شاک کے نہ وہ شوقی رہے نہ چالا کے  
 وہ شوق حسن کے دولت ہوا ہی دنیا کے  
 شکار گاہ میں بن بن کی آہو آہا کے  
 یہ ناز کی تیرے گالوں فی کسے پیار کے  
 حیا و شرم نے پیدا کی اور چالا کے  
 ہزار سال کاں کیسی سی بیا کے  
 یہ سحر بات نکھو کے کہیں سچا کے  
 نہ آج فکر کرو باز پر سن فردا کے  
 یہ چکیان محبی ولو اری ہیں تیرا کے  
 ادب کے کام نہ نکلا بغیر تیرا کے  
 ہمارے ساوہ دلی ہو تو آؤنگی چالا کے  
 نہ بات کرنے کے کیا خوب تیرے پیار کے



چاندون میں صرف ماہِ محرم لپنڈ ہے  
 گرمی میں ہلکوارش میہم لپنڈ ہے  
 گل کی پتلی ہی گریہ سنگم لپنڈ ہے  
 یہ سب عیوب آدمین ہیں ناہم لپنڈ ہے  
 بسے بلا کشوں کو جسے غم لپنڈ ہے  
 غم تو بہت لپنڈ خوشی کم لپنڈ ہے  
 نام خدا وہ شوقِ توغیہ لپنڈ ہے  
 یہ بات اہل راز کو بہم لپنڈ ہے  
 بقیاتِ لکی دینے کو یہ دم لپنڈ ہے  
 اس سچی کا ہلکوسم و غم لپنڈ ہے  
 ہلکویں تر اطلول شب غم لپنڈ ہے  
 جو چیز ہے نرمی کی بہت کم لپنڈ ہے  
 اتنا کسی کا کیسوی پر خشم لپنڈ ہے  
 مان الہی زخم پر ہمیں ہر خشم لپنڈ ہے  
 ہلکویں تو نکا اردوئی پر خشم لپنڈ ہے  
 کیوں آپکو ہلاک و دغا لپنڈ ہے  
 خالق کو جبکہ خلقتِ آدم لپنڈ ہے

ای منطق ایک عرصی ہی لبط باہمی  
ہم شکوہ بین پسند بین ہم پسند ہے

بہارِ بون گھر سے داغ غریزان کی ہو  
 کچھ یاس ہی ہے تہ امیدصال کے  
 بشتاب ہو کی خوار ہو بزم بار میں  
 کما تا نہیں ہے تلخی غم کس بکاکے ہے  
 گہوالی گہر میں تنگ میں باہر خطا ہیں غیر  
 ابر سجد چاند بربا یا تو تھک ہوا  
 کس کس کو دیکھے اشک دل خون سے نہر  
 باد صبا کچھ آج تو اتراتی آتے سے  
 ہم باغ جا کی سیلاب ہی توڑ لائیں گے  
 غم و غم کو اوس گلی سے نکالا ہے بار بار  
 آنکھوں نکال کسے کشور دل پر ہے غم تاخت  
 جو کا کوئی ادھر کو ہی سی با صبح گاہ  
 پہلو اگرچہ لاکھوں ہی نکلا امید کے  
 رو کیا ہوں پردہ نشینوں کے واسطے

بن کو چلا ہوں گنج فراوان لے کر ہوئے  
 پہلو نہیں کا ہی ہے تری ن لے ہوئے  
 مان آگے ذرا دل نادان لے ہوئے  
 بیٹھا ہے بیان سگ طمان لے ہوئے  
 جانوں کمان تھی دل لکان لے ہوئے  
 منہ پر وہ مسہ ہے گوشہ دامن لے ہوئے  
 جاتی ہیں کیا سو صف ترکان لے ہوئے  
 شادید ہی لوی کیسوی جان لے ہوئے  
 بیٹے ہو غم اپنا زرخندان لے ہوئے  
 جتنے ہوئی ہیں معرک سیدان لے ہوئے  
 بن لکھن چہاں صف ترکان لے ہوئے  
 سوتی ہیں شہ پرانچی وہ دامن لے ہوئے  
 لکھن کا نہیں جانب حرمان لے ہوئے  
 آنکھوں پر اسے گوشہ دامن لے ہوئے

نکلا ہوں گھر سے داغ غریزان کی ہو  
 کچھ یاس ہی ہے تہ امیدصال کے  
 بشتاب ہو کی خوار ہو بزم بار میں  
 کما تا نہیں ہے تلخی غم کس بکاکے ہے  
 گہوالی گہر میں تنگ میں باہر خطا ہیں غیر  
 ابر سجد چاند بربا یا تو تھک ہوا  
 کس کس کو دیکھے اشک دل خون سے نہر  
 باد صبا کچھ آج تو اتراتی آتے سے  
 ہم باغ جا کی سیلاب ہی توڑ لائیں گے  
 غم و غم کو اوس گلی سے نکالا ہے بار بار  
 آنکھوں نکال کسے کشور دل پر ہے غم تاخت  
 جو کا کوئی ادھر کو ہی سی با صبح گاہ  
 پہلو اگرچہ لاکھوں ہی نکلا امید کے  
 رو کیا ہوں پردہ نشینوں کے واسطے

شاہد میں میں تھو غم خوان ہے اسے صبا	تری نظار میں میدی اسی اچان ہے
بٹھے ہیں دم جو مرغ خوش الحان لے ہوئی	عیشہ میں خمال خرام جانان ہے
ملکہ کا آکھہ میں ہر تار موی ترکان ہے	لگی ہیں اکھیں تھی خطا میں خوش گاہ
ہمارا عرصہ دل تو خوشستان ہے	
یہ سبزہ ناز طرے غم الا ان ہے	

بہارِ بون گھر سے داغ غریزان کی ہو  
 کچھ یاس ہی ہے تہ امیدصال کے  
 بشتاب ہو کی خوار ہو بزم بار میں  
 کما تا نہیں ہے تلخی غم کس بکاکے ہے  
 گہوالی گہر میں تنگ میں باہر خطا ہیں غیر  
 ابر سجد چاند بربا یا تو تھک ہوا  
 کس کس کو دیکھے اشک دل خون سے نہر  
 باد صبا کچھ آج تو اتراتی آتے سے  
 ہم باغ جا کی سیلاب ہی توڑ لائیں گے  
 غم و غم کو اوس گلی سے نکالا ہے بار بار  
 آنکھوں نکال کسے کشور دل پر ہے غم تاخت  
 جو کا کوئی ادھر کو ہی سی با صبح گاہ  
 پہلو اگرچہ لاکھوں ہی نکلا امید کے  
 رو کیا ہوں پردہ نشینوں کے واسطے

بہارِ بون گھر سے داغ غریزان کی ہو  
 کچھ یاس ہی ہے تہ امیدصال کے  
 بشتاب ہو کی خوار ہو بزم بار میں  
 کما تا نہیں ہے تلخی غم کس بکاکے ہے  
 گہوالی گہر میں تنگ میں باہر خطا ہیں غیر  
 ابر سجد چاند بربا یا تو تھک ہوا  
 کس کس کو دیکھے اشک دل خون سے نہر  
 باد صبا کچھ آج تو اتراتی آتے سے  
 ہم باغ جا کی سیلاب ہی توڑ لائیں گے  
 غم و غم کو اوس گلی سے نکالا ہے بار بار  
 آنکھوں نکال کسے کشور دل پر ہے غم تاخت  
 جو کا کوئی ادھر کو ہی سی با صبح گاہ  
 پہلو اگرچہ لاکھوں ہی نکلا امید کے  
 رو کیا ہوں پردہ نشینوں کے واسطے

<p>تری گلی ہی جوں رطقت ای گلو ہزار شوق سے بیل صفحت غزل خوان</p>		
<p>جلوہ گل تھا ہی تپو نکا چراغان رہی گو نہیں ہے پر کون ان دہے مان رہے</p>		
<p>کون اب بتلا سکے دل در پیکان رہے نار و فخر اور شی ہے آہ سوزاں رہے</p>		
<p>زمر مہ سخی تری مرغ گلستان رہے</p>		

دیکھ پروردگار میں نور چراغان اور ہے  
 آئینہ دار تماشا چشم حیران اور ہے  
 اچھ دیکھا آئینہ سخن ویران اور ہے  
 داخلہ تجریم بائی گنج شمشاد ہے  
 اور وہ کل کے نہیں تھی آج کو کائنات ہے  
 لاکھ حسرت تو محکمی کو تملی مان اور ہے  
 وہ یہ کیا جانی کہ سر کوئی حیران اور ہے  
 ایک کا تاسا خیال تو کس کا کائنات ہے  
 اور بائی طرف سے تو جاسان اور ہے  
 بہت خفتہ کیا کوئی خواب ریشاں اور ہے

اب جو تجھ سے لگی ہے ای چراغ بزم حسن  
 جام گردان میں جلوہ فقط دل ہی نہیں  
 جانتے تھی نبی ہی لکھو زاب جلوہ ہم  
 دورا و قاتل کا آیا بگیر ہوئی قتل  
 تیرے انداز سخن سے کیوں نہوں یوں وصل  
 سیر ہو تابی کہیں عاشق کا جی معشوق ہی  
 محو آئینہ جو ہر دم دلبر خود ہیں ہے  
 غار خاری عشق کی کاشی تو نکلے دل پر ہے  
 یہ تو میرا کونسا باقی دیا ہی آپ نے  
 اچھ خواب کے کارہ رکھی آتانی خیال

کل کوئی براوی طلق آج پر جانی کیا  
 اسے بڑھ کر کوئی دشمن ناوان رہے

لطیف آستان ہی لطیف چراغان ہے  
 سبب خست اور ہی سبب خندان ہے  
 شاخ سنبل اور ہی کیسوی چکان ہے  
 چشم گر مانج رہی بر بہار ان اور ہے  
 ابروی یار اور ہے شاخ خوا لان ہے  
 کفر ندان اور ہی ابد کا ایمان ہے  
 تیرا چہلا اور ہے مہر سلیمان اور ہے

طاق مسجد اور ہی بروی جانان ہے  
 اوسکے توبے جان آئی اس سے سرفراز ہے  
 اوسکے بر طبقہ میں ان بلبل کے آئین شان ہے  
 بجلیان اس سے جو گرتی ہیں تو اس سے خوف نہ  
 آئین ہر لکھوں کرئی او جھلکے شکر شکر ہے  
 اسکا باعث ہی شہود اسکا سلف غور ہے  
 کہ نصیب سکو ہو میں تین تین لکھ لکھ ہے

دیکھ پروردگار میں نور چراغان اور ہے  
 آئینہ دار تماشا چشم حیران اور ہے  
 اچھ دیکھا آئینہ سخن ویران اور ہے  
 داخلہ تجریم بائی گنج شمشاد ہے  
 اور وہ کل کے نہیں تھی آج کو کائنات ہے  
 لاکھ حسرت تو محکمی کو تملی مان اور ہے  
 وہ یہ کیا جانی کہ سر کوئی حیران اور ہے  
 ایک کا تاسا خیال تو کس کا کائنات ہے  
 اور بائی طرف سے تو جاسان اور ہے  
 بہت خفتہ کیا کوئی خواب ریشاں اور ہے

طاق مسجد اور ہی بروی جانان ہے  
 اوسکے توبے جان آئی اس سے سرفراز ہے  
 اوسکے بر طبقہ میں ان بلبل کے آئین شان ہے  
 بجلیان اس سے جو گرتی ہیں تو اس سے خوف نہ  
 آئین ہر لکھوں کرئی او جھلکے شکر شکر ہے  
 اسکا باعث ہی شہود اسکا سلف غور ہے  
 کہ نصیب سکو ہو میں تین تین لکھ لکھ ہے

دیکھ پروردگار میں نور چراغان اور ہے  
 آئینہ دار تماشا چشم حیران اور ہے  
 اچھ دیکھا آئینہ سخن ویران اور ہے  
 داخلہ تجریم بائی گنج شمشاد ہے  
 اور وہ کل کے نہیں تھی آج کو کائنات ہے  
 لاکھ حسرت تو محکمی کو تملی مان اور ہے  
 وہ یہ کیا جانی کہ سر کوئی حیران اور ہے  
 ایک کا تاسا خیال تو کس کا کائنات ہے  
 اور بائی طرف سے تو جاسان اور ہے  
 بہت خفتہ کیا کوئی خواب ریشاں اور ہے

[illegible]

منوگنی سے اوسکی سبقتی ہر ایک کو شکستہ  
سنگاہِ سختی سے ہی گلہ گتہ نذی دگر  
احمدی صبح رخ سے ہی پریشانی زبان  
اوسمیں ہی داغِ گلہ سوز اس میں شمعِ لہرو  
سینہ گردون کو نسبت میر سے نہیں  
سجوتہ روانی اوسکی مرغ جان تنگ  
میری مضمون بہن اناس کی مضمون پر

ماہیچان رہی گسوی چچان رہی  
لعل جانان رہی نعل بن خشان رہی  
زلن جانان رہی شام غریبان رہی  
جیب فانوس رہی میرا گریبان رہی  
واغ سوزان رہی مہر و خشان رہی  
روی تابان رہی شمع فروزان رہی  
دلی ہرمل رہی فکر سخن ان رہی

سانچہ جو اسمیں ہیں ناز و تعظیم اور مکن ہیں مطلق  
گتہ فاروق اور سی گتہ شہیدان اور ہے

و حشت دل سنی اور نہ پہلے ہی کیے  
مر کے بھی حسرت عاشق نہ کھاتے تھی  
بجائی سی جلی پر دین فی کو ذلیل  
سوختہ مجنون کو نیم الم و شمس ہو گیا  
اور آزار میں وہ جہنم شفا ہونی ہے  
تریت عاشق و مسوختہ کھاراض پر  
ناز کی پی جاتی ہوئے کو دم وصل  
گر مئی عشق سی کس درجہ طبیعت ہی کداز  
مانع وید صفائی ہوئے رخصتارون  
رو بروی من یار یہ کہو یا سا گیا

شاخ آہو نہ کہی پہونتی پہیلے دی  
شع بروانی کی چربی سے ذلتی کہی  
جب تکھت طیف نہ پہلی ویکہی  
منے تو شع جان کہی ہی طلی دیکے  
عشق کی گڑھی نصبت نہ سنبھلتی کہی  
واع حضرت کی سوا شع نہ طلی ویکہ  
نات آغوش میں کھن کی نہ لکے دیکے  
رو دی منے جان شع کہیلے ویکہ  
آکھ پرتی ہی نظر منے لکے ویکہ  
بات بھی منہ سے ہی لکے ویکہ

195

سندھ کی تعلیم و ثقافت

[illegible][illegible]





دوست جانے کہ میں نے کیا کیا ہے  
 دیکھو کہ میں نے کیا کیا ہے  
 دیکھو کہ میں نے کیا کیا ہے  
 دیکھو کہ میں نے کیا کیا ہے

ہے بند شنگان تھما دت باری کل  
 بچی اون ابرو فکی میں آنکھوں کی ٹیلیان  
 رند شراب خوار ہیں غشیں کہ کون کون  
 جادو جگا رہے ہے تمہاری نگاہ ناز

رسوا کبھی کا ہو گیا ہوتا حضور نطق  
 چپے جنون عشق میں پس اتنی ہے

اوس سے میں کیا پوچھتا ہوں برق بخاتی ہے جو مجمع اوتی ہو کو چہ جانائیں تیرا سب سے علم و کیوں نہ کافی کا نشان بندھا گیا مار رکے گی مجھے یا سہل کیدن دیکھتا ہے تیغ جھکود دیکھ کر تیرے روزن میں یہ میرا ہے غم و	ظلم چھو سہ نہیں خلقت میں ہے کس قدر روشنی تری رنگت میں ہے سیر دیکھو دور رخسار میں ہے راگنی خود آکے سنگت میں ہے تو قافل کش کس غفلت میں ہے نامی ظالم کیا تری نیت میں ہے اہشیان طائر جان چیت میں ہے
--	---

جو حسین با نظر پس گس  
 عشق بازی نطق کی نیت میں ہے

نکھانو چمک کر ہے نکلتا اکل آئے قد غن ہی شب غم میں ہے سخت سیر کو جاتی ہیں نہر جانیں تو نہیں غصہ ہی بجائے بوسہ کی حساب آپ جو کرتے ہیں تو بہتر	ای ماہ اگر چاند ہمارا نکلا آئے کیا تل فلک پر کوئی تارا نکلا آئے گستاخی شب کا کہیں جگہ نکلا آئے شاید کوئی باقی ہے ہمارا نکلا آئے
--	--

دوست جانے کہ میں نے کیا کیا ہے  
 دیکھو کہ میں نے کیا کیا ہے  
 دیکھو کہ میں نے کیا کیا ہے  
 دیکھو کہ میں نے کیا کیا ہے

دوست جانے کہ میں نے کیا کیا ہے  
 دیکھو کہ میں نے کیا کیا ہے  
 دیکھو کہ میں نے کیا کیا ہے  
 دیکھو کہ میں نے کیا کیا ہے



و کہ تو احوال دین میں یہ ہیں کہ ایک | تنہا ہے کو ای شیخ فی نسبت ہی حرم ہے

جب کچھ بھی تھی کچھ بھی اب تو بین ہو گئے

ہستی نہ پیدا کی نہ تھیں طوق عدم سے

کرتے ہیں ستم روزہ خیر اسے نہیں کرتے وہ دھبیٹ یہ بت ہیں کہ خدا ہی نہیں

تھ لاکر سناؤ کہ نہیں جھٹنے کے محبت

کس واسطی میں وہ ہونے کے نہیں قابل کس اونکو ورائیں وہ خدا ہے نہیں پتے

تو لاکہ بلایا تو نہیں آئے مگر

آفت مہی مصیبت سے بڑا ہی نہیں ہے

کہ خون نہ کا کا ہے نہ تل ہے نہ خطا ہے

غصہ یہ تو کہا ہے ذرا سہولتیں ہیں و

۴۰ کہانی اور سوانح اہل بیت کو دل ہی سے مانع

سہم بہرہ وہ ملا جو کہ ملا سے نہیں ڈرتے

اورادو ہرزہ سرہری سوہی نگہ سی کم او	جانب غلط سارہ ایسہ سے
-------------------------------------	-----------------------

کھنڈ فوسل و قسط صف نام ہے

ووصل من ہی مشین لگا کر وہی علم ہے

در جوہر و کمالی بوی نام،  
یا غوغا کا گریہ نہ تو ام ہے

بہم اسی طرح بیان کیا کہ وہ کہہ کر فرار ہو گیا۔

سخت باوان بی این جوئی خورم

رومی علم اور بہت رو کیاں روین  
غلام سہ کلیم ان سے کا محض اساتذہ

ماہی میں لہ لیا۔ بھی مڑی بھی گیا | حکم کو بی بی سے بابہ کی نام

بسم الله الرحمن الرحيم

وادی بنی اسرائیل

عنوان: **مجلس تہذیب و تعلیم**

پیشو

\_\_\_\_\_

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]

۱۹۷

[illegible]

تختانی کو ای شیخ جی نسبت ہی حرم سے  
 بتوین ہرکے  
 طبع عدم سے  
 وہ وہی یہ بت ہن کہ خدا ہی نہیں  
 ارباب فاجور و جفا سے نہیں جاتی  
 کیا انکو ڈرائیں وہ خدا سے نہیں جاتے  
 اس سے تہی پیا کہ پیا سے نہیں جاتے  
 آفت مٹی صحبت سے بلا ہی نہیں جاتے

اور باد ہرزہ بربری سو بھی نہ کسی کو  
کھنکھائے اس وقت تک کہ وہ صاف ماتم ہے  
وصل میں بھی نہیں لگا دیتی عالم ہے  
یاغ عالم کا گریہ مژدہ تمام ہے

یاد شاہی جسے کہتے ہیں عمر کا ہر لمحہ  
خون و لہجہ آنکھوں میں ہماری  
عمر اوس کی اوج سے کا مجھے اب اتم۔

یاد دامن کی  
یاد دامن کی

و کہ تو احوال دین میں یہ ہیں کہ  
جب کچھ بھی تھی کہ یہ بھی  
ہستی نہ پسند آئی نہیں  
کرتے ہیں تم روز جزا سے نہیں  
تم لاکھ ستائوں نہیں جہنم کے محبت  
کیا واسطی دین تو تیری کہ نہیں قابل  
تو لاکھ بلائی اونہیں آج ہم مجھ  
سہ لکھ کے تیری احوال حور مہر فائین

<p>سہ سہین پڑی جی جو کہ ہر گز نہیں          کہ خوف نہ کا کل سے نہ تیل سے خطا          غصہ یہ تو کیا ہے دریا ہوس میں و</p>	<p>بل کہانی بھولی نہ لہ          ہم ہیں وہ بلا جو کہ</p>
<p>جانب غیر نظر بیاہری بہیم ہے          یار کو نامی میں تحریر جو دل کا غم ہے          در جو وقت کا لگا ہی تو قلم کیا کہم          ہر ای جیہ خہرمان کہانی نشا و نور ہے</p>	

بنام کی پیش بیان کیا ہے  
 سخنت نادان ہی اس جو کوئی خورم  
 روی تمام بہت رو گمان رکھو  
 نامی ہی ل کر گیا بھی مگر بھی گیا

تازہ کار بن ہنر کی  
 شان و در و دلوں پر  
 شادی سے خانی شاد  
 بیلو دلو



دیتے فرشتے تھان کو بھی مٹی نہ اپنی نطق  
کیا جانے تھی درو کا پہلا جہانین گے

زلفا جیت تک کہ مختصر نہ ہو سکے  
 خوش چون بون ہی چوکار گزرتو  
 بات کہنے گورہ گئی در نہ  
 تم نہ خود آئے میرے لاشی پر  
 تیغ موجود ہے میں کا خون  
 میرے دست ہی اوٹھ گئی یہ کم  
 کیون نہ ایں کین درستی خضر  
 سیکڑوں ہی تیز گیت گنگ ہے  
 چرخ نے غم ہی پیٹ بہر نہ یا  
 بد عین گورہ کو رو کرستہ بین

نطق ہی پر ہم ہمیشہ کرم  
مہربان کریم راویر ہوئے

نہ نوزخ جگر سوئے نہ سائے نہ  
رے جلانے کو وہ رات لگائی نہ  
شید جو ترے ماتھوں ہوئی نہ سائیں  
نہ سیر کل تھی کہ اسے باغبان نہ نظر  
دھوئیں نامی وہ دل ہی جو جلائی نہ

199

دیتے فرشتے خان کو بھی مٹی نہ اپنی لپٹ  
 کیا جانتی تھی درد کا پھیلا بنا مین کے

<p>فرشتے الہال وہ مگر ہوئے          آہ منت کشاں فرشتے          تم نہ آئے تو کیا سو ہوئے          بین یہ باتیں تھے فرشتے          ہر سہی پر جو کارگر ہوئے          دھوٹا تم کیسے گھر ہوئے          صد مدد کش شاخ جی فرشتے          شمع فی النار دالہ فرشتے          لقا الفت مری برہن ہوئے          مرے کبھی صورت نظر ہوئے</p>	<p>زلفا جیت تک کہ حق فرشتے          خوش ہوں یوں ہی جو کارگر ہوئے          بات کہنے کو رہ گئی در نہ          تم نہ خود آئے میرے لاشی پر          تیغ موجود ہے میں کاغذوں          میرے فرشتے ہی اوٹھ گئی یکم          کیوں نہ اپنی نرس سچ فیض          سیکڑوں ہی ہنگامہ بگڑ گئے          چرخ نہ علم ہی پرست بہرہ دیا          پر عیش گور پر وہ کہتے ہیں</p>
---	--

بھٹی ہی پر رہا جیت کر دم  
 مہربانی کہی اور فرشتے

<p>مکان سے ہوتی پر جیتے آتی تھے          مرے غزل کو فرشتوں کا آتی تھے          اوٹھیں کے نالوں سے مرے غزل کو          مزاج پر ہی بلبل کو ہم تو آئے تھے          مارے جھکے جیتوں کی ناز اور مہار</p>	<p>ہو زخم جگر سوئے نہ سائے تھے          رے جلائے کو وہ رات لگائی تھے          شہید جو ترے ہاتھوں ہوں ہمنامین          یہ میرا گلی کہ اے باغبان در نظر          وہ خوش نامی وہ دل می جولی آئے</p>
---	--





وہ میہان ہی بس وقت مکان لیے

اول اول تری میدا دستم گارسی  
عجیب لگتا ہے مرے پاس اگر بیٹھے سی  
دیکھنے دم کوئی دیکر کوئی فقر چل کر  
اس گلی میں ہیں بنے سخی غرضی بہان  
غیر ہے کو مرے بدلے یہ نوائے نہ کسلاؤ  
دم وہ دینے کو ہے خاتم فی ہوجہ رو  
دل کے کس میں ہونہ کا سیکو ٹھلا ناٹکا  
ایک ہی سا ہی جی بوسے کا لینا دینا  
وصل ممکن جو نہیں آج تو کل پرکھو  
اب سحر ہوئی سی فانن سو نگار نہیں

محکمہ کیا نطق کے بیہوشی و ہشیاری

منہ پر نہ تو انا سمجھتے ہو تو مشاعرہ لکھتے ہو۔

تر پردہ دور ہوائے اور ہے  
 اور آہ کے ساتھ میں توان  
 اور اے چلاؤ کو جو چشم شباب  
 مگر دل ہی تو وہ تھا بارود کا  
 ابھی راجہ و شہنشاہی میں چلا

ترا پردہ دور ہوا اے اور بے  
اوڑا آہ کے ساتھ میں تو ان  
اوڑاے چلا او کو خوشی شباب  
مگر دل ہی تو وہ تھا بار و کا  
او بہا راجو و شست فی اوڑ چلا



خوش نصیب تو را که در این دنیا  
 خوش نصیب تو را که در این دنیا  
 خوش نصیب تو را که در این دنیا  
 خوش نصیب تو را که در این دنیا

جیسی طرز سینه جاک باغ میں گل لگاؤ  
 ہوش میں تو یا کی شرم و حیا جاتی نہیں  
 ہوش جو کچھ لگاؤ دیکھتا ہوں وہی  
 ہی ہی تو لوٹ لوساقتی کی ایسی نہ کوکان  
 رنگن غم سی ہو چین میں ہوم مجھ ہی باغ میں  
 کون جیل ہی جو ہر گلگیر نور سے لے سکے  
 ششہ میں ایسا ہی کے بوسے لے لے  
 نا ہو ہی مستونے آہی اہد جوش میں  
 سنا یہ کیا دی گاسند ناز کا میر غبار  
 مثل بلبل طر سر درہ کو لائی دام میں

بیخودی ملکوت فی سیکہی نالی بلبل لگاؤ  
 مان شہ صلیت میں شایرہ لعل لے اور  
 دیکھو صبا جب اندازہ قی قیل لے اور  
 جام کوئی اور کوئی شیشہ لعل لے اور  
 گل تہ خندہ تو میر انامہ بلبل لے اور  
 ہو جو غیرت خود تہ شمع کا گل لے اور  
 ہم کرگیا کر کے کی تامل ہی اور  
 سیرت ہو ہوش حبشہ کی کفیل اور  
 مان ہوا ہی شوق کا شاید نوسل اور  
 پیچ چوٹی کا جو انکی شام سنبل لے اور

خوش نصیب تو را که در این دنیا  
 خوش نصیب تو را که در این دنیا  
 خوش نصیب تو را که در این دنیا  
 خوش نصیب تو را که در این دنیا

چاہیے اونگہ تاز کے خنجر والے  
 جانیں کیا پیر شکر کو باہر والے  
 سنبھل باغ بہت بل کی لیا کر والے  
 سنس لے وہ سر بازار یہ ہے آب ہوئی  
 خود ہوئی اونکی سکھائی جو ستم کس لے  
 تیرے ارمان کے جان میں ہر دلو عزیز  
 یہ تری جس ہی جو یقین ہوتا ہے

شمس سال ب نظر آئیں کہ مین سروالے  
 کس کے کرتے میں بزم نام ہی گروالے  
 چلے و کلا میں اوسے پان گنہ گروالے  
 اب حرف باری ایسی بھی ہیں گوہر والے  
 خیر ہے بھی مجھ میں حد و بشر والے  
 یہ وہ صحال میں جو میں بھی ہر گروالے  
 جہاں تے ہونے مقرر تھے اور واسے

خوش نصیب تو را که در این دنیا  
 خوش نصیب تو را که در این دنیا  
 خوش نصیب تو را که در این دنیا  
 خوش نصیب تو را که در این دنیا

خوش نصیب تو را که در این دنیا  
 خوش نصیب تو را که در این دنیا  
 خوش نصیب تو را که در این دنیا  
 خوش نصیب تو را که در این دنیا

ہاں وہی تین ہزار تین سو اسی  
 ہاں وہی تین ہزار تین سو اسی  
 ہاں وہی تین ہزار تین سو اسی  
 ہاں وہی تین ہزار تین سو اسی

طہاری

اور زاری کی سوا کسکا سہارا ہو نہیں  
 کوئی کاوش و کوشش نہیں کرنا کوئے  
 بام پر تیرے تڑپا نہیں تو کچھ دھڑپیں  
 سگے دنیا ہی لڑیں جھپٹ دنیا کے لئے  
 زور والی میں ہم ای شوق نہ کچھ زروا لے  
 وہ ترہ چوٹی پرے سب میں برابر والے  
 شوق والے تو ہیں ہر چند نہیں پروا  
 ہم نہ دارا کے طرف ہیں سکنہ روا لے

ناز غزونی مانی ہی بجا ای شہ حسن  
 نطق پر لڑا پڑے ہیں تری لشکر والے

یہ کوئی بہت اوسنہ لقا کو نہیں پائے  
 شانی ہی یہ تہ گئی گزرے جوئل ہر  
 لے جاتی تازہ لک کی بوقیدی کردین  
 تو اس کے تھا آغوش میں آغوش میں  
 سوتی ہو جگلا میں ہر ہو تو جلا لائن  
 جو روئے دم و کرد و غاسٹ میں جاہر  
 ای شیخ سنو میرے مرو جاکے پتوں پر  
 کچھ لطف بناوٹ کا حسین نہیں ہی لیکن  
 افسانی سنے ناورد و خلیفہ کے ہم نے  
 شاداب ہوں برگ گل تر کتنی ہی لیکن  
 خونیں کفن ای گل گل لہ تو ہیں لیکن  
 مرجائیں عدد تو ہی نہوں پیر برابر  
 تشبیہ لب با سے ایسی ہوئے نا یاب  
 گال اور روئی تلوے کی صفا کو نہیں پائے  
 ایوای ہم اوس لہف سا کو نہیں پائی  
 پر تیری ہوا خواہ صبا کو نہیں پائے  
 مشتاق مگر تیرے قبا کو نہیں پائے  
 افسوس شب بھر قضا کو نہیں پائے  
 پر آکے صحبت میں خاک کو نہیں پائے  
 بے تنکے ذریعے کے خدا کو نہیں پائے  
 بیاض حقہ بن کی اس کو نہیں پائے  
 ظالم ہیں مگر تیرے جفا کو نہیں پائے  
 نرمی میں تمہارے کفن پاک کو نہیں پائے  
 شوقی لباس شہد کو نہیں پائے  
 ارباب ہوسل مل خاک کو نہیں پائے  
 بازار میں غنا و اکو نہیں پائے

لکھن کو دین ہزار کی ہزار  
 روفی ہزاری لکھ کوئی دین ہزار  
 لکھن کو دین ہزار کی ہزار  
 روفی ہزاری لکھ کوئی دین ہزار  
 لکھن کو دین ہزار کی ہزار  
 روفی ہزاری لکھ کوئی دین ہزار  
 لکھن کو دین ہزار کی ہزار  
 روفی ہزاری لکھ کوئی دین ہزار

غایت غایت غایت غایت  
 غایت غایت غایت غایت  
 غایت غایت غایت غایت  
 غایت غایت غایت غایت

شاعر تو نبی پر ہی ہوا ہی نطقِ مگر تم  
رمز سخن ماہِ نقا کو نہیں یا تے

خواب تو جلد ہی خیال گلخدا را آنگھوشت  
آو کمین جاگاہی سرخی آسکار آنگھوشت  
ایک لوت آنگھوشت بوین تل شبنم کا قورق  
حسن کے خوبی سی کسی کس کا ہے منظور  
آج جو دیکھا نہیں من گل کو تو میری گاہ  
دیکھنا مایوسی تیرا میں دلی کا زبک  
گر مہی امیر جان جان آمد آید کے خبر  
قسمت اپنی بہتی تھی تیری نظر کو شا  
جستم بد و راج کل مشتق تصور صاف سے  
بنون وہ ساد چو بنی وعدی کہیں کا کہ  
کیا شب بوین کند روت فی اڈا کہی ہو کہ  
جاڑی خیر نظر تلوار او سپر آید سے  
ایکلی پرتی ہے نکلا ہو کسی نہائی تو حال

نقطہ دیگر کہ ہم لای احسن و بداریا

دل تو بیاد من تھا وقت انتظار نگاہوں ہی

<p>دربان بدراج کو صاحب نکالے اس میں میں نہیں ہونچ سکتا نکالے</p>	<p>بہتر ہے اس سے ناؤ لاکتا جو اپنے ان ہر عدد وہ گر کے بلا سکو مائے</p>
--	--

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

یون بجا دہ جوئی  
اد بر شے

105

۲۵  
 شریفی کی مجلس میں جو کہیں ہوتی  
 ہو جانے لگی اس کے ساتھ ساتھ  
 ان کے مکتوبوں کی بھی ایک  
 اس کے لئے ہوتی کہ وہ  
 کی تھی وہ ہوتی تھی  
 دل کی نہیں تھی  
 کیا حالت نہ تھی  
 دیکھ کر ہی

این مکتبہ بر اوستی می گلاوت کی طرف  
 نام مرقم

[illegible]

رباعیات  
عشق و محبت  
میر تقی میر

عشق و محبت  
میر تقی میر  
رباعیات

# واسوخت و فغان طلق موسوم با ستم تاریخی

۱۲۹۰

عشق کے نام ہی بس روح کو بزار ہے	غم سی فم ناک میں ہی جھینے ہی عاری ہے
جان دہر ہے مجھے زندگی ان عاری ہے	زہر کمالینے کی بجائی کی تیاری ہے
بہرند و ہن کر تیسے نگرنا بہتر	ایسی جہنی ہی گلا کاٹنے کے مزاہتر
وجہ کیا کیسے معذور رہوں کیا حاصل	خود و ہوش سے کیوں دور رہوں کیا حاصل
خون تاج کی میں بخور رہوں کیا حاصل	ہو کی فحشا رجو مجبور رہوں کیا حاصل
زیر کون کون گلا گلائی کا لوں اپنا	آپ سے فیضیہ چکا لون اپنا
آج طر و زکے قصوں کا بکیرا ہو جاے	فیض لہر آج کے دن میرا مہار ہو جاے
ہاں ذرا شکوے لگی لگے آیا ہو جاے	یکسو ہی ہو کہیں جو کچھ کہے ہو نا ہو جاے
آج جی کول کی من کنی برآ د ہوں	آج تم ایک کو جھک کو توں لگہ کول
کیوں کون خبر سے دہنی کا سب تو کیے	بات بید رہی کسی پہلو کسی سے کیے
گرم ہو کر کوئی بفرہ غضب تو کیے	باتیں کل جو کہیں تہین تھیں اب کیے
گناہ آج میں گئی چلو گیا ہوں	بزر باقی کا صلہ دیکھو کسی کیا دیا ہوں
آج پہر کل کی طرح ہو تھہر گیا تو سہی	سیوریان کو ذرا آنگھین کہا تو سہی
لوک کی لو تو سہی مند کوئی آؤ تو سہی	نچہ سے بگڑو تو سہی جھک مینا تو سہی
اور سی دہنک ہے اب چرخہ الٹی	زنگہ رنگہ ہے اب چرخہ اسے ہاتھو
لطف ایک آپ کو ہے تازہ ملاقاتوں سے	صحبتیں تہی ہیں بد و صحتی و الو سے
اس طرف جی نہ چلے راہ بہت راتوں سے	ایک گیا یک گیا دل میرا نہیں توں سے

یہ حال تیرا کس کو فغان ہو گا  
میر تقی میر  
رباعیات

۲۰  
کیا کیا کیوں دہو گیا کیا کیا  
میر تقی میر  
رباعیات

میر تقی میر  
رباعیات  
عشق و محبت



دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے  
 دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے  
 دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے  
 دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے

اب سنبھالی سی سنبھلتا دن بٹیا نہیں	جو صلیب کا اے دشمن اجا نہیں
آپ بلوائیں حمایت کر گمان میں غبار	مرد تو لے ہوں ہر اول کا لکھنا لوگ بھار
آج دو چار تو ہوں ناگہ میرے مردار	ہیں جو مشہور نکاح اسنے اے سرکار
دیکھئے تیغ زبان کون کون کھڑا لیا ہے	سر سر ہو کہ کون آج جھکا دیا ہے
گو کسیدم ہوں مگر آج دم ہر ناہوں	وہ گلی میں جو کہا کرتا تھا میں تباہوں
بر ملا گستاہوں مان دیکھئے کیا کرتا ہوں	اتو بدیاں ہوں بنا ہوں کچھ ڈراہوں
بند لقمہ میں کرو دھکا گن پر دھوا	جاتے ہو کہ نہیں ملے زبان ہر ہوں
شاید اب تکتا ہے اچھا جو راجا ہو گا	کیا کہانی میری حق میں ترا کیا ہو گا
جو کہ ہونا تھا ہوا ہو گا جو ہونا ہو گا	کیون قلع آجی ہو کھٹکی کا ہو گا
ایسا آج کو فرما ہے سمجھا کیا ہے	آپ کیا مان میں اور آج کا قصہ کیا
جان بجا ناگ میں ہستے ہی ہوس گے مارے	یاد ہے شہر میں کل پہی تھی رسی مارے
لے دینے کی لیے گہرے تھی ہر کا رے	بد چلن چہرے تھے راہ گلی میں مارے
سایہ بھی تہ جو ہوتا تھا تو کھٹکا تھا	پاس پہلانی سے تھاتا بھی کو کھٹکا
میرے منظور نظر ہو گئے تو قہر ہوئے	دن بیلے آئے مددگار جو لہیر ہوئے
ساز و سامان کی مری فکر سے تدبیر ہوئے	یہ جو کوئی ہے بد دولت مری تعمیر ہوئے
میری خاطر سے ہوئی شہر میں چلے ہو	جان پہچان فی میر کیا ماہر ہو
کسے زانیا لو باکر تمہیں در واکر کیا	کسے دل دیکھے تباہ تمہیں لدا کر کیا
کسے ہر بات سکھا کر تمہیں عیا کر کیا	کسے سکھاتین تبا کر تمہیں عرا کر کیا
طرز وہ کوئی ہی جو نہ بتائی میں	وہاں کوئی ہے جو نہ سکھائی میں

دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے  
 دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے  
 دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے  
 دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے

دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے  
 دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے  
 دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے  
 دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا معنی ہے

پیش ازین تکوینات نہ کرتے تھے  
 شرم و حیا و عفت شرم میں نہلاتی تھے  
 جیسے تھی کہی محفل میں آسکے تھے  
 اتو ہر روز ترستے ہیں ہزاروں فقرے  
 انکسین کے پردہ لڑا کرتی ہیں ابغیر کونے  
 گہات دل بینی کی کیا کیا نہیں ہوئی  
 سیکڑوں طالب دیدار ہزاروں شیدا  
 خیر محو ہی نہیں لطف ملاقات ذرا  
 آؤ تھی ادبی انقض جو ہو جاوے جو  
 آگیا تہا نہ ابھی مل ہی کیا حضرت  
 ناز غم نہ ہنوز ایسے بنے تھے آفت  
 بہرانی تھی طبیعت مری کہ تھوڑی  
 آپ کو غم ہوا یہ مری لعل میں ہی چور  
 شرم و حیا و عفت شرم میں نہلاتی تھے  
 خیر گزری جو طبیعت کہیں نہ گئی  
 شکر خدا نہ ملا آئی ہوئی سر سبیلے  
 جہت گئی تھوڑی کاوش میں حضرت کمالی  
 جو بصورت میں آہٹ اور ہر پہلوں  
 اربع فرامی کہ حسن کا نشہ او تر

گھٹو کرتے ہوئی شکل بگاڑ جاتی تھے چٹکے ہر نرم میں نہ کی ہمیں کھولتی تھی انکسین کے پردہ لڑا کرتی ہیں ابغیر کونے	شرم و حیا و عفت شرم میں نہلاتی تھے جیسے تھی کہی محفل میں آسکے تھے اتو ہر روز ترستے ہیں ہزاروں فقرے
شوشی ایجاد ہوا کرتے بن بیٹے بیٹے میلار سیامی نظر باز دیکھا کوئی کرتے جلق ابھولت اوتا دہائی ہی میں	انکسین کے پردہ لڑا کرتی ہیں ابغیر کونے گہات دل بینی کی کیا کیا نہیں ہوئی سیکڑوں طالب دیدار ہزاروں شیدا
واقعی اب نہیں کیوں کی ہماری پروا ہٹ گیا ہٹ گیا دل کا جی چوڑا چوڑا دودھ دیکھ کہ کد تھی چلو دودھ دودھ	خیر محو ہی نہیں لطف ملاقات ذرا آؤ تھی ادبی انقض جو ہو جاوے جو آگیا تہا نہ ابھی مل ہی کیا حضرت
ہو گئی تھی نہ کہ انداز سے باہر لعل بات اتنی تھی فقط دیکھ کے اچھی صورت بہرانی تھی طبیعت مری کہ تھوڑی	ناز غم نہ ہنوز ایسے بنے تھے آفت بات اتنی تھی فقط دیکھ کے اچھی صورت بہرانی تھی طبیعت مری کہ تھوڑی
آج کل اس ہی جو کہ دیکھا گیا وہ دور یہ نہ سمجھی کہ یہ سچا ل سی ہے کو سوچ دور آپ کا دام سی کیسج رانی ہو	آپ کو غم ہوا یہ مری لعل میں ہی چور شرم و حیا و عفت شرم میں نہلاتی تھے خیر گزری جو طبیعت کہیں نہ گئی
بخت یا دور تہا نہ کہ جرح شکر کے چلے ایک لنگی میں طبیعت ہوئی پر جی سے ادبی کون بلا ہی کر کو دیکھوں	شکر خدا نہ ملا آئی ہوئی سر سبیلے جہت گئی تھوڑی کاوش میں حضرت کمالی جو بصورت میں آہٹ اور ہر پہلوں
خواب غفلت میں ہوا تک کہ سوئی ہوئی خواب غفلت میں ہوا تک کہ سوئی ہوئی خواب غفلت میں ہوا تک کہ سوئی ہوئی	اربع فرامی کہ حسن کا نشہ او تر اربع فرامی کہ حسن کا نشہ او تر اربع فرامی کہ حسن کا نشہ او تر

پیش ازین تکوینات نہ کرتے تھے  
 شرم و حیا و عفت شرم میں نہلاتی تھے  
 جیسے تھی کہی محفل میں آسکے تھے  
 اتو ہر روز ترستے ہیں ہزاروں فقرے  
 انکسین کے پردہ لڑا کرتی ہیں ابغیر کونے  
 گہات دل بینی کی کیا کیا نہیں ہوئی  
 سیکڑوں طالب دیدار ہزاروں شیدا  
 خیر محو ہی نہیں لطف ملاقات ذرا  
 آؤ تھی ادبی انقض جو ہو جاوے جو  
 آگیا تہا نہ ابھی مل ہی کیا حضرت  
 ناز غم نہ ہنوز ایسے بنے تھے آفت  
 بہرانی تھی طبیعت مری کہ تھوڑی  
 آپ کو غم ہوا یہ مری لعل میں ہی چور  
 شرم و حیا و عفت شرم میں نہلاتی تھے  
 خیر گزری جو طبیعت کہیں نہ گئی  
 شکر خدا نہ ملا آئی ہوئی سر سبیلے  
 جہت گئی تھوڑی کاوش میں حضرت کمالی  
 جو بصورت میں آہٹ اور ہر پہلوں  
 اربع فرامی کہ حسن کا نشہ او تر



[illegible]

سایه ای آج از دم می افتد که در سایه های من  
الطیلس

موتی حیات تو کما آتش و شعله ای  
دو دلی که در میان این دو عالم است

ای پیرا دلایین جیب  
بازچه ها

[illegible]



# قطعات

بلا بیان نہیں سے نہایت بیان ہوتا  
 اور وہ خود سب سے زیادہ عام کا  
 ہوتا ہے اور وہی ہے جو ہر ایک کے لئے  
 ہوتا ہے اور وہی ہے جو ہر ایک کے لئے  
 ہوتا ہے اور وہی ہے جو ہر ایک کے لئے

مخلص سب سے پہلے چھپا جوئے	آپ شریف جو لکھی میں جو کلام چھپو
کیون کہے جانی ہو روبرو اور ہوا تو سے	وہ خاص ہوئی اوراری کی تباہ تو سے
تاز باج حال جو کہ دل کا سے لاؤ تو سے	غش کے آثار میں کیوں ہو نہیں آؤ سے
کمد و جلد بھی گئے لئے نقشہ کیا	دل ہی مٹا ہوا جو نہیں نہیں کیا
ملک ناخوش گھر اوگی مجھ سے پرو	میں جو کہتا تھا کہ مجھ سے مجھ سے پرو
خوار ہو کر نہیں پرو آؤ گے مجھ سے ہی پرو	ادھر سے گزر جاؤ گے مجھ سے نہ پرو
سے وہی لٹ و خوار ہی نہ لٹ گئے پرو	کیون ہی کہتی نہیں ہی ہی ہی ہی
عم کا بیٹے نہیں کہا نیکو آنے عم خوار	دعوت میں نیکو رہتی ہی جو ہر دم تیار
اس کے کہتے نہیں کچھ فکر ہے دفع جبار	نئے پانی میں جو ہوئی ہی شریک تیار
بتو گراہ کوئی نہیں براہ نہیں	وہ ہوا اور نہیں میں ہوا خواہ نہیں
پاس اپنے نہ بھاتا ہے کوئے خاص عام	زنگ صحبت کا جو گرا تو ہوا یہ انجام
یاد آئے آئے استاد کا اس وقت کلام	صلح کا مجھ سے بعد مجھ جو ہوا ہے پیام
قرعہ فال بنام من دیوانہ زوئد	آبار الفت نہ کیا جبکہ جریغوں پرند
دل لگی گر چہ لکھی سے شہر سے ہے	خز کوئے نہ ملنے کے قسم کہا ہے ہے
جہیں سدم کی خوشامدی بات آئی ہے	پر نہیں بھی دینی و خود رائے ہے
پیلے قصیر تو الہی گزرا ہی محاف	مکث اس حال میں و مدد بوقت کمال
دلگو میں کروں ہی کسی نہ کہنے سے	بس دھواؤ لکھا جاؤ و رہے سینے سے
توڑ و فکلی کو نہ منہ موڑا ہی لکھی سے	زیر کا نام نہ تو ٹھکانو جتنے سے ہے
یاد آج بھی کہے ہوئی سے نیا جان	اور ہو کر جا کے ابھی صلہ ساکان

بلا بیان نہیں سے نہایت بیان ہوتا  
 اور وہ خود سب سے زیادہ عام کا  
 ہوتا ہے اور وہی ہے جو ہر ایک کے لئے  
 ہوتا ہے اور وہی ہے جو ہر ایک کے لئے  
 ہوتا ہے اور وہی ہے جو ہر ایک کے لئے



جو کہ ہر صول کا اسباب ہمارے گھر میں چونہو سے وہ لور سے ہمارے گھر میں مطرب ہائی دنیاوی دنیا کی باب	رکھو موجود دوسریا او سے پیارے گھر میں آج پریش کا سامان ہوساری گھر میں سب بیار میں لوشام کو جاؤ شام
گری باتو کا نہاں کر کر و ہر خندا دوسرے شخص سے ملنے کا فقط شو شامتا نہ یقین لے تو نو دیکھو کرا جا کر	باعث ان سب کا جلال غضب عشق ہو جو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو ہو جو کوئی تو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو
جانتے ہو کہ نہیں کوں بن گیا ہیں ہم لوگ چند گنتے کے میان شہزادین ہم لوگ خوب ہم جاتے ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی	سچ ہیں تو ہرین فتنہ میں تباہ ہیں ہم لوگ یہ تو سب کچھ ہے کراہی فتنہ میں ہم لوگ جان بچاتی ہو جیکہ ہو اسکے ہوئے
لہ لہ ہوئی خوب صفائی حاصل پلٹے ہی پلٹے سے سینے کے ملا دل بدل پرو ہی نطق وہی رہی صحبت ہے	پیشتر ہی ہوئی وہ چند طبیعت حاصل رہ گئی اپنا سامنے لیکے عدو ہو کے نجل پڑی شک قیون کو وہی لست ہے
ایک شہید حاضر و من واد خواہ تو از خاک میں دمیدہ گل رنگ تباہین عشق رقیب بر تو نہ من سبتہ ام ترور	خون میچکہ ہنوز تیغ نگاہ تو دام ہنوز خسرت طرف کلاہ تو از رنگ خولیش برس چہ گوید گواہ تو
امشب بکوی غیر تو رفتہ زمین نہان سرمہ کشید و ساخت مرا زین سخن نجل چو دشتوف بوسہ رلودن گناہ من	مستاب دیدم از اثر گرد راہ تو چشم بر آب کرد از درد و آہ تو پردہ کشیدہ رخ نمودن گناہ تو
در سیر باغ از رخ گل بو سار گزشت	شیر نطق را ز شوقی رنگ شہاد تو



[illegible]







وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے ہاں سے ایک کتا لے کر لایا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کی پرورش کرنے میں میں نے بہت کوشش کی ہے۔

انگریز سرخ یا رسے ممتاز ہوا گل چہ  
 و دوست شہسوار میں ہنہ غنائ ل  
 عم شیش گاہ گاہ کی کون آرزو کین  
 خندہ و چشمک عیار میں ہی تم شامل  
 اونی سوال بوسلب  
 دشنام میں چنی بوس  
 آرزو دل کے ہو تم جان کاران ہو تم  
 اسی چارہ گرد قید کے رکھتے ہیں ہم  
 ایام بہار آئی گل بلب میں غنیمت  
 ترسین کے بادہ بلی میا قی کرک کو ہم  
 سہانی جب تک ناز سے بوس میں متاع صبر  
 شکستہ کی نمونہ وصل کا اقرار کرو تم  
 بدلتو ز سیرا سہیل کے نہ رکو  
 تم ہو جو وضع دار تو ہم بھی ہیں وضع دار  
 لکھن جہن جانان تیرا ہم تجھ میں  
 بتا دین ہم تمہیں ہمتا کی کیا ہم تجھ میں  
 بہلا قابو میں لا کر کچھ وعدہ نانی لکھ میں  
 نہیں باقی میں کو زمین تیار ہو تو ملی نہیں  
 دوزخ میں پیری ہوں نر کا کچھ طنین

ان رہی باندہ سے کا گلستان میں ہوا گل  
 بس ہو کر و غنیمت کی تاب تو ان ل  
 ہکوی کیا برا یہ ہم جاودان دل  
 اس میں اچانک شریک او میں ہم شامل  
 جس میں طافت اونی تمام  
 بوسہ ہمد کو حافی تمام  
 بلکہ سیلو میں ہو دل میں پکان تم  
 کیا جانتیں سستی میں قصور میں ان ہم  
 سب میں ل ہو دو جاہل میں ہمیں نہ راتم  
 جانیں گی او ملا میں کے حوت لکھ ہم  
 غرہ بکار او تھا کہ میں حاضر لکھ ہم  
 بے آس نہوں سسکی جو انکار کرو تم  
 ضائع نہ ہو میں شربت دہرا کرو تم  
 تمکو چھائی تیجی تو تجھ کو فنا کی شرم  
 ترے آگے سچا کو ہی کو چکا ہم میں  
 تمہا سے نقش نقش کی کھا کھا ہم میں  
 اری ہم بھلے میں تیرا حق ہم میں  
 عدد و رونا لکھتے ہوا تمام سمجھتے ہیں  
 آنکھوں کی بتکیا میں میں تیلی چاکی ہیں

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے ہاں سے ایک کتا لے کر لایا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کی پرورش کرنے میں میں نے بہت کوشش کی ہے۔

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے ہاں سے ایک کتا لے کر لایا ہے جس کا نام ہے "بلیو"۔ یہ کتا بہت چالاک ہے اور اس کی پرورش کرنے میں میں نے بہت کوشش کی ہے۔



[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

یارخ من تھا وہ جوش ملا رہا تھا  
 دیکھ کر تنگ ہو کر ہوس کرتی ہیں  
 نہ چہرے نہ ہنسی جانی ولانی کو  
 علاج اسکا کر نیکی غاب عیسے کیا  
 لکھی تھی نعت میں عاشق کی فوجی شاید  
 جو دور دوری شوق لوگ نے ہیں  
 شکر ہے کیا کلین نکات کیا بزم میں  
 رٹائی ہیں ہی ہونگے شان پر ایک جوں ہی  
 شہنشاہ تقلید ہی طبع گرامی کا نہیں  
 اگر اہل حسد ہی کل ہی ہونگی ملالین  
 جاتی ہی تیری ہوگی بے رونق ہیں  
 وہ جو نہ انتظار کدت کہ وصل پر  
 وہ شور نہ جوں کی شمسار کرین  
 آرزو اس نئی فیض ہے ہر کہتی ہیں  
 لاگت سے وہاں ہی ہوگی ہیں حال کیا بیان  
 آہ کا لامنتہ تراصیح فراق  
 شیر آہ سے جا کر بزم میر خیاں  
 تمہیں مثل صبور خوش قد و خوش نوازی  
 لڑا وکی میر غم غصہ باکین آنکھیں

اسدم جو تونی کی طلب ہو سر نہیں  
 وہ کہ اوٹی جو کچھ تو کیا کرینگے ہم  
 فرقت کی شب بکا تی تھی داوئی جان  
 فریاد و زاری و شش و کو شش و قلق  
 نگہیں آنکھ کی چڑانے سے  
 تری غفلت سی سے تھا فکیر  
 گریہی جہان کی بہن سر رہی ہنگام کین  
 جی ہی بر جاتا ہی اپنے کون آنکھیں  
 رخصتی ہی رخصتی نظر آتی ہیں ای پردہ بین  
 دیکر جواب آہ کا وہ واہ سے ہمیں  
 تہا بہ ترا برا ہو کہ کیا تو بہ شراب  
 تیری برق حسن سے بیکار آنکھیں  
 تیرا ہی برو ہو گئے بر گشتہ ترکان ہو گئی  
 وہ نگاہ ناز ہی لب کی تیغ آبدار  
 جہان کی بوسے طلب ہو وہین کی نہیں  
 یاد آگئی سا غوی کسی آنکھ کی گردش  
 صحبت آ کو دکان میں پاک دامن پاکین  
 ہائی جن آنکھوں نے دیکھا سچ رنگین سون  
 وعدہ حاصل میں عشاق کی عین گریہ

جی چاہتا ہی تی لون تری صدی نہیں  
 کس آہ سی ڈرائی جس میں اثر نہیں  
 مکہ وہ گدگد اسامی زیر سر نہیں  
 ای نجات بند کسی میں ذرا ہی نہیں  
 اور یہی دلمین جاو تری نہیں  
 آرزو میں جوان مرے نہیں  
 کچھ جوانی میں جی چاہتا ہی نہیں  
 ہائی کس ناز ہی دو چار نگاہیں میں  
 کون نگاہوں فی یہ دیوار میں نہیں کی نہیں  
 بولی ڈرائی تھے اسی ہی نہیں  
 محجوب کر رہے ہیں شب ہاہ سے نہیں  
 دیکھتا تو خیر برائے یا آنکھیں نہیں  
 اونکی نظر میں ہر گھنیر ہر آنکھیں نہیں  
 کرد یا لب جان دو جب چاہا آنکھیں نہیں  
 سنو جی بس تحمل ہر آنکھیں کی نہیں  
 ای بادہ کشوٹان بھی لینا کہ چلا میں  
 خاک ہی مہانہ آئی چادر مہتاب پر  
 اونچا یہ حال ہوا خون وہ رہیں برہون  
 آپ بیدار رہے سمیتین سو میں برہون

۳۳

[illegible][illegible]



[illegible]

نہا کے لئے عجب کوششیں کی گئیں۔ یہ سب کچھ لکھ کر دیکھو۔

<p>معلوم فرشتو نگوی تارون کو خبر ہے          غیر دنگی بہان جانی کے یارو کو خبر ہے          کب میری نصاحت کی گنوارو کو خبر ہے          اب سے نہیں اونٹنی اربا زناکت کے          تو دردی ملی اوس سچا کے بچھے          اوچٹ جانی تہن تیرنگا کو بچھے          پڑی ماتہ دہوگر جو دیا کو بچھے          پڑی مین یادان دانائے بچھے          مین ہون ہر جگہ شوخ غنا کو بچھے          بلبل یہ بات نام کی ہی حوصلی کی ہر          خوی حضور آپ کے یہ جو جلی کے بے          یونی مین بگڑنی کا مزاوری کچھ ہے          غم بچھے ہو کچھ اور گلا اور ہی کچھ ہے          ایک از انجملہ یہ مردار زناکت بھی ستے          مجھ کو بھی گون نہیں جو منہ لگاتی کچھ          کرا تھا اس جلیجی بلا یا ہے آپ کو          کچھ اندون مرے سے منا ہی آپ کو          میری غزل تو کیا تھی یہ خوی گلی کی ہر          فدائی آمد سیلاب ہوتے</p>	<p>تکلیف شب غم کے ہزار و نکون خبر ہے          انکار نہ کر نقش قدم ہن ترے شاہد          اچھا نہیں یہی اسی نطق تو غم کس          آنکھ میں آو بھی شوق ہن صلت کی          کبھی وہ جو ہو کر مزار و غنم گزرا          اثر کیا کرین نالے بے سنگد لایا          مری چشم تر بار و اوسکی لی گئی          ہجوم متناسے دست دل کی گائی          غمت فی مجھ کو بنایا ہے سایہ          نالے کے ساتھ عشق گل تر مین جان دے          غیر و نکو منہ لگا کی نہ زنا تہائی ادب          آنکھ میں شوخی کی ادا اور ہی کچھ ہے          سدا کو رو تا ہون کہ ایمای عدد کو          وصل کی بات در انداز و غل تھی کتنے          لو اپنا بوسہ پہر لو دل میرا پہر دو          ای جذب کی اوسنی تو بعد از سلام ہو          کہلنا ہی ہر گاہ سے طومار انتظار          زنگ اس پری کے لانی سی ہی نطق لگیا          مری گھر چہیدہ جو اسبابہ ہو</p>
---	--

یہ سب کچھ لکھ کر دیکھو۔ یہ سب کچھ لکھ کر دیکھو۔ یہ سب کچھ لکھ کر دیکھو۔

یہ سب کچھ لکھ کر دیکھو۔ یہ سب کچھ لکھ کر دیکھو۔ یہ سب کچھ لکھ کر دیکھو۔







وہ میرا دل ہے جو تیرا دل ہے  
 تو میرا دل ہے جو تیرا دل ہے  
 وہ میرا دل ہے جو تیرا دل ہے  
 تو میرا دل ہے جو تیرا دل ہے

آہوئی فہ نکلا آہوختن سے نکلا  
 کہوئی گینچ جو قصیدین شعلہ بدنی نکلا  
 کس نے ہمیں نکالا ہم خود جلنے سے نکلا  
 مانند شمع مردہ اوس آئینہ سے نکلا  
 رنگت ایسی شوخ سانی کا لکڑی ہو گئی  
 شہد ہی ہوئی وضو جو سانی بنیارتے  
 ایک ادا حسن کے عتاب ہی ہے ہر  
 پر جان میں یہ چوری کی عادت خراب  
 جو شہر سچ دل کی تسلی کی لٹاں گئے  
 تھے کاہی بے ہمتی جی چہین لئے  
 سخت خانہ خراب ہی ہے  
 نقطہ لا جواب تو ہی ہے  
 سنا نہ ناف کی لٹنی کاہی کر کے لئے  
 چھک نہیں جہان خال ختم کر کے لئے  
 آغوش کی گون بہن بوسہ کی ٹہپے  
 بدن آفرین ہم یار وین کاہی  
 اوسکار تمونکو مزہ نرمنو کی لذت دل میں ہے  
 شمع تو مجسج ہر اچھی ہی اوس نفل میں ہے  
 جو نہ نکلی آنگہ سے ہی ہماری لکین نر

اون کیسوں کی گے بونافہ چوڑ ہاگے  
 سودا یونکی تیری پس گہی ہر جی  
 خیر و نکا منہ تھا گہ تیری جو کرتی ہر  
 رو دہو کی جل جلا کر آخر کو جو جھا کر  
 حال اس سے کہ چشم نقش پاہی ہو  
 کیا گیا تھا مکو ناز کہ روزہ نماز ہے  
 مان نہ بگڑو کہ جانتے ہیں ہم  
 ہر چند میرا دل تو چرانا صاحب  
 وہ سنیں یا نہ سنیں ہر غم نہان ہو  
 اوسکا احسان نہیں بوسی جو دو تین ہو  
 مان خرابی میں ہے اوسکا تیرے  
 امی ہن مل ہے آئینہ نہیں  
 شب حال منہای سمکھاری پر  
 ہر سچ آرزوی بوسہ اہ اوس لب لہی  
 نازک کروٹنگ ہن ہن وہ غضب کے  
 میں لاغور کب کا فنا ہو چکا  
 وآہ واکیا تازہ پانی جو خفا میں ہی  
 سخت میں توئی یون تو غیر جلتا ہی کر  
 ہر نگاہ ناز ہی مس جو روش کی دشمن

وہ میرا دل ہے جو تیرا دل ہے  
 تو میرا دل ہے جو تیرا دل ہے  
 وہ میرا دل ہے جو تیرا دل ہے  
 تو میرا دل ہے جو تیرا دل ہے

وہ میرا دل ہے جو تیرا دل ہے  
 تو میرا دل ہے جو تیرا دل ہے  
 وہ میرا دل ہے جو تیرا دل ہے  
 تو میرا دل ہے جو تیرا دل ہے

وہ میرا دل ہے جو تیرا دل ہے  
 تو میرا دل ہے جو تیرا دل ہے  
 وہ میرا دل ہے جو تیرا دل ہے  
 تو میرا دل ہے جو تیرا دل ہے

لمعه شمس الضحای فصاحت ششہ بدرالد حامی بلاغت اعنی تقریظ کلیات نطق لکھنؤ فارس مضار  
زمانت منشی حافظ سلطان محمد صاحب سلطان محمد منشی و لایت محمد صاحب صیدالاسلام  
پیرس کا گوری برادر خرد مصنف سید الد

الکد الہ ربانی صاحب قلمہ کا کیا کلام ہے منتخب لاجواب کلام ہے حضرت کو ابتدای شباب کے ذوق شعر ہوا  
تیسری سکن تک کلمہ ترک کیا حال کہ منشی محمد صاحب صاحب سے اصلاح لی مکتبہ سنجی و معنی پروری کی داو دی  
ملک ہی خیال کا عرش فرشتا انداز ہوا زمین غزل کو آسمان پر ناز ہوا بندش جیت استعارہ لطیف و درست فکر بلند  
زبان شستہ و دلپسند آمد کی آمد آوردند ارد گرد کا الفاظ کیا خوب فزیرہ کلمات غریب عالمہ بند ہی سی ہی مضامین کی  
بند ہی سی ہی کہن نشید مستانہ ہے کہن لغزہ عاشقانہ ہے کہن میر و مرزا کا انداز کہن ذوق و عارفانہ رنگ کہن ہونے  
شفیقتہ کا پر داز کہن سنج و آتش کا دھندل کا کلمہ الفاظ کی کہن نہیں لغات فارسی تنگ نشین نہیں ہواں چونکہ الفاظ  
مستحسن الہیزل متروک جو بیت طبیعت یہ کہ بندش مضمون کی ساتھ حاضر رسائی خیال بہ مضمون کی ساتھ حاضر  
کہن فکر شعر میں وقت نہ پڑی تھی کی ضرورت نہ پڑی اور ہر اخبار کی باتوں پر کان آدھ مضمون کا دسیان آدھ  
بات کا جواب دہر شعر لاجواب سنات کو بہت لوگ جانتے ہیں کہ سن فائز و ذکاوت کو اتنی بین مثل شہر غالیں  
غور نہیں تھی جہی جو شہر وین جب حضرت فی زمین ترک کیا جھکاس نکسنے لیا کہ مبادا یہ پھر عہ گرانما یلین ہوگا  
تو پھر کیا نہیں نہ آؤ تو دہر جہ کمال ہوا اللہ کا خیال ہوا آخر مطلع صبح صبح میں بناب جہا غائبہ فرشتہ میں  
سی ہی جہا منشی صاحب کی دو لوبی خط کی خوبی کس کی تعریف کروں نقاشی باصناعی کس کی داد و دل  
خط اگرچہ وحشیان ہی تو لوبی نگار من نقش پشائی چینان ہی تھا اصل آج جبکہ تیار ہوا شہر تیار ہوا پتہ محل خاص عام  
حضرت مصنف کا از شرق تا مغرب نام ہو تا سچ نامی موزون جو کلمہ سخن کی لوگ سید فکر پتہ ذیل میں رقم ہیں  
واقع ہو کہ کلیات ہدایا ششہ ابھری ہیں ابتدا ہونی اور بوجہات ششہ ابھری ہیں مہا ہونی قطعات میں جو  
۹۲ و ۹۳ کا اختلاف ہے آؤ کسی بھی جہ صاف صاف ہی جس جہ خبر یا فی اپنی تاریخ ایساں فرمائے فقط

قطعة تاریخ از حافظ صاحب ممدوح الصدر برادر تقریظ  
سبحان اللہ چشم بد و دور کیا حضرت نطق کا سخن ہے سلطان یہاں طبع لکھنے اور با مضمون کا موج زن ہے

یہ جو کلمہ تیار دیوان ایسے کہ لفظ جنکا ہر جہ فصاحت  
کلمی طبع کی کلمہ سلطان تاریخ یہ مجموعہ عربی عجائب فصاحت  
قطعة تاریخ فکر سامنشی بنظیر و ہمیشاں شاعر ناگز خیال منشی مقبول محمد صاحب محمد صاحب  
شعرا لہذا الطبعی یا فتن سخن خلق شہر یار سخن و لہذا تاریخ عجوبت نگار مطلع و مطلع بہار سخن  
ہوئی الطبع لہذا دیوان کا کہ چو تاجدار و بار سخن ہے اگر فکر تاریخ کی ہو تو ای ہو رقم کر ہیشہ بہار سخن ہے  
نطق کا کلیات طبع ہوا ہر طرفہ محمد عہ بلاغت ہے سال خط یہ جو کلمہ لکھا خوش بر فکر محمد صاحب

اول در سنه ۱۰۵۰		
طبع شد کلیات حضرت نطق	اوست در زمان یگانہ فن	فہم جو سال طبع نکاشت
اول در سنہ ۱۰۵۱		
کلیات نطق جو طبع شد	مستمری در عطار و ارسبا	محو سال نظامت و در تم
قطعیہ تاریخ فکر شاعر شہین زبان	شیوا بیان منشی متاخر صاحب ادب	در مکتبہ سید ابوالکلام
جناب نطق کو دیوانی چکر	اربابین جو کونکر کو صفا	تہنیک کرے بلبل کی گویا
قطعیہ تاریخ فکر شاعر خوش فکر منشی مشرف احمد صاحب ادب		
حضرت نطق سے کنز کا	چوب چکا آج لاجواب کلام	۱۰۵۱
قطعیہ تاریخ فکر عالم علوم	علاقہ کلام مولوی منشی مظفر احمد صاحب شہر خالص	۱۰۵۱
چو دیدم کلیات نطق شد طبع	عجب شمع افکار رنگین	نوشتر ای ہر تاریخ طبعش
قطعیہ تاریخ فکر مولوی سید صاحب منشی صاحب ادب		
چوبیا وہ کلیات نطق رنگین	اگر جس طرح عنوان ہی نکل	ہوئی سید جو فارسیاں
قطعیہ تاریخ فکر مولوی سید جمال شاعر بیتاں منشی اگر احمد الدین صاحب کلام		
نطق خوش فکر کے چوب دیوان	مستمری اپن سخن تمام	۱۰۵۱
قطعیہ تاریخ فکر عالی منشی الطاف حسین صاحب فیض کلام		
پیشا و زمین ہو مٹھ دیوان	ایوان کی سیر کا نہرکتہ دانگوت	دیوان میں کو دینے طبع
جو کج رہے دھڑا فانی	مصرع ہر ایک سرور ہی کلام	قربان ل ہی بلبل غار کو
افصہ سنے دیکھ لے لے	سو کسی کہ تانبہ لے اسکا	انی فیض سال طبع کی تحریر
قطعیہ تاریخ فکر بلند منشی کاظم حسین صاحب فیض کلام		
ہو اہل جہان کلیات	ہوئی مستری قدرت ان سخن	غنی نے دم فکر تاریخ طبع
قطعیہ تاریخ فکر شاعر نکل خیال حافظ محمد یوسف صاحب سید رئیس کلام		
طبع کلیات نطق مقبول جان	مستمری صاحب مولیٰ اہم	۱۰۵۱
قطعیہ تاریخ فکر زمین لوی عبد الباقی صاحب خلق		
طبع جو کلیات نطق طبع کر	برکتا برادرت پر طاقت بیگان	۱۰۵۱
قطعیہ تاریخ فکر روشن منشی ساجد علی صاحب حدیث کلام		
چوبیا کی نطق کا دیوان رنگین	ہر اس طرح ہی سر دیوانی	۱۰۵۱
قطعیہ تاریخ فکر منشی مرتضیٰ حسین صاحب فیض کلام		
چوب نطق کا کلام چوب	لا جواب اور بے نظیر	۱۰۵۱



310

^915221

This book is due on the date  
last stamped. A fine of 1 anna  
will be charged for each day the  
book is kept over time.

--	--	--

